اللّٰه یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان مسعود و آوان محمود نسخۂ نادر الوجود حاوی فوائد اعنی

احسن القواعد

۱۸۹۳ء

از اہتمام منشی مستہام محمد عبد الاحد بماہ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

صفحہ
۴۳
"
۴۴
"
۱۵

فہرست کتاب احسن القواعد

تمّت

تقریظ ریختہ قلم بلاغت رقم حضرت اوستادی جناب
مولانا مولوی محمد احسن صاحب دام فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اب تک فارسی قواعد کے مولفون کا دستور تھا کہ پہلے مولفون کی تقلید کے سبب سے بہت باتین غیر ضروری بلکہ بعض غلط بھی اپنی تالیفون مین لکھدیتے تھے چنانچہ بیان حروف مین سب حروف کے معنے لغوی لکھتے تھے مثلاً الف کے بیان مین لکھتے تھے کہ اُسکے معنے لغت مین مرد مجرّد کے ہین پھر اُسکے معنے استعمالی لکھتے تھے اور یہ نہ سمجھا کہ لغوی معنی کا موضوع لہ الف یعنے نام حرف اول کا ہے اور معنی مستعملہ مین اُسکا مسمےٰ یعنے (ا) آتا ہے اسیطرح اور حروف کو سمجھنا چاہیئے اور بعض امور ضروری کو ترک کرتے تھے مثلاً بڑے جملونکی ترکیب اور مضارع بنانے کا قاعدہ اور عروض و قوافی کہ حقیقت مین قواعد ہی کا ایک جزو ہے اور مشہور امثال و محاورات جنکے جاننے سے فارسی لکھنے اور سمجھنے دونون مین مدد ملتی ہے اُن چیزون کا ذکر نکرتے تھے اسیوجہ سے مین مدت سے چاہتا تہا کہ کوئی کتاب قواعد فارسی مین ایسی ہو جسکے پڑہنے سے طلبہ کو اچھی فارسی لکھنے کی استعداد ہو سکے اور جس قدر سوالات یونیورسٹی مین متعلق بقواعد کالج کے بڑے درجون مین پوچھے جاتے ہین اُن سبکا جواب دے سکین پس یہ کتاب مسمےٰ بہ **احسن القواعد** جو مولوی **نجف علیخان** نے تصنیف کر کے میرے سامنے اصلاح و ترمیم کے لئے پیش کی اسکو مینے خاطر خواہ پایا اور مولف کی خاطر سے اُس مین محو و اثبات جس قدر مناسب جانا کردیا۔ میری دانست مین طلبہ کے حق مین

کوئی کتاب قواعد کی اس سے زیادہ مفید اب تک تیار نہین ہوئی چنانچہ فہرست مضامین
یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کتاب مین کیسے کیسے مضامین کارآمد درج کئے گئے ہین - مجھکو یقی
ہے کہ تمام اساتذہ فارسی خواہ سرکاری مدارس کے ہون یا دیسی مکاتب کے اس کتاب لاج
نعمت غیر مترقبہ سمجھین گے اور سہو و خطا کو جو خاصہ انسان ہی معارف فرمائینگے

کتبہ

محمد احسن

مدرس اول عربی و فارسی بریلی کالج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد وصلواۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد نجف علیخان متوطن مرادآباد ساکن بریلی
اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کیخدمت مین التماس کرتا ہی کہ جب اس فقیر کو جناب
نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صبیح نفس
بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدرشناس صدر دانش انجمن جناب ایم کیمپین
صاحب بہادر ایم۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی نے بریلی کالج مین
مدرس مقرر فرمایا اور مین نے طلبہ کو پڑہایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات
امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبہ
کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُنکے جواب دفعتہً بدون کتاب بینی
یا یہ نہ بتا سکین اس لیے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال وجواب لکھ کر

طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اونکو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا سمجھ
جواب لکھنا آسان ہو گیا اور چونکہ مصنفین اور مولفین قواعد فارسی نے بیان ق
مین سوائے چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین
اس سبب سے اکثر ذہی استعدادون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خ
سے مینے کچھہ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون
ترکیب بھی لکھکر طلبہ کو سمجھائی جس سے انکو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی
اور انکے اسماء مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسماء کی تثنیہ وجمع وغیرہ کا
بیان لکھکر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمان حال کہ عربی سے مخلوط ہے بدون ان امور کے
یاد کرنے کے نہین آتی پھر تو طلبہ کا یہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ
یونیورسٹی کے امتحان عربی وفارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس
بھی فیل نہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کے صرف ونحو کا بھی یاد کرنا آسان
ہو گیا جب نومبر ۱۸۷۸ع مین مین اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا جب ہی سے
تنزل کی ابتدا پڑ گئی چنانچہ دونون زبانون کے طلبہ کے نمبرون کے
مقابلہ سے یہہ امر ظاہر ہو سکتا ہے ۔

اب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھہ سے استدعا کی
کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی وشفیقی مولوی محمد منیر صاحب
کا اصرار اس باب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اون مسودات پریشان کو جمع کر کے چند
محاورات ومصطلحات فارسی اور اقسام نظم ونثر اور ضرب الامثال متعارفہ
تشبیہات ومناسبات اور کچھہ صنائع اور عروض وقوافی کو انپر اضافہ کر کے یہ رسالہ

ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین اُستادی و مخدومی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا الحمد للہ کہ جناب ممدوح نے رسالہ کو تمام وکمال بنظر توجہ ملاحظہ فرما کر محو و اثبات بجا سے مزین فرمایا اور ایک تقریظ اسپر تحریر فرمائی جو آخر رسالہ مین مندرج ہے۔

واضح ہو کہ پہلے اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے سنہ ۱۸۶۸ء مین چھپوایا بھی تھا جو اونھین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کے قسم ہی اور اونمین سے کر زبانین بہت بولی جاتی ہین ج سات قسم سغدی سکزی زابلی ہروی فارسی پہلوی دری۔ اور انمین سے پہلی تین زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کہا ہین اور اونکے نام کیا ہین ج واو الف یا۔ اور اونکو اخوات اعراب اور حروف مدہ اور لین بھی کہتے ہین۔ س اعراب کسے کہتے ہین اور اسکے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اوسکا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے ہین اور وہ تین قسم ہے۔ فتحہ۔ یا نصب زبر کو۔ کسرہ یا جر زیر کو۔ ضمہ۔ یا رفع پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اوسکو متحرک کہتے ہین۔ پس فتحہ والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو مضموم یا مرفوع کہتے ہین جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور

س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جسپر یہ آتے ہین اوسکا کیا نام ہوتا ہی ج
حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اوسکا متحرک ہو اور جس حرف پر
جزم یا سکون ہوتا ہے اوسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسے شد کی دال س
وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہے ج سکون کے بعد اعراب کے نہونے کو
وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہے جس کے پہلے حرف ساکن ہو
جیسے اسپ کی پ س مشدد کسکو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ
پڑھا جاوے جیسے فرّخ اور خرّم کی ر ـ س الف ممدودہ اور مقصورہ کسکو کہتے
ہین ج فارسیون کی اصطلاح مین جو الف بڑہا کر پڑہا جاوے جیسے لفظ آب
مین وہ ممدودہ ہے اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہین جیسے اگر مین س۔
تنوین کسکو کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس حرف
پر ایک ہی دو حرکتین ہوتی ہین تلفظ مین اوسکے آخر نون بڑھایا جاتا ہے اور
زبر کی تنوین مین آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخرہ
مدور ہو تو الف نہین لکھتے جیسے تذکرۃ

باب اول صرف کے بیان مین

س۱۔ علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہے ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ
اور تعلیل[۱] وغیرہ معلوم ہوتی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے س۲
کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج کلمہ وہ لفظ با معنے ہے جسکو آدمی بولے
اوسکے تین اقسام ہین اسم[۱] فعل[۲] حرف[۳] اور انکو تین فصلون مین بیان کرینگے

[۱] لہ تعلیل اصطلاح مین اوس تغیر اور تبدیل کو کہتے ہین جو اہل زبان کسی کلمہ مین مطابق قواعد مقررہ کے کرین ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

فصل اول اسم کے بیان مین ۔ س ۔ اسم کسکو کہتے ہین اور وہ کے
قسم ہے ج ۔ اسم وہ ہی جو نام ہو کسی شے کا اور اوسکی دو قسمین ہین اسم ذات اور اسم صفت
س ۔ اسم ذات وہ ہی جو نام ہو ذات کسی شے کا جیسے شیراز ۔ درخت نیکی بدی اور اسم صفت
وہ ہے جس مین کوئی معنے وصفی پائے جاتے ہون جیسے نیک و بد وغیرہ س ۔ ازروے
تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمین ہین ج تین ۱ جامد ۲ مصدر ۳ مشتق س ۔ اسم جامد
کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج جامد اسم غیر مشتق اور مصدر کو کہتے ہین ۔
اور اوس کے دو قسمین ہین ۔ نکرہ ۔ اور معرفہ جیسے مرد شتر زید خوب س ۔
نکرہ کسکو کہتے ہین ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہین س معرفہ کی تعریف اور اقسام
اور خاصیت کیا ہے ج معرفہ وہ ہے جو شے معین پر دلالت کرے اور اوسکی
سات قسمین ہین ۱ علم ۲ ضمیر ۳ اسم اشارہ ۴ موصول ۵ معہود ذہنی یا خارجی ۶ مضاف
پانچون قسمون مذکورہ کی طرف ۷ منادی اور خاصیت معرفہ کی یہ ہے کہ وہ صفت
نہین ہوتا ہے ۔ س ۔ علم کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج علم وہ ہی جو کسی
شے معین کا نام ہو جیسے زید اور اس کو اسم خاصیت یا جزئی حقیقی بھی کہتے
ہین اور سواے اسکے پانچ قسمین اور ہین ۔

۱ اول کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو جیسے ابو القاسم ابن عباس
۲ دوم ۔ خطاب جو بڑون کیطرف سے کسیکو دیا جاوے ۔ جیسے شرف الدولہ ۔
۳ سوم ۔ عرف جیسے کالیخان سے کلن اور حافظ شیرازی وغیرہ ۴ چہارم تخلص جیسے
اسم یا ضمیر فی ۵ پنجم ۔ لقب جسمین معنی وصفی ملحوظ ہون جیسے جلال الدین لقب اکبر بادشاہ کا
یا زید عمرو ۔ الضمیر کس کو کہتے ہین اور مرجع کیا ہے ۔ ج ۔ ضمیر وہ لفظ ہے کہ

بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے جسکو اوسکا مرجع کہتے ہین لایا جاوے س اضمار قبل ا
کسکو کہتے ہین ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانے کو کہتے ہین جیسے ۵ وگر نماند متاعیش در
نرگس۔ مین ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پہلے لائی گئی ہی س ضمیر کے قسم ہی اور ہر ایک کی
تعریف کیا ہی ج اول ضمیر کی دو قسمین ہین متصل اور منفصل متصل وہ جو کلمہ سے ملی ہوئی آوے
جیسے کردم مین میم اور کتابش کا شین۔ اور منفصل وہ ہے جو علحدہ کلمہ سے ہو جیسے من
اور تو اور پھر ہر ایک کی تین تین قسمین ہین۔ اول۔ مرفوع جس کو فاعلی بھی کہتے ہین وہ ہے
جو کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر ست۔ دوم۔ منصوب جس کو
مفعولی بھی کہتے ہین وہ ہی جو فعل کا مفعول ہو جیسے زدندش۔ سوم مجرور جسکو اضافی بھی کہتے ہین
جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور بتو تو کل ضمیرین چھہ قسم ہوئین مرفوع متصل مرفوع
منفصل منصوب متصل منصوب منفصل مجرور متصل مجرور منفصل س ضمیر متصل کی کے قسمین
ہین مع تعریف بتلاو ج دو قسمین ہین مستتر اور بارز۔ مستتر وہ ہے جسکے لئے کوئی
لفظ فعل مین نہو اور معنے اوسکے لئے جاوین جیسے کرد مین ضمیر غائب مستتر ہے اور
یہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب مین مستتر ہوا کرتی ہے اور صرف امر و نہی کے واحد حاضر مین
بھی مستتر ہوتی ہے اور بارز وہ ہے جسکے لئے کوئی لفظ فعل مین لگایا جاوے جیسے
آمدی مین ی س کل ضمائر متصل کتنی ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین
ج دس ہین م یم ی ید ند مان ت تان ش شان۔ ان مین سے اول پانچ
متصل فاعلی ہین یعنے جب اونکے پہلے فعل آتا ہے تو وہ ضمیر متصل فاعل فعل
مذکور کا ہوتی ہین جیسے رفتم رفتیم اور آخر کے پانچ مع م کے متصل مفعولی آدمی ہو
بشرطیکہ اونکے پہلے فعل متعدی واقع ہو جیسے کندم اور زدندمان اور مرہیاہ الخ

وغیرہ اور یہی چھوٹی متصل اضافی ہونگے اگر انسے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم اور غلامت
اور نامش وغیرہ اور ان ضمیرون پر حرف جر نہین آتا س کل ضمائر منفصل کتنے ہین
اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ۔ ج چھہ ہین من تو شما او یا وے
اوشان یا ایشان ۔ جب یہ فعل سے پہلے آتی ہین یا مبتدا ہوتی ہین تو فائدہ
منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے من نوشتم یا من حاضرم اور جب را ان کے
آگے آتا ہے تو منفصل مفعولی کا اور اس وقت نون لفظ من کا اور واو لفظ تو کا گر جاتا
ہے مرا اور ترا بولتے ہین ۔ اور جب کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو فائدہ
منفصل اضافی کا دیتی ہین جیسے کتاب تو از من ۔ س ضمائر متصل مین کچھہ اور
بھی تغیر ہوتا ہی ج ہان ضمائر متصل فاعلی اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق
ہون جسکے آخر ہاء مختفی ساکن ہو تو اون سے پہلے الف بڑہا دیتے ہین جیسے
ساختہ ات اور گفتہ ام وغیرہ اور اگر ضرورت کے باعث ضمیر مقدم ہوجاتی ہی
اور بعد ساکن کے آتی ہے تب بھی الف بڑہاتے ہین جیسے ع چو نامم توام
جان نوازی کند ۔ اور اگر ایسے کلمہ مین ملین جسکے آخر مین الف ہو یا واو تو صرف
اضافی مین ضمیر سے پہلے ی بڑہا دیجایگی جیسے پایم اور خدایم اور رویش اور
بویت ۔ س لفظ خود یا خویش یا خویشتن کس وقت بجاے ضمیر کے استعمال
کئے جاتے ہین ج جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ مین اول مبتدا یا فاعل واقع
ہوکر پھر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی حالت مین بجاے پہلے
اسم یا ضمیر کے یہ الفاظ مستعمل ہوتے ہین ۔ جیسے زید بخانہ خود موجود است
یا زید عمرو را بخانہ خویشتن برد ۔ س لفظ خود و خویشتن کسی اور معنے

کا بھی فائدہ دیتے ہین ج کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لئے بھی آیا کرتے ہین جیسے
؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند س سوائے لفظ خویش وغیرہ کے
اور الفاظ بھی بجائے ضمائر استعمال کئے جاتے ہین ج ہان چنانچہ بجائے ضمیر
متکلم بندہ مخلص وغیرہ اور بجائے ضمیر مخاطب خداوند قبلہ وغیرہ اور بجائے ضمیر غائب
جناب مومی الیہ وغیرہ جو انشاؤن مین بکثرت موجود ہین س اشارہ اور مشار الیہ
کی تعریف مع مثال بتاؤ۔ ج اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز محسوس
کی طرف اشارہ کرین اور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہین اُسے مشارٌ الیہ
کہتے ہین اور اشارہ کے لئے دو لفظ ہین آن واسطے اشارہ بعید کے اور این واسطے
اشارہ قریب کے آتا ہے اور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی مین بہت مستعمل
ہے اور اشارہ محسوس اور غیر محسوس دونون کی طرف ہوسکتا ہے س اسم موصول
کسے کہتے ہین اور اوسکے واسطے کیا کیا لفظ ہین ج اسم موصول وہ اسم ہے جسکے
آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اور اس جملہ کو صلہ کہتے ہین اور صلہ اور موصول
کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہین اور لفظ آن تنہا یا کسی اسم سے ملکر
فائدہ اسم موصول کا دیتا ہے اور ایسے ہی یاے مجہول کسی اسم کے آخر ملکر موصول
کا فائدہ دیتی ہے اور لفظ آنکہ اور آنانکہ ہر کہ ہر آنکہ آنچہ ہر آنچہ اسمای موصول
ہین جیسے ؎ آنکس کہ مرا گشت بازآمد پیش ۔ لفظ آنکس اسم موصول
ہے اور ؎ کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ۔ مین لفظ کسانے اسم موصول
ہے س معہود ذہنی اور خارجی کسکو کہتے ہین ج معہود ذہنی وہ
اسم نکرہ ہے جو ذہن متکلم یا مخاطب مین مشخص ہو مثلاً لفظ دشمن سے اگر

مراد زید وغیرہ کوئی شخص معین ہو تو اوس وقت مین اوسے معہود ذہنی کہین گے اور معہود خارجی وہ نکرہ ہے جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام ہی سمجھی جاتی ہے

معرفہ مضاف

س ایسے اسما نکرہ کی مثالین دو جن مین بسبب اضافت تعریف آگئی ہو۔ ج جیسے غلام زید اور برادر او اور رہرو الطرف اور ہمراہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود و پسر خلیل۔

منادی

س ساتوین قسم معرفہ کی مع تعریف بتلاؤ ج ساتوین قسم منادی ہے اور منادی اُسے کہتے ہین جو پکارا جاوے جیسے اے زن س منادی مین اور کون اسم داخل ہے ج مندوب بھی منادی مین داخل ہے اور مندوب وہ ہے جسے بوجہ حزن یا تاسف یاد کرتے ہین جیسے واے نصیب

مصدر

س مصدر کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج مصدر وہ اسم ہے جو کسی شے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اوسکے آخر دن یا تن ہو اور اُس کی چار قسمین ہین متصرف اور مقتضب وضعی اور غیر وضعی یا جعلی۔ س اقسام مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ۔ ج متصرف وہ ہے جس سے تمام افعال مشتق ہوتے ہین جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسے سختن بمعنی فہمیدن اور وضعی وہ جسے واضع فارس نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ اور غیر وضعی یا جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظ مین علامت مصدر دن یا تن بڑھاوین جیسے طلب سے طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ

مشتق

س اسم مشتق کی تعریف مع اقسام بیان کرو ج اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بنایا جاوے اور اوسکی چھ قسمین ہین اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ اسم ظرف اسم آلہ حاصل مصدر

اسم فاعل

س اسم فاعل کی تعریف بیان کرو ج اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے

جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اوس کے ساتھ قایم ہو جیسے زنندہ اور ہیرندہ س
اسم فاعل کے اقسام اور اونکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے۔ ج اوسکی دو قسمین ہین
اول قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سی بنتا ہی جیسے گوئی سے گوینده۔ دوم
سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا ہی جیسے بین سے
بینا اور آمرزگار پروردگار نمودار وغیرہ۔ اور عربی کا اسم فاعل جو فاعل کے وزن پر
ہوتا ہی وہ بھی فارسی مین بہت آتا ہے جیسے کاتب اور عالم وغیرہ س اسم مفعول
کس کو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہے۔ ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہی جو ایسی ذات پر
دلالت کرے جسپر فعل واقع ہوا ور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے
بنتا ہے جیسے کشت سے کشتہ۔ اور عربی کا اسم مفعول جو مفعول کے وزن پر ہو وہ
بھی فارسی مین اکثر مستعمل ہے جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س اسم حالیہ کی تعریف
کیا ہے اور کیونکر بنتا ہے ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل یا مفعول کی
کیفیت یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار پایا جاوے اور وہ امر حاضر کے آخر الف
نون زیادہ کرنے سے بنجاتا ہے جیسے خندان س اسم ظرف و اسم آلہ کیا ہے اور کیسے
بنتے ہین ج اسم ظرف وہ ہی جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا جاوی اور طریقہ ظرف مکان
کے بنانیکا یہہ ہی کہ واحد امر حاضر کے شروع مین اسم کے آنیسے بنتا ہی جیسے زرخیز بمعنے
جاے خاستن زر اور کبھی حاصلمصدر پر گاہ لگانے سے بنتا ہی جیسے آرامگاہ اور ظرف زمان فارسی
کی بھی یہی صورت ہی جیسے سحرگاہ اور اسم آلہ وہ ہی جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو اور وہ
بھی امر اور اسم کے ملنے سے بنتا ہے جیسے فتیلہ سوز یعنی آلہ سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف
مفعل اور مفعلہ کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ مفعل اور مفعال کے وزن پر جیسے

اسم مفعول

اسم حالیہ

اسم ظرف و اسم آلہ

جمر اور میزان بھی فارسی مستعمل ہین س حاصلمصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی
ج حاصلمصدر وہ اسم مشتق ہے جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے اور اوسکے
بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اُسکے معنے مین آتا ہے اور اکثر اوسکے
آخر ش کبھی اک کبھی اسکے پہلے کوئی اسم بڑہا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش پوشاک
قدمبوس اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اس کے معنے دیتا ہے کبھی اُس کے آخر
ار یا ئی بڑھا دیتے ہین جیسے گفت و رفتار و آمدنی کبھی ماضی اور امر دونو ملکر اسیکا فائدہ
دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو اور کبھی اسم مفعول کے آخر ی معروف بڑہا دیتے ہین
اور اسوقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدلجاتی ہے جیسے افسردگی س اسما کے جمع بنانیکا
کیا قاعدہ ہے ج جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر آن اور غیر ذی روح کے
آخر ہا بڑہاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع آجاتی
ہے جیسے درختان اور اژدرہا اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واو
ہوتا ہے اوسکے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جسکے آخر ہ ہے اوسکو
گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان خوشخویان بندگان اور جمع غیر ذی روح
مین ی نہین لاتے اور ہ گر جاتی ہے جیسے شناہا اور بوہا اور خامہا۔

فصل دوم فعل کے بیان مین

س مصدر سی کتنے فعل مشتق ہوتے ہین ج چھ فعل نکلتے ہین ماضی[1] مضارع[2] حال[3] مستقبل[4]
امر[5] نہی[6] س ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چھ قسمین ہین مطلق[1] قریب[2] بعید[3] شکیہ[4] استمراری[5]
تمنائی[6] س ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے ج ماضی مطلق وہ فعل ہے

جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب و بعید کے سمجھا جاوی اور وہ مصدر کے آخر
نون اور او سکے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بنجاتی ہے جیسے گفتن سے گفت

ماضی قریب

س ماضی قریب کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتی ہی ج ماضی قریب وہ ہی جسمین
زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے اور اسے گذرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق
کے آخر و زیادہ کر کے لفظ است بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتہ است اور
کبھی بدون است کے بھی بولتے ہین س ماضی بعید مع تعریف و قاعدہ بیان کرو۔

ماضی بعید

ج ماضی بعید وہ ہے کہ جسکے زمانہ کو گذرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی
مطلق کے آخر ہ زیادہ کر کے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہی جیسے گفتہ بود س ماضی

ماضی شکیہ

شکیہ کے بنانیکا قاعدہ اور تعریف بتلاؤ ج ماضی شکیہ وہ ہے جس مین زمانہ گذشتہ
اور ایک قسم کا شک پایا جاوے اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کر کے لفظ باشد
بڑھا دینے سے بنتی ہے جیسے گفتہ باشد اور اسکو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین

ماضی استمراری

س ماضی استمراری کی تعریف اور اُسکے بنانیکا قاعدہ کیا ھے ج ماضی استمراری
وہ فعل ہے جسمین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہو چکنا نہ سمجھا جاوے اِسی جہت سے
اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ می
یا ہمی بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے میگفت یا ہمیگفت س ماضی تمنائی کسے

ماضی تمنائی

کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنائی وہ ھے جسمین فعل کی آرزو پائی جاوی
اور اوسکو ماضی شرطیہ کہتے ہین اس وجہ سے کہ معنے آرزو بعد حرف شرط کے پیدا
ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتے
اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین۔ وہ غائب کے ایک واحد متکلم کا

س کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہے ج ہاں ماضی
استمراری تمنائی کے معنے مین اور تمنائی استمراری کے معنی مین آتی ہی س پھر تمنائی
اور استمراری مین کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہہ دونو اگر بعد حرف شرط کے
واقع ہونگے تو تمنا کے معنے ہونگے ورنہ استمراری ہونگے س یہانتک سب ماضیون سے
صیغہ واحد غائب کے بنانے کا قاعدہ مذکور ہوا باقی اور صیغے کسطرح بنتے ہین ج
ہر فعل سے چھ چھ صیغے آتے ہین۔ واحد غائب[۱]۔ جمع غائب[۲] واحد حاضر[۳] جمع حاضر[۴]
واحد متکلم[۵] جمع متکلم[۶] اور انمین سے ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اُسکے آخر چار ماضیون مین
ضمائر متصل فاعلی بڑہانے سے بنجاتے ہین جیسے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم
ماضی مطلق مین اور گفتہ است گفتہ اند گفتہ گفتہ اید گفتہ ام گفتہ ایم ماضی قریب مین
اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین
اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد گفتہ باشند
گفتہ باشی الخ اور ماضی تمنائی مین ضمائر ی مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہین
جیسے گفتے گفتندے گفتمے س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف
آتے ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا
مجموعہ یہہ ہے (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہی س مضارع کسے کہتے ہین
اور کیسے بنتا ہی ج مضارع وہ فعل ہے جسمین دو زمانے حال واستقبال پائی جاوین
اور اُسکے بنانے کا مصدر سے عام قاعدہ یہہ ہے کہ علامت مصدر دن یا تن کو گرا کر
دال ساکن آخر مین ملادین اور اُس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سی پرورد
مگر بموجب مرقومہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی گیارہ حرفونمین سے ہوتا ہے اور ان حرفون

ہر ماضی کے چھ صیغے

مضارع

مین سوائے ن کے کچھہ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہے لہذا ہر ایک حرف کا ہین
بیان جداگانہ بترتیب لکھا جاتا ہے۔

۴. اگر علامت مصدر گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہوجائیگا جیسے
نہادن سے نہد اور ایستادن سے ایستد مگر ایک مصدر مین الف مذکور ہا رہوز سے
بدل جاتا ہی جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اُسکے بعد ی
مضارع مین زیادہ ہوجاتی ہی جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید۔

۵. اور اگر خ رہے تو وہ اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بیختن سے بیزد اور آموختن
سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہے اور شناختن مین س سے اور
گسیختن مین ی اور خ دونو کی جگھہ ل مضارع مین آتا ہے اور بختن مین ہر چند ز سے
بدلتی ہے مگر مضارع مین پزد بفتح اول کہتے ہین۔
فروشد ۱۲ شناسد ۱۲ گسلد ۱۲

۶. اور صرف مصدر کردن مین ن سے بدلتی ہے اور کند بضم اول کہتے ہین اور مصدر
مردن مین ر سے پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہوجاتا ہے اور بُردن کے
مضارع مین ب کو فتحہ ہوجاتا ہے۔

۷. اور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد ز صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہے
مضارع مین اوسکے بعد ن بڑھا کر زند بولتے ہین۔

۸. اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اسمین ہوتا ہی اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو حذف
ہوجاتا ہی جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین مع ما قبل
کی ی کے حذف ہوتا ہی جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہے جیسے
کاستن سی کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سی جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین دی

ا ... ر، جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن د سے جیسے بستن سے بندد اور ایک
ہم مدر مین ن سے جیسے انگستن شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی ن سے جیسے
مستن سے نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد بامالہ الف اور ایک مین
ن سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اوسکے ماقبل ہی زائد ہوتی ہے جیسے رستن
سے رلسید اور ایک مین بعد کو ت زائد ہے جیسے خستن سے خستد۔

اور اگر شت رہے تو وہ ر سے بدلجاتا ہے جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل شت
نہین ہوئی جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین ش کے بعد و زائد ہوتی ہی جیسے شدن
سے شود بفتح اول اور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہی افراشتن سے افرازد اور ایک مین ی سے
برشتن سے برید اور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک مین ہی س سے نوشتن سے
نوسید اور ایک مین ر د سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نوردد۔

اور اگر فت رہے تو ب سے بدلجائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین وہی فت
بدلتی ہے یعنے رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود آیا ہے
اور تین مصدرونمین تبدیل نہین ہوتی یعنے بافتن اور شگافتن اور شگفتن مین اور
ایک یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہے مضارع پذیرد ہے اور گرفتن مین حذف کے
ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہی گیرد بولتے ہین اور ایک مین د ی سے بدلتی ہی
جیسے گفتن سے گوید اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہے جیسے سفتن سے سفتد
اور ایک مین س پ سے بدلتی ہے جیسے خفتن سے خسپد۔

اور م صرف ایک مصدر آمدن مین رہتا ہے اور مضارع مین ی سے بدلجاتا ہے اور آید بولتے م
ہین اور اگر و رہی تو اوسکو الف اور ی سے بدلتے ہین جیسے آسودن سے آساید اور ہمودن سے

پیماید اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بودن اور شنودن اور غنودن کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدہ کے بموجب آتا ہے

اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گرجائیگی جیسے ارزیدن سے ارزد اور بُریدن سے برد اور دو مصدرون آفریدن اور گزیدن مین حذف نہین ہوتی اُسکے بعد ن زیادہ کرتے ہین اور آفرینَد اور گزینَد کہتے ہین اور ایک مصدر کا مضارع خلاف قیاس دوسرے حروف سے آتا ہی یعنے دیدن سے بیند غرضکہ مضارع بنانے کا اب اکثریہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہے یہہ ہوا کہ مصدر سے دن یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اُسکو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اسکو الف ہی سے بدلدو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کردو اور ش ہو تو ر سے اور ف ہو تو ب سے بدل لو پھر دال ساکن آخر مین ملاؤ اور اُسکے ماقبل کو فتحہ دو صیغہ واحد غائب بنجائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو دال کو حذف کرکے لگاؤ جیسے پرورد پرورند پروری پروریڈ پرورم پروریم

س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہی ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ می بڑہانے سے بنجاتا ہے جیسے میگفتہ باشد وغیرہ س فعل حال کی تعریف اور اُسکے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور وہ مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑھانے سے بنجاتا ہے جیسے میگوید میگویند میگوئی الخ یا ہمیگوید ہمیگویند الخ س فعل مستقبل کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہی ج فعل مستقبل وہ ہی جسمین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اوسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض اوقات تواند بڑھاکر بناتے ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد۔ مگر یاد رہے کہ مستقبل مین

ی

مضارع بنانے کا قاعدہ

حال

مستقبل

صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہی اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑھائی
جاتی ہین جیسے خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم گفت خواہیم گفت
اسیطرح تواند گفت توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب اور

امر و نہی

متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور لازم کہ بڑھانے سے بنتا ہے جیسے باید کہ
گوید اور لازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد
رہجاتا ہے جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہے
جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی ہے اور نہی غائب و متکلم بنا نہین امر غائب
و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نگویم اور نہی حاضر کے لئے امر حاضر پر
میم بڑھا دیتے ہین جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج

لازم و متعدی

لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر تمام ہو جاے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو
فاعل سے گذر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی بطور
لازم اور کبھی بطور متعدی ہووی جیسے بام سوخت اور آتشے جہانرا سوخت س مصدر لازم سے
متعدی کیسے بناتے ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف و نون یا الف و نون
و یاے معروف بڑھا کر علامت مصدر دن لگانے سے بنتا ہے جیسے ترسیدن سے
ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا
تو متعدی بدو مفعول ہو جائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے
کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانیکا قاعدہ کیا ہی ج فعل معروف

فعل مجہول بنانیکا قاعدہ

وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہو اور مجہول وہ جسکا فاعل معلوم نہو اور بنانے کا
یہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل

اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بناکر ماضی مطلق کے آخر ہا مختفی بڑھاکر اوس کے بعد رکھدینا چاہیے مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائین گے تو شدن کی ماضی مطلق کے صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کیلئے اور گفتہ شدند جمع غائب کے لئے اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو۔ اور مضارع مجہول مین شدن کے مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ میشود اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین ج مثبت وہ جسمین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور مے کند وغیرہ اور منفی وہ جسمین نکرنا یا نہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمے کند اور منفی بنانیکے لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کردیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہے جیسے گفتہ نشود۔

فصل سوم حرف کے بیان مین

س حرف کسکو کہتے ہین ج حرف وہ کلمہ ہے جسکے معنے مستقل نہون یعنے بدون دوسرے کلمہ کے ملنے کے اسکے معنے سمجھہ مین نہ آوین جیسے از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے کیا معنے ہین اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کونسے ہین ج حروف تہجی کے یہ معنے ہین کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۲۴ ہین جن مین سے چار یعنے پ چ ژ گ فارسی کے لئے خاص ہین[۱] اور ان کو انکے ہم شکلون سے متمیز کرنے کے لئے بائے فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہین جیسے پ

[۱] کسی کا شعر ہے ؎ حرف مخصوص فارسی شد چار ؛ پے و چے ژ و گاف از بردار ۔ ۱۲

اور چ اور ژ اور گ کو تازی بولتے ہین باقی بیس حرف عربی و فارسی مین مشترک
ہین اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص ض ط ظ ع ق
اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین تو معلوم ہوا کہ
فارسی مروجہ حال کے الفاظ تینتیس۳۳ حروف سے ترکیب پاتے ہین س اسمار حروف
تہجی کے اقسام مع تعریف و مثال بتاؤ ج جن حروف کے نام دو حرفی ہین انکو مسروری
کہتے ہین اور وہ بارہ ہین با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا اور جن حرف
کا سہ حرفی نام ہے اس طرح کہ اول و آخر کا حرف ایک نہو انکو ملفوظی کہتے
ہین وہ تیرہ ہین الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف
کاف لام - اور جن کا اول و آخر ایک ہی حرف ہو اونکو مکتوبی کہتے ہین وہ تین حرف
ہین میم نون واو س حروف ابتث اور ابجد کیا ہین ج حروف تہجی کی
دو ترتیبین ہین ایک وہ جو مبتدی کو سکھائی جاتی ہے یعنے ا ب ت ث وغیرہ
اس ترتیب کو ابتث کہتے ہین اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کی
اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ
ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہین - اس ترتیب مین حطی کی ط تک اکائیان ہین
الف کا ایک ب کے دو یہان تک کہ ط کے نو ہین اور ی سے دہائیان ہین
ص تک اور ق سے سیکڑے ہین غ تک - موت و تولد و جنگ وغیرہ
امور عظام کے سن یاد رہنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہین جس کے
حروف کے اعداد ملکر سن معلوم کی برابر ہو جائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام
جسکی پیدایش ۱۲۵۵ ہجری مین ہوئی اور غم اکبر سال وفات اکبر خان پسر

دوست محمد خان والی کابل س حروف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ کے اور
بھی کسی معنے یا غرض کے لئے آتے ہین ج ہر ایک حرف سے معنی اور غرض جداگانہ
ہی جسکی کیفیت سوالات ذیل سے جنمین سب حروف کا ترتیب وار بیان ہی معلوم ہوگی
س (الف) کتنے معنون مین مستعمل ہے مع امثلہ بتاؤ ج جب اسم کے آخر مین آتا ہی
تو گیارہ معنے مین مستعمل ہوتا ہے اور اول اور وسط مین سات معنے کے لئے پس کل
اٹھارہ معنے ہوئے بدین تفصیل اکثرت ۲ مصدر ۳ قسم ۴ متکلم ۵
(خوشا ۱۲ پہنا ۱۲ حقا ۱۲ ملاذا ۱۲)
تحسین ۶ ندا ۷ ندبہ ۸ فاعلی ۹ مفعولیت ۱۰ لیاقت ۱۱ تعظیم ۱۲ زائد
(درویشانہ ۱۲ خدایا ۱۲ دردا ۱۲ دانا ۱۲ پذیرا ۱۲ خوانا ۱۲ طالبا ۱۲ اسکم وگفتا ۱۲)
۱۳ اتصال ۱۴ عطف ۱۵ ابدال ہ اور ہی ۱۶ رفع اجتماع ساکنین
(شبا شب ۱۲ شبا روز ۱۲ ارچند ۱۲ یرمغان ۱۲ ساختہ اند ۱۲)
۱۷ محذوف ۱۸ ابدال بدال س (ب) حرف (ب) کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہی
(کورا ۱۲ بدین ۱۲)
اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت مین اوسکا
اعراب کیا ہوتا ہے مفصل مع امثلہ بتاؤ ج واؤ ہیم ف سے تبدیل ہو جاتا ہی جیسے
سیب و سیو اور غزب غزم اور تب تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین
(دانہ انگور ۱۲)
بائے ظرفیت و قسم و استعانت کو حذف کر دیتی ہین جیسے خانہ ہیروم
جان تو ہمچنین خواہم کرد و این کتاب دست خود نوشتہ ام یعنے بخانہ اور
بجان تو اور بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے حذف
کر دیتے ہین جیسے ع ساقی بگو کہ میکدہ را رفت و روکنند یعنے رفت و روب۔ اور
زائد۔ ماضی مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہے جیسے بگفتا۔ بزند۔ ببین۔ بغیر۔ اور ایسی ب
جب فعل مضموم الاول پر آتی ہے تب مضموم ہوتی ہے جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور جیسے
بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی جیسے بدست اور بخدا س ب کتنی معنی مین مستعمل ہاہی

معانی حروف مفردہ ۱
۱۰

مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنے ہین ١ الصاق ٢ علت

دمبدم — بنطق آدمی بہتر است از دواب

٣ ظرف مکانی ٤ ظرف زمانی ٥ قریب ٦ قسم

بشہرے درآمد — بعہد تو می بینم آرام خلق — چون بدرخت گل برسم — بیزدان

٧ صحبت ٨ برائے ٩ استعانت

کتاب باوراق بوسیدہ حوالہ اوکردم — رفت ومنزل بدیگرے پرداخت — بلشکر توان کرد این کارزار

١٠ عوض ١١ مقدار ١٢ توسل

بفرمود بفروختندش بسیم — بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد — خدایا بحق بنی فاطمہ

١٣ ابتدار ١٤ مثل ١٥ بمعنے بر

بنام جہاندار جہان آفرین — بہ بالاے او در جہان مرد نیست — زہے چشم و دولت بروے تو باز

١٦ مقابلہ ١٧ طرف ١٨ مطابق

بدست کرم آب دریا بہ برد — وز انجا بصحراے محشر برد — بخلق جہان آفرین کار کن

١٩ معنے مفعول ٢٠ بزیر ٢١ اضافی

بخواہندگان بخشم از مال و گنج — بہ تیغ آمد از روبہان در نبرد — در زر داری بزور محتاج نہ

٢٢ لیاقت

صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است

س ب کا کوئی خاصہ بیان کرو ج اُس کے خواص مین سے ہی کہ اسم اشارہ ١٠)
اور ضمیر کے الف کو او سکے بعد دال سے بدلنا جائز ہے جیسے باین اور بدین س ت ٤)
کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہے اور اوسکو کسی کلمہ کے شروع مین کونسی حرکت
دیجاتی ہے اور آخر مین کونسی ج دال وجیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت تود
اور تارات و تاراج ۔ اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہے تو مضموم

ہوتی ہے جیسے تست و ترا اور آخر مین ساکن جیسے خدایت و کتابت ث کبات
شروع مین بدون ملاے کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہے ج نہین اور ایسی حالت مین
واو مجہول اتمام لفظ کے واسطے اُسکے آخر زیادہ کیا جاتا ہی اور یہ واو کبھی ملفوظ ہین
آتا ہی اور کبھی نہین جیسے ع تو کہ بادشمنان نظر داری ع تو اصل وجود آمدی از نخست
ث ت کتنے معنے مین مستعمل ہے ج چار معنے مین۔ بمعنی ضمیر مفعولی آخر فعل کے
گفتمت۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے ولت بمعنی خود ع گیرم کہ غمت نیست غم
ماہم نیست ؛ زائد۔ فراشت۔ فراشت ث ث کس زبان سے مخصوص ہے اور
اور اغریرث اور کیومرث کس زبان کے لفظ ہین ج یہہ حرف عربی سے مخصوص ہے
فارسی مین نہین آتا اور لفظ اغریرث فارسی نہین ترکی ہے اور کیومرث مین کاف فارسی
اور تاے مثناۃ فوقانی ہے ثاے مثلثہ ث جیم کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے
مع امثلہ بیانکرو ج تبدیل ہوجاتا ہی زاے معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سے جیسے
کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تاے مثناۃ فوقانیہ سے
جیسے تاراج سے تارات ث جیم فارسی کس کس حرف سے بدلجاتا ہے ج کاف
تازی سے جیسے زاج زاک اور زاے معجمہ سے جیسے پچشک۔ پزشک[طبیب ۱۲]۔ اور شین
منقوطہ سے جیسے کاچی[پھٹکری ۱۲] کاشی[منسوب بہ کاشان ۱۲] ث جیم فارسی کس کس معنے مین مستعمل ہے
ج آخر مین تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یاے تحتانی اُسکے ماقبل بھی
زیادہ کردیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تھا اور یہہ حرف
تصغیر مین مفتوح ہوتا ہے اور سات معنے ذیل کے لئے بھی مستعمل ہے اُن
سب مین مکسور ہوتا ہے اور ہاے مختفی اوسکے آخر مین بہرحال لازم ہے۔

ث
لہ بکسر اول و ضم سوم نام پادشاہ برادر افراسیاب ۱۲ سلہ بفتح کسر سوم نام پادشاہ
ج
سے بکسر اول در جہان بادشاہ محمود ۱۲

۱ تعظیم — ۲ حقارت — ۳ بمعنے بسیار

بینیے نگر تا چہ شاہی گرفت ۔ — ہے ہے چہ نشستی چہ برخاستی ۔ — چہ خرم کسے کو ہنگام دے ۔

۴ بمعنے علت — ۵ بمعنے استفہام

مجو از شعلہ رخساران وفاے ۔ چہ آتش را نباشد بہرہ از آب — از عدم ہیچ شم انجام چہ آغاز کو ۔

۶ بمعنے حسرت — ۷ بمعنے تسویہ یعنی برابری

گر فلک یار من بودی چہ خوش بودی — چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہی جیسے ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست س جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے ج ایسے وقت مین استثنار لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہے استثنار لفظی جیسے ؎ گرچہ جہان حملہ بدیدی چو روز لیک جہان دیدہ نہ گشتی ہنوز ۔ استثنار تقدیری جیسے ؎ اگرچہ پیش خردمند خاموشی ادب ست ۔ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی ۔ یعنے الا بوقت مصلحت س حرف ح فارسی مین آتا ہے یا نہین ج یہہ حرف فارسی مین نہین آتا ہے اور حیز و حال[1] جو لفظ فارسی کے مشہور ہین یہ اصل مین ہا ہوز سے تھے س حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے ج غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ[3] اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق اور ہا ہوز سے جیسے خجیر و ہجیر (خوب پسندیدہ ۱۲) اور زا معجمہ سے مضارع مین اکثر تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سوخت سوزد س دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہے ج تا فوقانی سے جیسے دراج ۔ تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر[2] تبدیل ہوتی ہے ۔ اور جب دا دو دالین یا دال اور تے متصل واقع ہون تو حذف کردیتے ہین جیسے

---

۱ بکسر اول بمعنے محنت ۱۲ ۲ بمعنے رقص و گوے چوگان ۱۲ ۳ درختے کہ آتش آن بدیر ماند و آنرا آزاد گویند ۱۲

سپیدیو اور زوتر کہ اصل مین سپید دیو اور زود تر تھے۔ اور کبھی تخفیفاً وسط
کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کر دیتے ہین جیسے شاباش اور ہرمز کہ اصل مین
شادباش اور ہرمزد تھے س ذال فارسی مین کہان واقع ہوا کرتی ہی
اور کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور کس قاعدہ سے ج کلمات فارسی
کے اول مین نہین آتی وسط مین واقع ہوتی ہے اور دال مہملہ سے تبدیل
ہو جاتی ہے جیسے اُستاذ اُستاد۔ کاغذ کاغد۔ اور اس کا قاعدہ
اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند۔ در معرض
دال ذال رابنشانند۔ ماقبل وے ار ساکن جز وای بود۔ دال ست
وگرنہ ذال معجم خوانند س (ر) کہان محذوف اور کس حرف سے تبدیل
ہوتی ہے ج کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کر دیتے ہین جیسے دختر سے دخت
اور ل سے بدل جاتی ہے جیسے نیلوفر سے نیلوفل س (ز) کی تبدیلی اور کیفیت بتاؤ
ج جیم تازی سے جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک۔ پچشک
اور س مہملہ سے جیسے ایاز ایاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز۔ گریغ تبدیل
ہوتی ہے اور کہین حذف ہوتی ہے جیسے آواز کو آوا کہتے ہین اور اس کے معنے
حروف مرکبہ مین معلوم ہونگے س (س) کس کس حرف سے تبدیل اور کہان سے
محذوف ہوتا ہے ج اسمار مین زا معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے
جیسے فرستہ۔ فرشتہ۔ اور صاد سے جیسے قفس قفص۔ اور ہا ہوز سے جیسے اماس
اماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس۔ خروچ بدل ہوتا ہے۔ اور مضارع مین
اس کی تبدیل کا حال بحث فعل مین مشرح گذرا س (ش) کس کس حروف سے

تبدیل ہوتا ہے ج اسمار فارسی مین جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہی
جیسے کاش - کاج - مشک - مسک س (ش) کتنے معنے مین مستعمل ہے
ج بمعنے ضمیر مفعول جیسے ع بفرمود بفروختندش بسیم - ضمیر مضاف الیہ
سرش بمعنے خود ع نہد خور ہر طرف دامے زتارش - افادہ حاصل مصدر
درآخر امر آمیزش زائد ع کلاہ سعادت یکے بر سرش - س حرف صاد کی
نسبت کچھ بیان کرو ج یہہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہے اور صاد کرنا
صحیح کرنے سے کنایہ ہے اور صاد سے آنکھہ کو نسبت دیتے ہین س کوئی لفظ
فارسی ایسا بتاؤ جس مین ض ہو ج یہہ حرف فارسی مین نہین آتا عربی سے
خصوصیت رکھتا ہے س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف
سے تبدیل ہوجاتا ہے اور انمین سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہین
ج ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ - خدشہ اور غ کاف فارسی اور زار معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہے جیسے لغام - لگام - گریغ - گریز - اور ف بار موحدہ و بار فارسی
سے جیسے زبان - زفان - وگشتاشف - وگشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے
جیسے تریاق - تریاک - قالیچہ - غالیچہ - اور ط ظ ع ق زبان عربی سے مخصوص ہین
س ک - کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے
ج ہار مہملہ اور خار معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے خواجگک و شاماکچہ شاماخچہ
اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اونکا
الف تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کاہی مین اور ضمیر کے اوپر
آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونون مین الف گرجاتا ہے جیسے ع کورا

خبرے نیست کہ از بام و در اُفتد - اور حرکت الف کی ان سب صورتوں مین گ
پر آجاتی ہے س ک کتنے معنی مین مستعمل ہے ج اُنیس معنوں مین شرطیہ[1] جیسے
ب چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ٭ ز قدر رفیعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشند مشتے
گدایان خیل - بمہمان دار السلامت طفیل ٭ بیانیہ[2] ع صد شکر کہ بردنامہ
ام رنگ قبول ٭ بمعنی[3] ہر کس ب گزندگ لش نیاید پسند ٭ کہ ترسد کہ در
ملکش آید گزند ٭ علت[4] ب ز لشکر بود دور شاہنشہان ٭ کہ یک تن بہ تنہا نگیرد جہان
بمعنی[5] مثل نیست در دہر خطاکار کہ او ٭ بمعنی[6] از بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ ٭
بمعنی[7] بلکہ مکافات دشمن بماتش مکن ٭ کہ بخشش بر آوردہ باید زبن جواب[8] قسم
خدا کہ عقوبت دوزخ برابرست کدامیہ[9] یا استفہامیہ اے دل
بہ تیش رفتہ آخر بکہ رامے ٭ عطف[10] اے لب اسپ تیز رو کہ بماند
کہ خر لنگ جان بمنزل بُرد دعائیہ[11] بفضلت کہ باران رحمت ببار صلہ[12]
ہر سوخت جانے کہ بکشمیر در آید ٭ مفاجات[13] گر مرغ کباب ست کہ
با بال و پر آید ٭ تردید[14] یارب اینجا باشم کہ روم ٭ زائد[15] اور اگفتم کہ بیا
تصغیر[16] دخترک فاعلیت[17] گورک - مفعولیت[18] پیچک مصدری[19] خوراک
س گ یعنے کاف فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غین سے
جیسے گلولہ - غلولہ دال مہملہ سے جیسے آونگ آوند - جیم تازی سے جیسے گلنار
جلنار - اور اہالی ماوراء النہر کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے جنگ
جنک - س لام سے کسکو تشبیہ دیتے ہین اور کس حرف سے تبدیل
کرتے ہین ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین اور ر سے تبدیل کرتی ہین

جیسے چنال وچنار س م سے اعضاے انسان مین کسکو تشبیہ دیتے ہین
ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س م کتنے معنون مین آتا ہے مع
امثلہ بتاؤ ج نو معنون مین ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع یکے دیدم از عرصہ رودبار
ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع ازان دارو ے تلخ ہہش کنم + ضمیر اضافی
ع گر تراو داز زبانم لیس فی دلقی سواہ + بمعنی ہستم ع دو دم از حسن عمل
چون روسپیدی از گناہ + بمعنی خود ع نگویم بجز غیبت مادرم بمعنی نون
نفی مکن - مرسا تعین محل کیم - دوم - زائد ع - نے بر سر راہشم مغیلان -
علامت تانیث خانم س ہیم کس جگہہ حذف کیا جاتا ہے اور کس کس
حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس آوین تو
ایک حذف کردیتے ہین جیسے ہمین کہ اصل مین ہیم مین تھا اور نون اور خاء
معجمہ اور غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہے جیسے جم جہین - برم - برخ
پیمانہ - پیغانہ - مخبر - فخبر - س ان سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہین -
ج چاہ زنخدان - اور ابرو کو اُس سے تشبیہ دیتے ہین س نون کس کس
معنے کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہاء مخفی اور یاء
مجہول سے ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے اور کلام مین مکرر آنے سے مفید بمعنے
اثبات ہوتا ہے ه تاکون ترا اصل مہمات نخوانند - نشنید قضا ترجمہ لفظ اہم را -
یعنے ہرگاہ ترا اصل مہمات خوانند قضا معنے اہم شنید س نون آخر کلمہ مین بعد
حروف علت یعنے مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہے اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے
ج غنہ پڑہا جاتا ہے جیسے زبان - زبان - زمین اور میم سے تبدیل ہوتا ہے جیسے

۶ یا م اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش و پاداشن س واو کے قسم کا ہوتا ہی ج تین قسم کا
ہوتا ہی معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے نور مین مجہول جیسے شور مین اور معدولہ
جو پڑھنے مین نہین آتا جیسے خود اور خواجہ مین۔ اسکے بعد ان حروف مین سے ایک ہوتا ہی
ا د ر س ش ن ہ ی جیسے خواب خود خور خوست خوش اخوند خوہلہ خویش اور واو سے
پہلے اکثر خا معجمہ آتی ہے جیسے مثالون سے ظاہر ہے س واو کتنے معنے مین مستعمل ہے
ج آٹھ معنون مین بیان ضمہ تو۔ دو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ جیسے تو مخلوق و
آدم ہنوز آب و گل تصغیر جیسے پسرو ملازمت ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔
تفسیر ع ز ضعف و ناتوانائی رہا ندی۔ بمعنی تعبید جیسے ع من و انکار شراب این
چہ حکایت باشد۔ یعنے انکار از من بعید است زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند و لیکن اور
بائے موحدہ اور بائے فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے نوشت۔ نبشت وام
۵ بام۔ یاوہ۔ یافہ۔ طاووس۔ طاؤس۔ محذوف جیسے ہوش ہش س ہ کے قسم ہے
ہر ایک مع تعریف بتاؤ ج دو قسم ہی ایک اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جس کو
مختفی کہتے ہین س ہائے اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہی ج ہائے اصلی حالت جمع مین بحال
رہتی ہی جیسے گرہ گرہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہو جاتی
ہے جیسے زرہک زرہ من اور ہائے وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہے اور صرف چار جگہہ
اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہے یعنے کہ چہ نہ سہ مین س ہائے وصلی کتنے معنے مین آتی ہی
ج بارہ معنون مین آتی ہے زائد گفتہ۔ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ مجہولی۔
گفتہ نشد۔ مفعولی بستہ۔ درنجہ۔ تعین مدت یک روزہ لیاقت بعد الف
و نون۔ سفاہانہ۔ تشبیہ۔ دندانہ۔ تخصیص۔ پشمینہ۔ فاعلی۔ زنندہ اور بھیہا

بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زندگان - ہاے صفت پیادہ
سوارہ عطفی و اتصالی - آمدہ رفت س ہاے کس کس حرف سے تبدیل
ہوجاتی ہے ج کاف فارسی - یاے تحتانی - کاف تازی سے بدل جاتی ہے
جیسے شرمندہ سے شرمندگی اور شاہگان سے شایگان خامک - تصغیر خامہ
ہا اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینۂ زر - س - یے کی اقسام مع تعریف ۵
و امثلہ بتاؤ ج اوسکی دو قسمین ہین معروف جس کے ماقبل کسرۂ خالص ہو
جیسے کردی مین اور مجہول جس کے ماقبل کسرۂ خالص نہو جیسے آمدے
صیغہ تمنائی مین س یاے معروف کتنے معنے مین آتی ہے ج پانچ معنون مین
اول مصدری جیسے پارسائی - دوم خطابی جیسے ع بیاموز جز علم گر عاقلی -
سوم نسبت جیسے ہندی - چہارم متکلم جیسے ملاذی پنجم لیاقت جیسے
رفتنی س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہے ج اس کا قاعدہ اکثر تو
یہی ہے کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہے جیسے ہندی اور عربی وغیرہ
مگر جس اسم کے آخر مین الف مقصورہ ہوتا ہے اسکو واو سے بدل لیتے ہین جیسے
مرتضی سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہین جیسے عیسائی اور اگر
آخر اسم مین ی یا ہ مخفی ہوتی ہے تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے دہلی سے
دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کردیتے ہین جیسے مکہ سے مکی اور کبھی
ہ پر ہمزہ لکھدیتے ہین اور ی تلفظ مین رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ
اور نقرہ سے نقرۂ اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہین جیسے بردگی اور کبھی
ی نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہین جیسے حق سے حقانی اور

بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی
اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسمار مین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین
جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کے لئے ین بھی آتا ہے جیسے آہنین
پس اُس ین اور صرف ی مین کیا فرق ہے ج ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ
رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجہ آہنین اور ی صرف نسبت کے لئے
مستعمل ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ ی کی نسبت اوس موصوف کے لئے
بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرہ اور سیخ آہنی
س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہے ج اصل مین کچھ فرق نہین مگر اصطلاح مین
پیروان عیسیٰ کو عیسائی کہتے ہین اور دوسری چیزین جو آپ کیطرف منسوب ہین
انکو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یار مجہول کس کس
معنی کا فائدہ دیتی ہے ج آٹھ معنون کا - اوّل وحدت جیسے ع خردمند مردے
در اقصائے شام + دوم ایمائی یا توصیفی جیسے ع عزیزیکہ از درہش سر بتافت
سوم تنکیر جیسے ع برون زانکہ یاری گری خواستی - چہارم استمراری
جیسے گفتندے - پنجم تعظیم جیسے زید مردیست - ششم زائد جیسے یکے
یسے وغیرہ - ہفتم یار امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب - ہشتم مفید معنے
امر جیسے ع خداوندا بندہ نواز رحمے - اے رحم کن - س
یار مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور ہار مہملہ سے جیسے
آرام بیارام - شاہگان وشایگان -

یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہے -

حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہین اور اُنسے کیا غرض ہے ج وہ حروف یہہ ہین از با
ب تا برائے بہر پئے اور کبھی ان تین پچھلون پر از زیادہ کرکے از برائے وغیرہ
کہتے ہین در اندر بر اور جو اونکے معنے مین ہو اور اُن سے غرض یہہ ہوتی ہے
کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنے اسم پر پہونچاتے ہین یا دو کلمون کے ربط کے لئے
آتے ہین اور کاف تشبیہ اور من اور علے اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف
جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے
ج آٹھ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہے اول بعض جیسے مردے از دو میان
دوم علت جیسے از خوف دشمنان سوم بیانیہ جیسے تخت از طلا۔ چہارم
ابتدا جیسے از ہند تا سند پنجم بمعنے بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی مے کند ششم
استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت۔ ہفتم بمعنے در جیسے ع کاویم از جہل
روز گردد تمام + ہشتم بمعنے را جیسے آن دولت بہ نیکی یاد میکند۔ اور واضح ہو
کہ از کا الف بھی گرانا جائز ہے اور یہہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہے اور اگر یہہ
حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُسکا الف گرا کر اُس کی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے
ازو اور ازان کو زو اور زان کہتے ہین س با کتنے معنون مین مستعمل ہے۔
ج جو معانی بار موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین اوسی قدر با کے
معنے سمجھو س تا کتنے معنون مین آتا ہے۔ ج نو معنون مین۔ اول ابتدا
جیسے ع تا تو رفتی ز بزم اے گل بستان پدر ÷ دوم انتہا جیسے ع
کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست۔ سوم شرط جیسے ع تا مجمع امکان

دو جوبت ننوشتند۔ چہارم علت جیسے ع بیاد کس نیایم تا نباشم
بار خاطرہا۔ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی۔
ششم بمعنے عدو جیسے ع ثمنوی ہفتاد تا کاغذ شود۔ ہفتم بیانیہ جیسے ف
عمر گرانمایہ درین صرف شد ۔ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا۔ ہشتم
تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدن اے مغرور۔ نہم جلدی سے ایک امر کا
دوسرے کے بعد ہونا یعنی بمعنی ہماندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل
و ہوش من۔ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہین اور کتنے معنون مین آتا ہے ج
یہ حرف جار اوسی صورت مین ہوتا ہے کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے ف خدارا
بکن یکنظر سوے ما۔ اور علامت مفعول کے لئے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستانرا
کجا کنی محروم۔ اور اس صورت مین کبھی محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع گو اجابت
لب آمین باز کن۔ اور کبھی علامت اضافت کے لئے آتا ہی جیسے ع ای داغ
بردل از غمِ خالِ تو لالہ را۔ یعنی بردل لالہ۔ اور لعد آر اور برائے اور از پے کے
زائد آتا ہے جیسے ع کس نمے بینم زخاص و عام را س حروف عاطفہ مع
تعریف بتاو ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملون کے درمیان آکر انکو
ایک حکم مین شامل کردین اور وہ واو پس سپس و گر دیگر ہم نیز ہین
جیسے زید و عمرو آمد اور شبا روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت
اور کلمات اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لئے
مستعمل ہین س تردید کس کو کہتے ہین اور اوسکے لئے کونسا حرف مستعمل
ہے ج حرف تردید وہ ہے جسکے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ مین سے

ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لئے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کہ بھی
جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسم اور کبھی اگر بھی تردید کے لئے
آتا ہے س اضراب کے معنے اور اُسکے حروف کیا ہین ج اضراب کے معنے
اصطلاح مین ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہے اور اُسکے
لئے بل اور بلکہ مستعمل ہین س حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہرگاہ ہرگہ چون چو
اور بعض اوقات اسماء موصولہ مثل ہر کہ اور ہر چہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا
دیتے ہین س حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ
ازین ہمہ ازین سبب بنابر لہذا تا س زیرا اور چرا کی ترکیب کس طرح ہے
ج اصل مین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین س۔
حروف استثناء کیا ہین مع تعریف و اقسام استثناء بتلاؤ ج الا مگر غیر سوائے
جز بجز دون بدون وراے ماوراے ماسواے بغیر اور استثنا جماعت مین
سے ایک چیز کے نکالنے کو کہتے ہین پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے ہین
اوسکو مستثنیٰ منہ اور چیز کو مستثنیٰ کہتے ہین اور استثناء کی دو قسمین ہین ایک
متصل جسمین مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد مگر زید
دوسری منقطع یا منفصل جس مین دونون ایک جنس نہون جیسے بادشاہ خلعت
بخشید مگر جاگیر س حروف استدراک مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج حروف استدراک
وہ ہین جنسے کلام سابق کا شبہہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک ولیکن
ولیک ولے ہین س حروف ندا کیا ہین ج اے یا ایا شروع مین اور
الف آخر اسما مین اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہین اُسے منادی

کہتے ہین س حروف استفہام بیانکرو ج چیز کے لئے چہ اور جیست اور شخص کے لئے کہ اور
کیست اور کدام اور مقام کے لئے کجا اور کو۔ اور وقت کے لئے کے۔ اور کیفیت کے لئے چون
اور چگونہ اور سبب کے لئے چرا بولتے ہین س حروف تشبیہ اور اسکے معنے کیا ہین۔ ج
چو۔ ہمچنان۔ ہمچنین۔ چنانچہ مثل ہمچو۔ مانند۔ پنداری۔ گویا۔ گوئی۔ وار۔ آسا۔ مان
کردار۔ آنہ۔ سان۔ دان۔ دیس۔ وش۔ فش۔ وند۔ آوند۔ اور تشبیہ کے معنے
ہین ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا پس جسکو مانند کرتے ہین اُسے
مشبہ اور جس کے ساتھ مانند کرتے ہین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین جیسے رویش
ہمچو ماہ است۔ مین رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ س شک کے لئے کون
کون کلمات مستعمل ہین ج آیا۔ شاید۔ باشد۔ بود س حروف نسبت کیا ہین ج
ین ہ ی معروف گان آنہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان سالانہ۔ اور
کبھی ان اور ن اور اک اور ویہ نسبت کے لئے آتے ہین جیسے ایران۔ اور
جوشن اور مغاک۔ اور سیبویہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج الا ہان
ہین۔ جملہ کے پیشتر آتے ہین س حروف تحسین تبلاؤ ج زہے خہے مرحبا
حبذا شاباش واہ وا آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ کے لئے
وا شروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وازیدا۔ س حروف نفی
کیا ہین ج نے نہ نا نے س حروف تمنا بیان کرو ج کاش۔ کاشکے
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحبی کے
معنے مین کونسے حرف آتے ہین ج گار در مند آخر اسما مین جیسے ستمگار بہرہ ور خردمند
س حروف فاعلیت کے معنے کے مفید کون سے ہین ج گر ان ار آخر اسما مین

س ظرفیت کے لئے کونسے حروف ہین ج بار زا سار ستان دان کدہ و ند آخر اسمار ہین س کثرت کے لئے کونسے حروف ہین ج لاخ زار سار آخر اسمار ہین س محافظت کے لئے کون سے کلمات ہین ج بان دار وان گیر آخر اسمار ہین س لیاقت کے کونسے حرف ہین ج ی دار آنہ گان آخر اسمار ہین۔ س حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کون سے ہین ج ناک گین اگین سار۔ آخر اسمار ہین س کونسے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک چہ ویزہ آخر اسمار ہین س رنگ کے لئے کونسے حروف مستعمل ہین ج وام فام بام گون گونہ آخر اسمار ہین۔ اور جردہ اور جرتہ صرف لفظ سیاہ کے بعد س شرکت کا مفید کونسا حرف ہے ج ہم اسمار کے شروع مین فائدہ شرکت کا دیتا ہے جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ۔

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انہین نحو کہتے ہین س غرض نحو سے کیا ہے اور اسکا موضوع کیا ج غرض اس سے یہہ ہے کہ ترکیب کلمات مین خطا واقع نہو اور مطلب عبارت لبسہولت سمجھہ لیا جاوے اور اوسکا موضوع کلام ہے۔

فصل اول مفرد اور مرکب کے ذکر مین

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو ج لفظ اوس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہے تو موضوع جیسے کتاب۔ اور بے معنے ہے تو مہمل کہلاویگا جیسے ویز س علم اور اسم جنس کسکو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد کے ایک

معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اوسکو علم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس کہتے ہین س لفظ مشترک کسکو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کے کئی معنے ہون اور ہر ایک معنے کے لیے وضع کیا گیا ہو اُسکو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل بوجہ وخل کے معنے مین آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی وہ مفرد ہے جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہوگئے ہون جیسے لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہین اور منقول اصطلاحی وہ ہے جسے کسی اور جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف ونحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنے کے معنے ہین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ بامعنی جسمین کوئی زمانہ ہو س معنے حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے کسی معنی کے لئے موضوع کیا ہے اگر استعمال اُسکا اونہین معنون مین ہو تو حقیقی کہینگے جیسے حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی مراد لین اور اگر کسی دوسرے معنی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اس دوسرے معنے کو مجازی کہینگے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی مراد لین س مجاز کی کتنی قسمین ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے تو ایسے مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین اور اگر سوائے تشبیہ کے کوئی اور علاقہ ہو تو اوسکو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اسمین نہر سے پانی مراد ہے باعتبار ظرفیت کے اور اس طرح کے علاقے بہت ہین بعضون نے پچیس شمار کئے ہین بعض کو یہان نقل کئے دیتے ہین۔

اقسام مجاز مرسل

اول ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اوپر گذری۔ دوم اسکا عکس جیسے مغز او خواہم شکست یعنی سرش۔ سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسے ابر خوب بارید یعنی باران چہارم اسکا عکس جیسے نشہ خوردہ

یعنی شراب پنجم جز بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برای جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع
برای انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہین امروز سخاوت بمرد
ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہین قصاب یعنی ستمگر نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا
کہین اور فردائے قیامت مراد لین دہم اسکا عکس جیسے غصہ مین کہین روی زشت خود را دور دار
یعنے چہرہ روبرو مکن یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے راموسئے دوازدہم اسکا
عکس جیسے مخاطب کو کہین عاقل را اشارہ بس است سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف کا
حذف کرنا جیسے تمام شہر از دو در خروش است یعنی اہل شہر چہاردہم باعتبار آیندہ کے بولدینا
جیسے طالب علم کو مولوی یا منشی کہین پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹونکو
لڑکا کہدیتے ہین شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کی جگہہ بولنا جیسے اندہے کو بصیر
کہتے ہین ہفدہم مصدر کو بمعنی فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم
کہین معلوم مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنون مین کچھ علاقہ نہو تو اسکو مجاز مرسل کہتے
ہین جیسے خر کہین اور احمق مراد لین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنے ہون جیسے
خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید اور اسے
جملہ اور کلام بھی کہتے ہین دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہین پس اگر سننے والیکو مرکب
سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہے جیسے سبق بخوان اور نہین تو ناقص جیسے کتاب من س مرکب
ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین اول اضافی۔ دوم توصیفی۔ سوم امتزاجی چہارم غیر امتزاجی
س مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اسکی کے قسمین ہین۔ ج مرکب اضافی وہ ہے جو
مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف اور مضاف الیہ کے جاننا
ضرور ہین پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کیطرف نسبت کرنے کو کہتے ہین اور مضاف وہ جو نسبت

کیا جاوے اور مضاف الیہ وہ جسکی طرف نسبت کرین اور اضافت کی نو قسمین ہین تملیکی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تبیینی۔ تشبیہی۔ مجازی۔ ظرفی۔ اقترانی۔ نہم اضافت بادنے ملابست اس ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و امثال بتلاو ج تملیکی اضافت ملک کی ہی مالک کیطرف جیسے اسپ زید۔ تخصیصی مخصص کی ہے جانب مخصَّص کے جیسے پوست انار توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہے جیسے شہر بصرہ۔ بیانی جسمین مضاف الیہ حقیقت اور مادہ مضاف کا ہووے جیسے دیوار گل تشبیہی۔ یہ اضافت مشبہ کی ہی جانب مشبہ کے جیسے نرگس چشم۔ مجازی اس اضافت مین اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ کے بطور فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سر ہوش۔ ظرفی اس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہی اور ظرف مضاف الیہ جیسے آب دریا۔ اقترانی اس اضافت مین مضاف مضاف الیہ کے معنے کے ساتھ اقتران معنوی رکہتا ہی جیسے نامہ عنایت۔ اضافت بادنی ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے کے ساتھ تھوڑی سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران ما تنبیہہ۔ یہ بیان بموجب قواعد فارسی مروجہ حال کے لکہا گیا بلکہ بعض کتابون مین ایک قسم اضافت کی زیادہ لکھی ہی یعنے اضافت ابنی جسمین مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لفظ ابن مقدر رہتا ہی جیسے بو علی سینا یعنی بو علی بن سینا۔ اس صورت مین قسمین دس ہوئین مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمین چار ہین ایک تملیکی دوم تخصیصی سوم بیانی چہارم ظرفی ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور آٹھوین اور نوین اور دسوین قسمین اضافت تخصیصی مین داخل ہین اور بیانی وہ ہے کہ اُس مین مضاف سے کچھہ غرض نہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس فلک از زیور ستارگان محلی شد۔ یہان عروس فلک او زیور ستارگان مین اضافت بیانی ہی

یعنی مقصود یہ ہے کہ فلک ستارونسے فرین ہوا یہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب توضیحی ہی یا
مجازی اور واقع مین بیانی ہی س فک اضافت کسکو کہتے ہین اور وہ کن الفاظ مین جائز ہی
ج فک اضافت کسرۂ مضاف کے دور کرنے کو کہتے ہین اور وہ الفاظ جنمین فک اضافت
واقع ہوا ہے یہ ہین سر (سررشتہ دار۱۲) صاحب (صاحبدل۱۲) قابل دشمن عاشق پسر مالک بن مگر پہلے
دونو لفظون مین فصیح ترک کسرہ ہے اور باقیون مین سوائے الفاظ مسموعہ کے کسرہ
کا لانا فصیح ہے اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم (جہان شاہ۱۲) لے آتے ہین یا ضمیر متصل (غلامش۱۲) مضاف الیہ
واقع ہو یا را علامت اضافت (زید را غلام۱۲) مذکور ہو تو بھی مضاف کے آخر کسرہ نہین لاتے ہین
س کیسے اسماء کے آخر وقت اضافت ی زیادہ کردیتے ہین ج جس اسم کے
آخر الف یا واؤ آتا ہے اُس مین وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہین جیسے دانائے
روزگار اور خوی دوست س جس اسم کے آخر ہائے ہوز ہو اُسکا وقت اضافت کیا
حال ہے ج ایسی ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہین جیسے خوشۂ انگور س اضافت سے
کیا فائدہ ہی ج اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے
جیسے غلام زید کہ غلام اس صورت مین معرفہ ہے اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہی تو اضافت
سے مضاف مین تخصیص آجاتی ہے جیسے غلام مرد یعنے مرد کا غلام ہے عورت کا نہین پس عام
نہ رہا خاص ہوگیا س مرکب توصیفی کسے کہتے ہین ج مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت
اور موصوف سے ملکر بنے اور صفت وہ ہے جس سے کسی اسم کی بُرائی یا بھلائی معلوم ہو
اور موصوف وہ جسکی بُرائی یا بھلائی بیان کیجاوے اور موصوف جب صفت سے مقدم آتا
ہی تو اُسکے آخر کسرہ لاتے ہین اور وقت تقدیم صفت کسرہ نہین لاتے جیسے مرد نیک
اور نیکمرد س صفت کے کیے درجے ہین ج ایک ادنے جیسے شیرین دوم اوسط جیسے شیرین تر

مرکب توصیفی

سوم اعلے جیسے شیرین ترین س کیسے اسمار صفت کافائدہ دیتی ہین ج وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے ماہرو خوشخوی گلفشان کم عقل دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہی اور اسکی کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اوسکو کہتے ہین جسمین دو کلمے ملکر ایک ہو جائین جدا جدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اسکا دوسرا جز علحدہ معنی مستقل نرکھتا ہو اور اسکی دو قسمین ہین اول[۱] وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور دانش۔ دوم[۲] وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور یہ کتنی معنون کا فائدہ دیتے ہین اوّل فاعلیت جیسے آہنگر دوم[۲] نسبت جیسے زرین سوم[۳] لیاقت جیسے دادنی چہارم[۴] تشبیہ جیسے آسمان پنجم[۵] محافظت جیسے ساربان ششم[۶] بمعنے صاحب جیسے خردمند ہفتم[۷] مشارکت جیسے ہمراہ ہشتم[۸] تصغیر جیسے طفلک نہم[۹] اتصاف جیسے خوابناک دہم[۱۰] ظرفیت جیسے نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیانکرو ج مرکب غیر امتزاجی وہ ہے کہ اوسکے کلمات جدا جدا معلوم اور بامعنے ہون اور اوسکی کئی قسم ہین ایک[۱] وہ ترکیب جو الفاظ مفید معنی رنگ کے ساتھ مرکب ہو جیسے سبز رنگ گلگون۔ لالہ فام سیہ چردہ۔ دوم[۱] مرکب تمیزی جس مین ایک اسم جامد دوسرے[۲] اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو چمچہ دوغ وغیرہ۔ سوم[۳] وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے اینجہان وغیرہ۔ چہارم[۴] جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن یا کوئی اسم جامد کسی

مرکب امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی

عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دے جیسے لشکر تمام لشکر پنجم۔ ترکیب جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید اور اسمین مرکب تعدادی بھی داخل ہے جیسے بست و یک وغیرہ ششم۔ ترکیب اتصالی جسمین دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جائین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم۔ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت ہشتم۔ ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔ نہم۔ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاروان س۔ اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنے کا فائدہ دیتے ہین ج اول فاعلیت جیسے روح افزا دوم مفعولیت جیسے دلپذیر۔ سوم مصدر۔ جیسے قدمبوس۔ چہارم۔ اسم آلہ جیسے قطزن۔ پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز۔ س۔ کوئی مثال مرکب غیر مفید کی تبلاؤ ج پسر زید سلیم الطبع مراد خان۔ اور قاتل خونریز خنجر بکف۔

فصل دوم جملہ یعنے مرکب تام کے بیان مین

س کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین اور اُسکی کے قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہے خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور اوس کی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ س۔ جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے اور اُنکے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین۔ ج۔ جملہ مین ہمیشہ دو جزو ضرور ہین ایک مسند دوسرا مسندالیہ یعنے اُس کے اجزا مین سے جو کسی چیز کی طرف نسبت کیا جاوے اوسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہین اور جس کی طرف نسبت کرین اُسے مسندالیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور اُن کے

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہی- س اسناد کسکو کہتے ہین-
اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہے اور کون مسند الیہ ج اسناد ایک کلمہ کا
دوسرے کیطرف ایسی طرح نسبت کرتا ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور
اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہو سکتا ہی جیسے زید دانا است اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہی
مسند الیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ
مسند الیہ س- بیا اور اے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین ایک لفظ
ہے مگر تقدیراً دو ہین کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اُس مین مستتر ہے اور ایسے ہی
اے زید کے معنے ہین میخوانم زید را- پس بیا جملہ فعلیہ ہی اور ای زید بھی
قایم مقام جملہ فعلیہ کے ہے س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام مع تعریف بتلاؤ
ج جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو فعل مسند ہوتا ہے
اور فاعل مسند الیہ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف
فاعل پر تمام ہو جائیگا جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول کو بھی چاہے گا
جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کسکو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ مین اوسکے
فاعل کا کیا نام ہے ج- جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی
محتاج ہو اُسکو ناقص کہتے ہین اور اوسکے فاعل کو فعل ناقص کا اسم
اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہے شد کا
اور عالم خبر س. سوا ر افعال ناقصہ کے اورونکو کیا کہتے ہین ج وہ افعال تام
کہلاتے ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نہ ہے تو اسصورت مین
وہ بھی تام کہلائینگے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہی- س- جملہ فعلیہ مین اگر فعل

مجہول ہو تو اوسکا فاعل نہین ہوگا پھر جملہ کیسے ملے گا ج فعل اگر مجہول ہوگا تو متعدی
ضرور ہوگا پس اوسکے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کردیتے ہین اور اوسکو مفعول
مالم یسم فاعلہ اوس فعل کا کہتے ہین اور فعل مجہول کا مسند الیہ اوسیکو
کرکے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد ہین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اوسکا
مفعول مالم یسم فاعلہ دونو ملکر جملہ فعلیہ ہوا س فاعل کی تعریف کیا ہے اور اوس مین
اور اسم فاعل مین کیا فرق ہے ج فاعل وہ ذات ہے جس سے کوئی فعل صادر ہو
یا اوسکے ساتھ قائم ہو یعنے جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو
مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین پس فاعل بجای مسمے کے ہے
اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین اتحاد شرط ہے
ج وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک سے ہونے
چاہئین جیسے اومے آید یا مے آئیم مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہے تو جمع مین بھی
فعل واحد لاسکتے ہین جیسے سخنہا درمیان آمد بجاے آمدند س مفعول بہ کس کو
کہتے ہین اور اوس مین کیا کیا چیز داخل ہے ج مفعول بہ وہ ذات ہے
جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین۔ مین کتاب مفعول بہ ہے
اور منادی اور مندوب اور محذر منہ۔ مفعول بہ مین داخل ہین یعنے یہ بھی فعل
محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے اے زید اصل مین ہے مے خوانم زید را
لیکن فعل اور فاعل کو حذف کرکے حرف ندا کو اوسکے قائم مقام کردیا اسیطرح
آہ زید اور دزد دزد مین سے فعل حذف ہوگیا اور اول مین حرف ندبہ
اور دوسرے مین مکرر لانا مفعول بہ کا قائم مقام فعل کے ہے س مفعول بہ کے

فاعل
علہ اسکی اصل یون تھی دزد را بگیرید از دزد ۱۲

مفعول
لہ اسکی اصل یون تھی بشنوید سخن ما ۱۲

سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہان فارسی مین تین اور مفعول ہوتے ہین
اول مفعول مطلق یعنے فعل کے ساتھ اوسکا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا
مرادف واقع ہو جیسے زید نیک نشست خواہد نشست یا ضربی بیزند اور اسطرح لانے سے
فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائین تو مفعول مطلق سے
فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیری نشینم یعنے امیرون کی سی بیٹھک
دوم مفعول فیہ یعنے فعل کے ہونے کیجگہہ یا وقت اول کو ظرف مکان اور دوم کو
ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہے اور کجا ظرف مکان
سوم۔ مفعول لہ جسکے سبب سے فعل کیا جاے اُس کی بھی دو قسمین ہین ۔ ایک یہہ کہ
اوسکے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانۃً راست
گفتم یعنے بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو
جیسے زید را تادیباً زدم یعنے برائے حصول ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے
ج اُن کو فضلہ اور زائد اور متعلق فعل کہتے ہین۔ س سوا ان مفعولونکے اور کونسے
فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاؤ۔ ج۔ وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی
حروف جارہ مع اُن اسمار کے جنپر وہ داخل ہون ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنے مصدر
و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونے کی صلاحیت
نہین رکہتے جیسے از ہند تا چین رفتم اسمین از ہند اور تا چین دونو جار اور مجرور ہین اور
متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف مانتے ہین
جیسے ع بنام ایزد دانائے اکبر۔ کہ جار و مجرور ابتدا مے کنم محذوف کے
متعلق ہے۔ دوم حال یعنے وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے

اور جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اوسکو ذو الحال کہین گے اور ذو الحال
اور حال ملکر فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا مثلاً زید خندان مے آمد مین زید ذو الحال ہے
اور خندان اوسکا حال اور دونو ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان
دیدم مین آفتاب ذو الحال ہے اور تابان اوسکا حال اور دونون ملکر مفعول ہین
دیدم کے - اور عربی مین تمیز اور مستثنےٰ بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ
ہمیشہ فضلہ نہین پڑتے چنانچہ آگے معلوم ہوگا س جملہ فعلیہ مین سے کس کس مقام
پر فعل محذوف ہوتا ہی ج ایک جواب استفہام مین سے فعل کو حذف کردیتے ہین جیسے
کوئی کہے کہ آمد اوسکے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف ہے اور کبھی
فعل و فاعل دونو محذوف ہوتے ہین جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد اور اوس کے
جواب مین کہا جاوے بکررا تو یہان سے زد زید بقرینہ سوال محذوف کردیا ہے
دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنے قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہی جیسے
ع بنام جہاندار جان آفرین - کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے اور بخدا کے
پہلے قسم میخورم - سوم - ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اُسکی مثال مذکور
ہوچکی س جملہ اسمیہ اور اوسکے اجزا کے نام مع تعریف تبلاو ج جملہ اسمیہ وہ ہے
جو دو اسمونسے بنے انمین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا کی
پہچان یہ ہے کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات
مبتدا ہے س رابطہ کسے کہتے ہین اور اُسکا کیا حال ہے ج وہ لفظ جس سے
مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہوجاتا ہے اوسے رابطہ کہتے ہین اور وہ
فارسی مین چھ ہین ست ند ی ید م یم اور اکثر خبر کے بعد

آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است
و مردمان عاقل اند اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہے تو روابط سے پہلے الف
زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند س کیا مبتدا کبھی محذوف
بھی ہوجاتا ہی ج ہان بقرینہ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کردیتے ہین جیسے
کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست - اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است
تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہوگیا ہے س جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی
قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ
اسکو کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنے جو جملہ اُس نے زبان سے
نکالا ہے اُسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ خبریہ کے لئے
ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہی جسکے ساتھہ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جاوے اور
جملہ انشائیہ وہ ہے کہ اُسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنے اُس مین
کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جسکی مطابقت سے اوسکو سچا اور غیر مطابقت سے جھوٹا
کہا جاوی بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی
کیفیت بیان نہین کرتے اور جملہ انشائیہ کی نو قسمین ہین اول امر جیسے بزن دوم نہی مزن
سوم تمنی کاش عالم شدمے - چہارم - ندا اے کریم کرم کن پنجم قسم بخدا اگر رویت نہ بینم
ششم تعجب - چہ گویا است زید - ہفتم استفہام - چہ میکنی - ہشتم عرض یعنے کسی
کام کا شوق دلانا جیسے - مطالعہ پیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید - نہم
عقود یعنے معاملات داد و ستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ شش
میفروشم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم - س - کون کون جملہ بغیر دوسرے

جملہ خبریہ و انشائیہ

جملے کے تمام نہین ہوتا ج اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا کہتے ہین) تمام نہین ہوتا جیسے اے رحیم رحم کن ۔ اسمین دوسرا جملہ یعنے رحم کن جواب ندا ہے دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد۔ سوم شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسے اگر رفتی جان بسلامت بردی اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کردیتے ہین جیسے ع ترا اگر یا قضا یارا جنگ است۔ مین بجنگ محذوف ہی ۔ س ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کے قسمین ہین مع تعریف ومثال بتلاو۔ ج اول مستانفہ جو ابتدا ر کلام مین واقع ہو جیسے علم خزینہ الیست مقفل۔ دوم معترضہ جو مبتدا وخبر یا فعل وفاعل کے بیچ مین آجاوے اور ان سے کچھہ علاقہ نرکھتا ہو جیسے دوست من خدا یش بیامرزد خوب بود اسمین خدایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے واقع ہو اور اس جملے کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جسکو بیانیہ کہتے ہین پس یہہ جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کردیتے ہین جیسے زید کہ فاضل ست کجا است اصل اسکی ہے۔ زید کہ او فاضل است کجا است اور اگر مبین کا بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے دوست من این طالب علم است کہ کتابش خوب ست کتابش مبتدا مذکور ہے اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے کہ جملہ مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہی جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت۔ چہارم قسمیہ جو قسم اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہے جیسے ع بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن پنجم شرطیہ یہہ دو جملون سے بنتا ہے اول کو شرط کہتے ہین جس پر حرف شرط ہوتا ہے اور دوسرے کو جزا جیسے فردا اگر مے آئی اکرام خواہم کرد ششم معللہ جو سبب کلام

سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود ہفتم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر است وہر متغیر حادث ست یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہی اور بطور قواعد منطقیہ لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کرکے جملہ بنائین تو حادث است رہتا ہے پس عالم حادث ست جملہ نتیجہ ہی ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد وخالد رفت اسمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہے نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم در انجا سوداگرے دیدم یازدہم دعائیہ جیسے عمرت دراز باد

فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین

- جو کہ قواعد فارسی کے سب مولفون نے سواے اسکے کہ چند مثالونکی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہی زیادہ نہین لکھی اس لئے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت اولجہتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے اب بہت سی نظم ونثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو سب طرحکے جملون کی ترکیب کہنا آسان ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنے مین مدد کرین مذکور کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہی یا اسمیہ یعنے جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اوسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی اگر لازم ہو تو اُس کا فاعل تلاش کرین اور متعدین فاعل اور مفعول یہ دونون کو تلاش کرین اور اُس کے اجزا کو جدا جدا کہین کہ یہ فعل ہے اور اُسکا فاعل یہہ ہے اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اوسکو بھی بیان کرو اور پھر سبکو ملاکر جملہ فعلیہ کہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اوسکے اجزا کو علحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اُسکا بھی نام لو اور سبکو ملاکر جملہ اسمیہ کہو پھر

ترکیب

جملہ کو دیکھین کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اُسکو جملہ خبریہ کہو ورنہ جملہ انشائیہ اور جس جگہہ جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُسکو معلوم کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہے یا محض بیان ہے اور پھر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیے اسیطرح جب سب اجزا معلوم ہو جائین تو سبکو ملاکر ترکیب کہنا چاہیے اور نیز ترکیب کہنے مین قاعدہ ہاے مفصلہ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ملاوین تو اُس کے جواب مین جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت کے معنے گیا کے ساتھ جب لفظ کون ملادین تو زید جواب مین واقع ہوگا اور یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھ کس نے لگاوین تو اُس کے جواب مین عمرو کہا جاویگا پس عمرو فاعل ہے اور علے ہذا القیاس ہر فعل معروف مین یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھ کون یا کیا ملاوین تو اس کے جواب مین مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہو گا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنی افعال کے ساتھ الفاظ مذکور ملاکر سمجھہ لینا چاہیے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول مین جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اُسے مفعول مالم یسم فاعلہ جانو اور جو کیا کے جواب مین آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد مین زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے۔

(۳) جب فعل معروف کے ساتھ کس کو یا کیا ملادین تو جواب مین مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین اور جب

فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب مین واقع ہوا کرتا ہے جیسے زید را دانا دانستم اس مین زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے۔

(۴) جب فعل کے معنی کے ساتھ کب یا کہان ملادین تو اُسکے جواب مین مفعول فیہ واقع ہوگا اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب مین کب کے واقع ہوتا ہے اُسے ظرف زمان کہتے ہین اور کہان کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحرگاہ زید را بالاے بام کشتم۔ اس مثال مین سحر اور بام مفعول فیہ ہین۔

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس واسطے یا کس سبب سی یا کیون ملادین تو اُس کے جواب مین مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زید را تادیباً زدم۔ اس مثال مین تادیباً مفعول لہ ہے۔

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملادین تو اوس کے جواب مین مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالون مین زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہے اور انمین سے اول تاکید دوسرا نوع تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔

(۷) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت مین یا کیونکر ملادین تو اوس کے جواب مین حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم اس مین تشنہ حال ہے اور زید ذوالحال۔

(۸) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کس کا یا کس کے یا کس کی ملاکر سوال کرین

تو اوسکے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے غلام زید نزد عمرو کتاب بکر ان مثالون مین سمجھہ لینا چاہیئے۔

(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کیسا کیسے۔ کیسی۔ ملادین تو اوسکے جواب مین صفت واقع ہوگی اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل۔ زن خوشخو۔

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھ کیا ہے ملا کر سوال کرین تو اوسکے جواب مین خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید داناست مین جب کہین کہ زید کیا ہے تو دانا اوس کے جواب مین واقع ہوگا پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے۔

(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنے کے ساتھ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملا کر سوال کرین تو اوسکے جواب مین تمیز واقع ہوگی اور اس وقت مین پہلے اسم کو ممیز کہین جیسے یکمشت خاک پس یکمشت ترکیب تعدادی ممیز ہے اور خاک تمیز اور علے ہذالقیاس دو پیمانہ شراب اور یک رطل جو وغیرہ۔

(۱۲) جب دو یا کئی اسمون کے بعد کون ہے ملا کر سوال کرین تو اُسکے جواب مین بدل واقع ہوگا اور اُسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خانصاحب مشفق مہربان نورخان مین نورخان بدل اور اول کے اسمار ترکیب توصیفی مبدل منہ ہین۔

اقسام بدل

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین ج جب دو اسمون سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہین

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جسمین معنے بدل کے اور مبدل منہ کے
ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل بعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ
کے معنے کے جز ہون جیسے زید پایش بشکست مین پایش بدل بعض ہے
سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اُسکو مشتمل ہو جیسے
زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے ۔ چہارم بدل غلط
کہ غلط کے بعد بولا جائے جیسے بشہد میروم بشیراز اور یاد رہے کہ بدل
بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم
دونو مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اُسکے پہلے حرف نفی مگر نہ لادین جیسے ع
بشہد میروم نے نے بشیراز ۔

وہ اسما کہ ترکیب مین دوسرے اسما کے ساتھ ملے ہوتے ہین

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسماء اسطرح کے ہین کہ وے بدون
دوسرے چیزون کے ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنے نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ
فاعل نہ مفعول تو اب اسکا احوال مفصل سننا چاہیئے اول مضاف ہے کہ بدون
مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونون ملکر ہوتے ہین مثلاً اُنکے
مبتدا ہونے کی مثال ؎ ترک احسان خواجہ اولے تر ۔ کاحتمال جفای بوابان
ترکیب اسکی یہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ پھر
دونون مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کی پھر
مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولے تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال کے
جفاے بوابان مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے
اولے تر خبر کے ۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضائے خداست ۔ ترکیب راستی مبتدا
موجب مضاف رضائے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ
ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
فاعل ہونے کی مثال ع سوزِ جگر گداز دلِ من زحد گذشت ۔ ترکیب گذشت
فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دل من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف
اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت
کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
مفعول ہونے کی مثال ع بعہد تو مے بینم آرام خلق ۔ ترکیب مے بینم فعل
بافاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر
مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ
فعلیہ ہوا۔

دوم ۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔
مبتدا ہونے کی مثال ے در بیابان فقیر سوختہ را ۔ شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام ۔
ترکیب شلغم موصوف پختہ صفت ۔ یہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف
خام صفت ۔ صفت و موصوف ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے
اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ
مین بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر
بمعنے برائے ۱۲

متعلق ہوئے۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفت احوال ما برق جہانست۔ ترکیب۔ بگفت فعل اور ضمیر اسمیں جو پیر کی طرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل۔ احوال ما ترکیب اضافی مبتدا برق موصوف جہان بکسر جیم صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا بگفت کا فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکش تندخو۔ ترکیب۔ فتد فعل مضارع سرکش موصوف تندخو ترکیب توصیفی صفت۔ موصوف وصفت ملکر فاعل ہوئے ب جار گردن مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال س باد در سایۂ درختانش بگسترانید فرش بوقلمون۔ ترکیب۔ گسترانید۔ فعل باد اُس کا فاعل فرش موصوف بوقلمون صفت موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے در جار سایہ مضاف درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے۔ پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوم موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست۔ ترکیب۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس مین پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ

ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا۔ نیکو خبر است
علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ اینمرد کسے ست کہ دیشب دیدہ بودی ۔ ترکیب۔ اینمرد
مبتدا کسی اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل بافاعل اور اور امفعول بہ
محذوف اور دیشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر
صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت
جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ؎ کسیکہ تشنہ لب نارتست میداند۔ کہ موج آبحیات
است چین پیشانی + ترکیب میداند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا اور
او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف نار مضاف تو مضاف الیہ
یہہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور
یہہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف
مبین کاف بیانیہ موج آبحیات مرکب اضافی خبر مقدم چین پیشانی مرکب اضافی
مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا
مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونیکی مثال ع ہر آنچہ کہ میبایدت پیش گیر۔ ترکیب۔ ہر آنچہ اسم
موصول کاف صلہ کا میباید فعل ضمیر اُس مین مستتر وہ اُسکا فاعل ت مجرور

حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے
فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر مفعول بہٖ ہوا فعل
مرکب پیش گیر کا پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ
فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔ چہارم
مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب و حکیم است بیدا اے برادر۔ ترکیب طبیب معطوف
علیہ واو حرف عطف حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا
بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع بگفتا کہ اینست تاج و کلاہ۔ ترکیب۔ این مبتدا۔ تاج
معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونون ملکر خبر است رابطہ مبتدا
اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا۔ اور فاعل اُسکا ضمیر
مستتر ہے۔
فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید ز جور + ترکیب۔ آید فعل خرابی
معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونون ملکر فاعل ہوئے فعل کے
ز جار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔
مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔ ترکیب
نہد فعل ضمیر غائب (راجع بخدا ۱۲) اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف
ملکر مفعول بہٖ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔

پانچوان عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے۔ پنجم

مبتدا ہونے کی مثال۔ دوکس موجود اند۔ ترکیب۔ دو عدد کس معدود۔ معدود وعدد ملکر مبتدا موجود خبر اند رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ ماوَدہ جوانیم۔ ترکیب۔ ما مبتدا دہ جوان عدد و معدود ملکر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ صد درہم نزدم فراہم آمد۔ ترکیب۔ فراہم آمد فعل صد عدد درہم معدود ملکر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال۔ ہزار دینار فراہم آوردم۔ ترکیب۔ فراہم آوردم فعل مرکب بافاعل ہزار دینار عدد و معدود ملکر مفعول بہ ہوا پس فعل و فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

چھٹا ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو پیمانہ شراب موجود است۔ ترکیب۔ دو پیمانہ عدد معدود ملکر ممیز شراب تمیز ممیز و تمیز ملکر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی۔

خبر ہونے کی مثال۔ اینست دہ من شکر۔ ترکیب۔ این مبتدا دہ من بترکیب تعدادی ممیز۔ شکر تمیز۔ ممیز ساتھ تمیز اپنے کے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد۔ ترکیب۔ نزدم بترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز بترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز۔ ممیز تمیز ملکر فاعل فراہم آمد فعل کے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ پنج مثقال عنبر بیار۔ ترکیب۔ بیار فعل با فاعل پنج مثقال
بترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز۔ ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ کبھی تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہے جیسے کہین کہ زید را عمداً کشتم یہان عمداً
تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کی طرف ہے۔

ساتوان مستثنیٰ منہ ہے کہ مستثنیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال جیسے کہین۔ ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند۔ ترکیب۔
مردمان قریہ مرکب اضافی موکد ہمہ تاکید موکد اور تاکید ملکر مستثنیٰ منہ جز
کلمہ استثنا زید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مبتدا مجتمع
خبر اند ربط۔

فاعل ہونے کی مثال۔ ہیچکس در آن شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان
ترکیب۔ نیامدہ فعل ہیچکس مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ
اور مستثنیٰ ملکر فاعل ہوئے۔ در جار آن۔ اسم اشارہ شہر موصوف ویران
صفت موصوف اور صفت ملکر مشار الیہ ہوئے۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر
مجرور ہوئے جار کے۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسے ہی
بنظر جار مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید۔ ترکیب۔ نیاوردم
فعل با فاعل بضاعت مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا امید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ
اور مستثنیٰ ملکر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال مین۔ گفتا بعزت عظیم و

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم وقدم بر ندارم مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود - یہان سے لفظ ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہے محذوف ہے اور اصل مین عبارت یون ہے کہ قدم بر ندارم ہیچگاہ مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود - ترکیب - گفتا فعل ضمیر اس مین مستتر ہے اُسکا فاعل اور مرجع اسکا یکے از دوستان اوپر مذکور ہو چکا یا ے قسم عزت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل بافاعل دم مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا آنکہ کہ سخن گفتہ شود آنکہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اُسکا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول و صلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول فیہ ہوا فعل بر ندارم کا فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے ملکر جملہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے ملکر مقولہ ہوا گفت کا - گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

آٹھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے -

مبتدا ہونے کی مثال رسم است کہ مالکان تحریر آزاد کنند بندۂ پیر - اصل اس عبارت کی یہ ہے کہ این رسم مقرر است کہ مالکان تحریر بندۂ پیر را آزاد مے کنند - ترکیب - این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر مبتدا مقرر اُس کی خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور

خبر مسلکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع اینست جوابش کہ جوابش ندہی۔ ترکیب اسکی یہہ ہے جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوابش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا۔ مبین اور بیان ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ساتھ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بجان شدست۔ ترکیب۔ تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہہ جملہ بیان ہوا مبین و بیان ملکر شدست کا اسم یعنے فاعل ہوا بجان اُسکی خبر ہم حرف عطف۔

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اسکی یہہ ہے کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل این اشارہ سخن مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اُسکا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا۔ بیان اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

نوان اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب مشار الیہ ملکر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش اینست۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا

این اسم اشارہ اور نام مشار الیہ یہاں سے محذوف اشارہ اور مشار الیہ ملکر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمدہ است۔ ترکیب۔ آمدہ است فعل این اشارہ کتاب۔ مشار الیہ۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر فاعل دیروز مفعول فیہ۔

مفعول ہونے کی مثال۔ این دزد را بزن۔ ترکیب۔ بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ دزد مشار الیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول۔

دسواں مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ بکر برادر خالد موجود است۔ ترکیب۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر۔

خبر ہونے کی مثال۔ رئیس شہر سہراب پسر رستم است۔ ترکیب۔ رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ زید برادر عمرو آمد۔ ترکیب۔ آمد فعل زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت۔ ترکیب۔ کشت فعل رستم اس کا فاعل اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل ملکر مفعول بہ ہوئے۔

اسیطرح مشبہ مشبہ بہ کے ساتھ اور مفسر بفتح سین مفسر بکسر سین کے ساتھ اور مؤکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے۔ مشبہ اور مشبہ بہ

کے مفعول واقع ہونے کی مثال ع دہد نطفہ را صورتے چون پری۔ اور مفسر مفسر کے
مبتدا ہونے کی مثال۔ آن شہر یعنے بریلی نزدیک ست۔ اور حال وذوالحال ملکر فاعل
ہونے کی مثال۔ زید خندان آمد۔ اور موکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال۔ زید مردہ است
مردہ۔ ترکیب ظاہر ہے اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین طالبعلم
کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے سب مثالین بناوے۔

تنبیہہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے مبتدا
اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اور اجزا جو زوائد اور متعلقات
ہوتے ہین بھی ہو سکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہو سکتا ہے جیسے وقت
شب آمدہ ام اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنے اور تاکید
اور صفت وغیرہ بھی ہو سکتا ہے جیسے غلام زید ابوالحسن جہت نفسانیت نشست
امیر حالت خندہ نشست اس مین ابوالحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور
نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسیطرح
اور مثالین بنالو اور نیز ممکن ہی کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو
اور یہہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزا جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہے کہ بعض صورتون
مین جملہ بہت بڑھ جاوے گا۔ پس طالب علم کو چاہیئے کہ ایسی صورت مین گھبرا
نجاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک علامت کو دیکھکر
جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

اب یہان پر ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھدیجاتی ہے
یقین ہی کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانیکے نہ رہین گے۔

گلستان

بادشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشان نظر کرد یکے ازانہا بفراست دانست وگفت ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم وبعیش خوشتر وبمرگ برابر ودر قیامت انشاءاللہ بہتر مثنوی اگر کشور کشائی کامرانست + وگر درویش حاجتمند نانست - دران حالت کہ خواہند این وآن مرد + نخواہند ازجہان بیش ازکفن برد + چو رخت مملکت بربست خواہی + گدائی بہتر است ازبادشاہی + ظاہر درویشان جامہ ژندہ است وموی ستردہ وحقیقت آن دل زندہ ونفس مردہ قطعہ نہ آنکہ برسر دعوی نشیند ازخلقے + وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد + کہ گر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگی + نہ عارف است کہ ازراہ سنگ برخیزد + طریق درویشان ذکرست وشکر وایثار وخدمت وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل ہرکہ بدین صفتہا موصوف است بحقیقت درویش است اگرچہ درقبا است اما ہرزہ گردی بے نمازی ہوا پرستی ہوس بازی کہ روزہا بشب آرد دربند شہوت وشبہا روز کند درخواب غفلت بخورد ہرچہ درمیان آید وبگوید ہرچہ درزبان زاید زندیق است اگرچہ درعبا است قطعہ اے درونت برہنہ ازتقوے + کز برون جامہ ریاداری + پردہ ہفت رنگ رابگذار + تو کہ درخانہ بوریا داری مثنوی۔

دیدم گل تازہ چند دستہ + برگنبدے ازگیاہ بستہ + گفتم چہ بود گیاہ ناچیز + تا درصف گل نشیند او نیز + بگریست گیاہ وگفت خاموش + صحبت نکند کرم فراموش + گر نیست جمال ورنگ وبویم + آخر نہ گیاہ باغ اویم + گر بے ہنرم وگر ہنرمند لطف است امیدم ازخداوند + من بندۂ حضرت کریمم + پروردۂ نعمت قدیمم +

باآنکه بضاعتے ندارم + سرمایهٔ طاعتے ندارم + او چاره کار بنده داند + چون ہیچ
وسیلتے نماند + رسمیست که مالکان تحریر + آزاد کنند بندہ پیر + اے بار خدائے
عالم آرائے + بر بندہ پیر خود بخشائے + سعدی رہ کعبہ رضا گیر + ای مرد خدا
رہ خدا گیر + بدبخت کسے که سر بتابد + زین در که درے دگر نیابد -

ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہی فاعل ب جار دیدہ استحقار بترکیب اضافی مجرور دونون ملکر متعلق فعل ہوی در جار طائفہ درویشان بترکیب اضافی مجرور یہہ ملکر متعلق ہوئے اسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونون متعلقون سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا- دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف یکے موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شوندہ یا کائن محذوف کے اور وہ معہ متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق ہوے فعل کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو راجع ہے یکے کیطرف اُسکا فاعل ما مبتدا در جار این اشارہ دنیا مشار الیہ ملکر مجرور اور ایسے ہی ب جار جیش مجرور اور از جار تو مجرور یہہ سب جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ ایم علامت جملہ اسمیہ و حرف عطف ب جار عیش مجرور ملکر متعلق ہوئے خوش تر کے جو معطوف ہے و حرف عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوئے برابر معطوف کے یہہ سب معطوف اور معطوف علیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط شمار فعل اللہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوی در جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوئے بہتر کے

اور بہتر متعلق سے مسلکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی آئیم علامت
جملہ اسمیہ محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہو کر
معطوف ہوا اور معطوف علیہ اور معطوف مسلکر مقولہ ہوا گفت کا۔ گفت
فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط
کشور کشائی مبتدا کامران خبر ست علامت سب جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ
ہوا و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمند نان بترکیب اضافی خبر
ست علامت خبر و مبتدا ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر
شرط در جاران اشارہ حالت مشار الیہ دونوں مسلکر مبین کہ بیانیہ خواہند
مرد فعل این وآن معطوف علیہ اور معطوف مسلکر فاعل۔ فعل و فاعل
ملکر بیان ہوئے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور ملکر متعلق
ہوے فعل نخواہند برد کے از جار جہان مجرور مسلکر متعلق ضمیر مستتر راجع
این وآن کیطرف فاعل لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے۔ لفظ بیش اپنی متعلق سے
ملکر صفت ہوئی۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا
شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ چو حرف شرط خواہی بر لبست فعل با فاعل رحمت
مضاف مملکت مضاف الیہ مسلکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی مبتدا
بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور مسلکر متعلق خبر ست علامت جملہ اسمیہ یہ سب
ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان مضاف الیہ
ملکر مبتدا جامہ موصوف زندہ صفت مسلکر معطوف علیہ و حرف عطف ہوئے

موصوف مستر وہ صفت ملکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ پس مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
وحرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونون ملکر خبر است
علامت جملہ اسمیہ محذوف سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف - لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہے یہان سے محذوف ہی آن موصول کہ صلہ کا برجار سر
مضاف دعوی مضاف الیہ ملکر مجرور دونون ملکر متعلق فعل نشیند اور ضمیر
مستتر جو موصول کیطرف راجع ہے اُس کا فاعل از جار خلقی مجرور ملکر متعلق
نشیند کے فعل و فاعل و متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور موصول صلہ سے
ملکر معطوف علیہ وحرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنندہ کا
اور فاعل اسکا ضمیر مستتر ہے جو لفظ مردمان خلق کیطرف راجع ہی پس فعل
و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط برخیزد فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر معطوف معطوف
علیہ معہ معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کاف بمعنے بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جس مین لفظ
فرو زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اوری اس مین تنکیری
یہ مرکب فاعل ز جار کوہ مجرور متعلق فعل فاعل متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
کہ بمعنے ہر کہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق برخیزد فعل کے ضمیر مستتر راجع بموصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ

ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا موخر عارف خبر اور نہ آور ست جو جبدا جدا
ہین اصل مین نسبت علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط وجزا سلکر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان ترکیب
اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ وحرف عطف شکر معطوف اور ایسے ہی ایثار
وخدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہین معطوف علیہ
مع ان سب معطوفون کے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہر کہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا شار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق موصوف
کی جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر ست علامت جملہ اسمیہ
بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس مین با حرف جار
وجود مضاف آن ہمین کہ بیانیہ اور مبتدا محذوف در جار قبا مجرور ملکر
متعلق موجود محذوف کی جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا مبین کا مبین مع بیان مضاف الیہ اور مضاف معہ مضاف الیہ
مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونون متعلق سے ملکر خبر اور
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل مین قائم مقام شرط کے ہوتا ہے
لیکن فارسی مین اکثر بجاے لیکن کے آتا ہی لہذا حرف استدراک ہر زہ گرد
موصوف ہی موصولہ یا توصیفی نلے نماز صفت ہوا پر ست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم موصوف معہ سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول
کہ بیانیہ آرد فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روز یا مفعول بہ

ب جار شب مجرور ملکر متعلق در حبار بند مضاف شہوت مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہی ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل شبہا مفعول اول روز مفعول ثانی در جار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہر چہ موصول آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل در جار میان مجرور ملکر متعلق فعل و فاعل اور متعلق ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مفعول بہ فعل بخورد کا پھر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر فاعل ہر چہ موصول در جار زبان مجرور ملکر متعلق فعل زاید کے ضمیر جو موصول کیطرف پھرتی ہے اسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول مع صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف سوم یہ معطوف علیہ سب معطوفوں سے ملکر صفت ہوئی ہرزہ گرد موصوف کی یہہ موصوف مع صفت مبتدا زندیق خبر است علامت جملہ اسمیہ اگرچہ در عبا است متعلق زندیق کے اور اسکی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ در قبا است کے ہی اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ ملکر مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور ملکر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ محذوف مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر علول کی علت کا

از جار ربرون مجرور ملکر متعلق ہوئے داری فعل بافاعل کے جامہ مضاف
ریا مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے
جملہ معلول کی اور دونون ملکر صلہ اور موصول معہ صلہ منادی ہوا پردہ موصوف
ہفت رنگ بترکیب تعدادی صفت ملکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ
بگذار فعل با فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی
فعل داری کی ک علت درجار خانہ مجرور ملکر متعلق داری فعل بافاعل کے
بوریا مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا۔ حرف ندا
اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل بافاعل گل موصوف
تازہ صفت ملکر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال
برجار گنبدے مجرور ملکر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ
مجرور ملکر متعلق ہوئے اُسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنی متعلقون
سے ملکر حال ذوالحال معہ حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا گفتم فعل
بافاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم وخبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت
ملکر اسم ہوا چہ مبین تا بمعنے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اوس کا
فاعل درجار صف مضاف گل مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق نیز
حرف عطف یہ سب ملکر جملہ ہوکر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی
اور وہ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا پس گفتم فعل بافاعل
اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا بگریست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہی فاعل

او مفعول بہ معہ را علامت محذوف خاموش فعل با فاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر
معلول زیراکہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا
مضاف محذوف ہے یعنے اہل کرم اور دونو ملکر فاعل اور صحبت مفعول
اول فراموش مفعول ثانی اور یہہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست
علامت جملہ اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف
عطف بو معطوف معطوف علیہ معہ معطوفون کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جار محذوف ملکر متعلق خبر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ لفظ کار محذوف ہے ملکر ظرف متعلق خبر
جملہ آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف
بلغ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر یم ربط کا مبتدا و خبر
مع متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
ہوا پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف نے ہنر معطوف علیہ
وحرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید ہنر مند معطوف دونوں ملکر
خبر م ربط جملہ اسمیہ ہوکر شرط لطف مضاف از اضافت کا خداوند مضاف
ملکر خبر مقدم امیدم ترکیب اضافی مبتدا موخر ست علامت ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ من مبتدا بندہ مضاف حضرت مضاف کریم مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ ملکر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف قدیم
صفت ملکر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن ہمین ک بیانیہ ندارم فعل

با فاعل بضاعتے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف
ندارم فعل با فاعل سرمایہ مضاف طاعتے مضاف ملکر مفعول بہ ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پرورده کے وہ ہے متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونوں
خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ داند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چون حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز وسیلتے تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
موخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان کا
مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ ملکر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف
پیر صفت ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
مبین سے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
اے حرف ندا بار خدا اے موصوف عالم آرا صفت ملکر منادی ببخشائی
فعل با فاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر
مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا ای حرف
ندا محذوف سعدی منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب
ندا اور حرف ندا منادی و جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا مرد
مضاف خدا مضاف الیہ ملکر منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف خدا
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور

سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبخت خبر مقدم کسے موصول کہ صلہ کا بنا بد فعل ضمیر
مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سر مفعول بہ زجار این اشارہ
در مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر
جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا موخر است علامت
جملہ اسمیہ محذوف مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا
در موصوف دگر صفت ملکر مفعول بہ نیا بد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع
موصول ہے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا۔

اشعار بوستان

۱	خبر داری از استخوان قفس	کہ جان تو مرغست و نامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر رہ نگردد بہ سعی تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت کہ عالم دمیست	دمے پیش دانا بہ از عالمی ست	۳
۴	سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کزو عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمے	۵
۶	برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت	۶
۷	چرا دل برین کارواں گاہ نہیم	کہ یاران برفتند و ما بر رہیم	۷
۸	پس از ما ہمین گل دہد بوستان	نشینند با یکدگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلارام دنیا مبند	کہ ننشست با کس کہ دل برنکند	۹
۱۰	چو در خاکدان لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روے گرد	۱۰
۱۱	سر از جیب غفلت برآور کنون	کہ فردا نماند بہ حسرت نگون	۱۱

۱۲	تو چون خواہی آمد بشیراز در	سرو تن بشوی ز گرد سفر	۱۲
۱۳	پس اے خاکسار گنہ عنقریب	سفر کرد خواہی بشہر غریب	۱۳
۱۴	بران از دو سر چشمہ دیدہ جوی	ور آلایشے داری از خود بشوی	۱۴

ترکیب شعر اول

خبر داری فعل مرکب با فاعل از جار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جار محذوف این ہمین محذوف کہ بیانیہ جان تو بترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نامش بترکیب اضافی مبتدا نفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظا است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دونو جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این ہمین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار و مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبرداری کے پس فعل و فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبرداری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اس کا فاعل از جار قفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نگشت فعل لازم قید فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کیطرف پھرتی ہی اس کا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ

ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوی شرط کی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا ومی خبر ست ربط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف ومی مبتدا بیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالمی مجرور ملکر متعلق خبر مذکور ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر علت ہوئی کلام سابق کی۔

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہے اُس کا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمی مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا در جار اندم اشارہ و مشار الیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئی فعل نبود فعل ناقص کے جو اسگلے شعر مین ہے۔

نبود فعل ناقص این مبین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جس کا مرجع ملائکہ ہین۔ اُس کا فاعل عالمی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ

ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف و ہند فعل اور فاعل اس کا ضمیر مستتر جس کا مرجع وہی ملائکہ ہیں ش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زمان مفعول فیہ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان ہے بین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا میسر خبر اور ش ضمیر مجرور مع اپنے جار محذوف کے متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہے مردم کیطرف وہ اوسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ و حرف معطوف درود فعل ہر کس اس کا فاعل آنچہ اسم موصول گشت فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع ہر کس ہے فاعل او ضمیر مفعول جسکا مرجع آنچہ ہے اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول مع صلہ مفعول بہ فعل درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف ملکر صفت دونو ملکر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل فعل نماند کا ملکر جملہ فعلیہ ہو کر دوسرا معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام دل مفعول مقدم بر حرف جار این اسم اشان کار وانگہ مشار الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہیم فعل یا فاعل فعل فاعل مفعول بہا ور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کا بر فتند فعل یاران فعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ وحرف عطف ما مبتدا بر جار ان مجرور ملکر متعلق ہوئے لفظ موجود محذوف کے جو خبر ہے یم علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی۔

ترکیب شعر ہشتم

وہد فعل بوستان فاعل ہمین گل مفعول بہ پس مضاف از علامت اضافت ما مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف نشیند فعل دوستان فاعل با جار یکدگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا +

ترکیب شعر نہم

ببند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دینا مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع بدینا فاعل با جار کس موصول بحذف یا کہ صلہ کا برنگند فعل ضمیر مستتر اس کا فاعل دل مفعول بہ از جار او مجرور یہہ دونون جو محذوف ہین ملکر متعلق ہوی فعل برنگند کے۔ یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول مع صلہ مجرور اور جار ومجرور متعلق ہوئے فعل نہ نشست کے یہہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر علت ہوئے معلول کے

ترکیب شعر دہم

لہ ہمہ حرف عطف اور این اشارہ گل مشار الیہ ۱۲

چو حرف شرط در جار خاک دان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور متعلق خفت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بفشاند فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع مرد ہے فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روے مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر یازدہم

برآورد فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا ماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اسکا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور در زائد ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول بہ ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہہ سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف اے حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عزبی قریب مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل خواہی کرد کے جو با فاعل ہے سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر

متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل بافاعل از جار دو عدد سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جوی مفعول بہ بہیہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف ار حرف شرط داری فعل بافاعل آلالشی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط الشوی فعل بافاعل از جار خود مجرور ملکر متعلق بہیہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ۔ اتنی ترکیب انشاء اللہ طلباء کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہے کہ اثناء تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اوسکو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُنکے ذہن نشین ہوجاوے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

س کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہین ج الفاظ مخفف کا نقشہ بترتیب حروف تہجی یہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون ساز یعنے باجے کا نام ۱۲	ارغن	افلاطون نام حکیم ۱۲	فلاطون - فلاطن
افغان	فغان	اکنون اب ۱۲	کنون - نون

باب سوم

انبوه	انبه	زین راه که	زیرا که
اندوه	انده غم۱۲	ستوه	ستُه عاجز۱۲
آنگاه اسوقت۱۲	آنگه	شادباش	شاباش خوش رہو۱۲
ایستاده کھڑا ہوا۱۲	استاد ستاد	شاهان شاه	شاهنشاه-شهنشاه بادشاہ
اینک اب۱۲	نک	شکوه	شکه دبدبہ۱۲
بود تھا۱۲	بد و بو	فراموش بھولنا۱۲	فرامش-فرمش-فرموش
بیرون	برون	کوه	کُه پہاڑ۱۲
پنهان	نهان	گاهی کبھی۱۲	گهی
چاه	چه	گروه	گره
چون او	چنو	گوهر	گهر
چون آن	چنان	ماه	مه
چون این	چنین	ناامید	نومید
چهل سال	چل سال	ناگاه	ناگه
خاموش چپ رہنا۱۲	خموش-خمش-خامش	ناگاهان یکایک۱۲	ناگهان
خورشید	خور	نهان	نهن
دامان	دامن	هرگز	هگز
دهان	دهن	هشتاد	هشتا
راه	ره	هفتاد	هفتا
زمین	زمی	هنوز	هنز-نوز

اور کچھ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین انکا نقشہ یہہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الی آخرہ	الخ یا آہ	ظاہر	ظم
تعالے	تعم	علیہ السلام	عم یا ؑ
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقص
رضی اللہ عنہ	رض	مطلوب	مط
صلے اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ؐ	مصنف	مص
صحیح	م	.	.

فائدہ - اور یہہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین۔ مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ۔

س فارسی مین کونسے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہین ج مخفف جیسے چنان چنین چون۔ ناگاہ۔ ناگہان۔ واہن۔ اصلی جیسے۔ کوہ۔ شکوہ۔ ستوہ۔ انبوہ گروہ۔ ہنوز۔ ہرگز۔ آور اکنون۔ کنون۔ خاموش۔ خموش۔ فراموش۔ فرامش یہہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہین س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے۔ ع غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش۔ اور بعد با کے وجود ع گہے با چنین گوہر خانہ خیز۔ یعنے باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے ع

شب چو عقد نماز بر بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم - یعنے ازین خیال خاطرم پریشان میشود کچہ خورد الخ - اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر رہوتی ہے جیسے ؎ گر آید بیاری گری شہریار ٭ یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہی مقدر ہے کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اسکو مقدر مانتے ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی مے کند ٭ روز میدان آنکہ بگریزد بخون لشکرے ٭ یہان مصرعہ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہے اور جب بار موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاوے گا جیسے ؎ بنام بزرگ ایزد داد بخش - اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر ہوتا ہے جیسے ؎ پاس وامید محبان تو مقصود انگیز ٭ **ضمیمہ فوائد عجیبہ فائدہ**

الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لئے آتے ہین اونکے معنے کچھہ نہین لئے جاتے سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی یکیے یک از را فرا فرد است درون اندرون اندر دگر ہمیدون ان ین باز خود بس برون س ہست نیست باد نکہت شگوفہ رستم نوشیروان بغداد کنجشک دیباچہ غنچہ داور نظارہ تنور غم ہم زقوم حنا یہہ لفظ اصل مین کیا تھے ج ہست اصل مین الیست - اور نیست - نہ الیست - باد بود - نگہت - نکہت بکاف تازی - شگوفہ شکوفہ بکاف تازی - رستم رستم بفتح را - نوشیروان نوشین روان - بغداد - باغداد - کنجشک - گنجشک بکاف فارسی - دیباچہ دھباجہ - غنچہ غنجہ بجیم تازی - داور دادور - نظارہ - نظارہ بتشدید ظا ر تنور - تنور بتشدید نون - غم وہم غم وہم بتشدید میم - زقوم - زقوم بتشدید قاف

حنا۔ حنّا اصل مین ہی س گرسنہ۔ سخن۔ کہن۔ پہن۔ مشک۔ گسستن
برہنہ۔ مدہوش۔ خضر۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ج گرسنہ بسکون
را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونو طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ سخن
بفتح خا و ضم خا اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ دونو
درست ہے مشک بضم میم و کسر میم دونو طرح صحیح ہے گسستن بضم کاف
و فتح سین برہنہ بفتح را و سکون را دونو طرح مدہوش بواو معروف خضر بفتح
اول و کسر ثانی صحیح ہے اگرچہ یہہ لفظ بکسرہ اول و سکون ثانی بھی مستعمل ہے
س بوالہوس اور استغنا، ضعفا، صحرا، وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہے
ج اول بدون واؤ اور الف کے یعنی بلہوس اور استغنا اور اوسکی امثال
بدون ہمزہ لکھی جاتی ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہ ہمزہ لکھا جاتا ہی
جیسے فقرا، شہر اور صحرا، فراخ اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین
جیسے ضیای مغربی۔ صفائی شہر س کیا تابع مہمل فارسی مین بھی مستعمل ہے
ج ہان جیسے شب تب تال مال قاعدہ جس فعل کے اول مین الف ہو اگر
اوسپر ب یا ن یا میم نہی لاوین تو الف خواہ ی سے بدل جاوے گا جیسے
بیفگن یا حذف ہو جاویگا جیسے بفگن۔ س کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے
اوسکے پڑہنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب افعال پر آویگی تو اوسکی
دو حرکتین ہونگی کسرہ یا ضمہ۔ اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع
حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا (بکرد ۱۲) تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ (بکُن ۱۲) اور اگر ب اسما پر
داخل ہوگی (بمیر ۱۲) تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بجند اور ترکیب

عربی مین مکسور جیسے بجنسه اور حروف پر ب نہین آتی ہے س اشباع
اور اماله کی تعریف اور مثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا
کہ اوس کے موافق حرف علت اوس مین سے پیدا ہو جاوے یعنی فتحه سے
اچار۱۲
الف اور کسره سے ی اور ضمه سے واو اور اماله اوسکو کہتے ہین کہ الف
اچار۱۲ آتش۱۲ آتیش۱۲ افتاد۱۲ اوفتاد۱۲
کے ماقبل کا فتحه اتنا جھکا دین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے
جیسے رکاب کو رکیب کہین ۔

اشباع و اماله

قاعده ۔ اگر دو کلمون مین اول کا حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک
ہی ہو یا قریب المخرج تو اونکو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہے
جیسے سپیدلو اور زوتر اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپر ۔
سپید دیو۱۲ زود تر۱۲ شب پر۱۲

س ۔ ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہے ج لفظون مین کچھه فرق نہین
ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر
مین ی مجہول زیادہ کردیتے تھے لیکن اب متروک ہے اور بعض الفاظ مین اب بھی
مستعمل ہے جیسے تنے چند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو
اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہے ج صفت اور مضاف الیه اگر مقدم ہو جاوینگے
تو اونکے آخر مین کسره نرہیگا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا اگر
نیکمرد۱۲ جہان شاه۱۲
وے مقدم ہوتے اس پچھلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلے کو مقلوب س صفت

فرق ترکیب توصیفی و اضافی

کتنی طرح کی ہے ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت
بحال متعلق موصوف صفت بحال موصوف وه ہے جس سے خود موصوف کی
بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک اور بحال متعلق موصوف وه ہے جو

اقسام صفت

موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مرد خوش لباس س
ت جو عربی کے مصدرونکے آخر مین ہوتی ہے فارسی مین کسطرح لکھی جاتی ہے۔
ج۔ فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہا مختفی کی صورت پر بھی لکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اوس مین لمبی ت لکھنے سے جمع کی صورت بنجاتی ہو تو اوس مین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوۃ کہ اس کی جمع صلوات ہے پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاویگی اسواسطے اسکو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہوگی اگر اردو مین وہ مصدر مذکر ہوگا جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ مین یہہ ۃ ہا مختفی پڑہی جایگی اور نقطے اُسپر ندئے جاینگے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہو جائے گا تب بھی گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ۔

قاعدہ۔ جب دو کلمون مرکب کو فارسی مین لکھتے ہین تو اگر اونمین پہلا کلمہ حرف ہوگا تو اوسکو متصل لکھینگے جیسے علحدہ (علے حدہ ۱۲) اور انشاءاللہ (ان شاء ۱۲)۔ ورنہ جدا لکھے جاوینگے جیسے حق سبحانہٗ۔

قاعدہ۔ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون کے آخر مین ی ہو انکو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین۔

قاعدہ۔ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہے جب اونکو مضاف یا موصوف کرین تو اونکے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے پاے من۔ اور فقراء دہر۔

قاعدہ۔ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جسمین عقل نہو اوسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید چہ مے خوری۔

س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے ج یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرون کے نہین آسکتی اور متصرف کی گردان ہوسکتی ہے س استفہام کی کتنی قسمین ہین ج تین قسمین۔ اول استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی۔ دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا نستانی از ہر یک جوے سیم۔ یعنی بستان۔ سوم۔ انکاری جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ یعنے عاقل کارے نکند کہ آخر کار نادم شود۔

قاعدہ۔ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہہ بولدیتے ہین جیسے بادشاہ ہے پسرے داشت یعنے مید اشت۔

قاعدہ۔ نون اور بائے موحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین تو اُن دونون کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سُنب اور دُنبل کو سُم اور دُمل کہنا جائز ہے۔

قاعدہ۔ فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنے ایسے ہوتے ہین جو ایکدوسرے کی ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسیطرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونون طور سے آتا ہے جیسے مردم دشمن۔ اسیطرح افعال مین لازم اور متعدی دونون ہوتے ہین جیسے سوختن۔ بمعنے جلنا اور جلانا۔

س کس صورت مین صیغہ مفرد بجاے جمع بولنا درست ہی ج غیر ذی روح مین

فرق نا اور بے

جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہی جیسے ع صد سوال از من بجشر رفت و
از جا بیم نبرد - س لفظ نا اور بے جو واسطے نفی کے ہین او نمین کیا فرق ہے ج فرق
یہ ہے کہ لفظ بے اسم پر آتا ہے اور نا صفت پر جیسے بیوقوف اور نامردیا
اس طرح کہو کہ نا جس اسم پر آتا ہے وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا
ہے اور بے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملائے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا
مگر نامراد اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین -

قاعدہ - فارسی مین اون لفظونکو جو آخر مین تشدید رکہتے ہون مخفف بولنا جائز ہے اور
کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کردیتے ہین جیسے خاص و عام و غم و ہم

قاعدہ - فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہے مگر فرخ اور خرم مین شاذ
ہے ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر لیتے ہین جیسے ع نبرد
قرنرم را تیغ تیز * اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین -

قاعدہ - توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اوسکی جگہہ توان بدون دال کے
بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * اور متقدمین نے تان
بحذف واو بھی استعمال کیا ہے -

قاعدہ - تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونون کا
استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن اور ع توان
بحلق فرو بردن استخوان درشت -

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اردو حصہ چہارم مولفہ استادی جناب مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون -
اب چونکہ مصدر اور اسماء مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اسجگہہ اسقدر بیان مصدرون اور اسماء مشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والونکو مفید ہو اور اِس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھہ مین آنے کے لائق جانا اس طرح پر لکھا پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین ۔ اول ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنے چار حرفی اور ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنے خالص جس کے ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اسکے ماضی مین ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین - واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل اول اور دوم اور سوم کی جگہہ مقرر کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہے کہ جب اونکی حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل کرین تو جو حروف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اوسکو اصلی کہین گے ورنہ زائد - اور دوسری مزید یعنے زیادہ کی ہوئی جس کی ماضی مین تین حرف سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اسکی ماضی مین ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے اسیطرح رباعی بھی دو قسم ہے مجرد اور مزید مجرد کی ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اسکی ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کی ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس

اوزان مصادر عربی

ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے پینتیس ۳۵ وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہہ حصر کلی نہین اور مین اسجگہہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو کثرت سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون۔

جاننا چاہیئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرّد اور مزید کہلاتے ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو یا تین کی زیادتی بھی ہوجاتی ہے مگر چونکہ اونکی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہی اس لئے وہ مصدر ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور اونمین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی زائد حروف اصلی کو مادہ و مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو مصدر کہ اون مین زیادتی نہین اُنکے چھہ وزن ہین تین تو فعل بہ سکون عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر آخر کو ت بڑہادین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاویگا جیسے رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فاو عین بھی آتا ہے جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فاو کسرہ عین جیسے سرقہ یہہ ت جو مصدر کے آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بہ شکل (ة) کے لکھی جاتی ہے یا اونہین وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین و حرکات ف کے ہوگا جیسے دعوی اور ذکری اور بشری

یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا اسصورت مین عین مفتوح رہیگا
اور ف پر سب حرکات آوینگے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پچھلے
مصدر دعا مین بعد الف کے واو ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا
اور یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدلجاتی ہین
اور فارسی والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکھتے
مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعا ہا براجابت منت بسیار باد۔ بدون ہمزہ کے
اور یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو
ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہے
جیسے قبول اور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو
فتحہ یا کسرہ پڑہتے ہین یعنے مَفعَل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حروف زیادہ
ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین و ضمہ و کسرہ
فا جیسے غفران اور حرمان یا بالفتحہ فا و عین جیسے خفقان اور یا الف بعد
عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے
سعادت اور حکایت اور بغایت۔ اور یا واؤ معروف بعد عین کے اور
ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے صعوبت اور یا میم
مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو تو مفعلت بسکون فا و فتحہ عین ہوتا ہے
جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت اور اکثر
ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لاسکتے ہین جیسے حمد کو
محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ اور کبھی تین حرف

زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر مین۔ اس صورت مین لام کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتحہ فا اور کبھی الف کی جگہہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت۔

اسماء مشتق اسم فاعل

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انہین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرّد کے اسماء مشتق کو سننا چاہیے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنے اگر ثلاثی مجرّد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اوسکے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامتِ فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بن جاوے گا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بناوین تو اوّل اوسکے اصلی حرف ق د ر ہوئے انپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسی طرح اورون کو قیاس کرنا چاہیے اور یہان تین باتون کا یاد رکھنا چاہیے اوّل یہہ کہ اگر عین کلمہ واؤ اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاویگا اور ہمزہ بولا جائیگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہون گے تو اسم فاعل مین ایک بولا جائیگا جیسے خصوص سے خاص تیسرے یہہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر و یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کے اسم فاعل مین ی پڑھا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی۔ اور قراءت سے قاری اور اگر صیغہ واحد مؤنث بناوین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین۔ اور گول ۃ فارسی مین ہاء مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر ہے تو قادرہ واحد مؤنث ہوگا اور اسم مفعول ان مصدرون کا

اسم مفعول

اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی لیکر میم مفتوح اول مین اور واو معروف بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہوجاویگا جیسے رحمت سے اسم مفعول بناوین تو اُس کا مادہ جو رحم ہے اوس پر ترکیب مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدون کا یاد رکھنا چاہیئے **اول** یہہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واؤ ہوگا تو اوسکا اسم مفعول بحذف عین بروزن مفول آوے گا جیسے قول سے مقول اور اسی طرح اگر عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے یہہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واؤ ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واؤ بر وزن مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسیطرح اگر لام کلمہ مین ی ہوگی تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی اور اگر اسکے آخر مین ۃ ملائی جاوے گی تو واو اور ی مشدد پڑھی جاوینگی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغہ مؤنث اسم مفعول مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیے **اسم آلہ** اسطرح بنتا ہے کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگاکر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہے جیسے منبر اور کبھی ہ آخر مین زیادہ کردیتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہے جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ کرتے ہین تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے مفتاح۔

اسم ظرف۔ حروف اصلی پر اول مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ

یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہیں مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسم ظرف میں الف بڑھا جاوے گا۔ جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی۔

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی میں نہیں اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت کے وزن پر آتا ہے۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہیں کہ مادہ کے اول میں الف مفتوح لگاتے ہیں اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہیں جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مونث بنانا چاہیں توف اور عین کو ضمہ سے ملادیں اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کریں جیسے حسن سے حسنے اور اگر مصدر میں لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل میں الف مقصورہ لکھا پڑھا جاوے گا جیسے علو سے اعلے اور شکایت سے اشکے اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہیں بنتا ہے یعنے انسے اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنے سرخ ہے اور اعرج بمعنے لنگ ہے زیادہ سرخ اور زیادہ لنگ مراد نہیں۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ۔ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اوسکے بنانیکا کوئی طریق کلیہ نہیں سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہوں کہ اون میں معنے وصفی پائے جاتے ہوں وہ صفت مشبہ کہلاتے ہیں مگر یہاں چند

اوزان اوسکے لکھدئے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اوسکے یہہ ہین
فعل بسکون عین وحرکات ف جیسے صعب (سخت ۱۲) اور صفر (خالی ۱۲) اور صلب (سخت ۱۲) اور فعل
بفتحہ فا و فتحہ وکسرہ عین جیسے حسن اور خشن اور افعل مثل اسم تفضیل
جیسے احمر اور اسود یہہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہی جیسے
ابیض اور اعرج وغیرہ اور فیعل بفتحہ فا وکسر عین جیسے میت
اور سید اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہی اور فُعال بفتحہ وضمہ
فا جیسے جبان اور شجاع اور فعیل جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہے
ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین
حسن سے اور فعول بفتحہ فا جیسے صبور اور فعلان بفتحہ فا وضمہ
فا وسکون عین جیسے عطشان اور عریان اور فعّال بفتحہ فا وتشدید عین
اور یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذاب یعنے بہت دروغگو
حد سے زیادہ اور کبھی اس مین ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علامہ حد سے
زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے
ہین جیسے صراف بزاز بقال نجار وغیرہ۔

مصادر ثلاثی مزید

اب ثلاثی مزید کی مصدرونکو سننا چاہیے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین
اوّل۔ افعال بکسر الف وسکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس
وزن پر بنانا چاہین اوس کے حروف اصلی کے اول مین الف مکسور لگانا
چاہیے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیے وزن افعال کا ہو جایگا
مثلاً کرامت سے اگر افعال بناوین تو اوسکے حروف اصلی جو

کرم ہین اُنپر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدون کا یاد رکہنا چاہیئے۔ اوّل یہہ کہ اگر کسی مصدر مجرد مین ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اوس مصدر مین ی ہو جاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا دوم اگر عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اس مصدر مین حذف ہو جاویگا اور اُسکے عوض آخر مین ت زیادہ کیجاوے گی جیسے عون سے اعانت بجای اعوان کے اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے۔ سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدلجاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اسکو لکہتے نہین جیسے عفو سے اعفاء فائدہ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اوسکو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا۔

دوسرا مصدر۔ استفعال بکسر الف و تا و سکون سین و فا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف اور سین اور ت زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہین گے اوّل کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفاء اس مصدر کے معنی مین اکثر سوال کے معنے پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنے معاف کرنا اور استعفاء کے معنے طلب عفو کی کرنا۔ تنبیہ۔ اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑہنا چاہیئے ناواقف اکثر فتحہ پڑہا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر انفعال ہے بکسر الف و فا و سکون نون - اس مصدر مین دو الف
اور نون زیادہ ہین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا
کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ
سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور
یہہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے -

چوتھا مصدر افتعال ہے کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے
ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے
اشتغال اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب
صاف پڑھنا چاہیئے نا واقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین
اور سوا اس کے تین قاعدونکا لحاظ رکھنا چاہیئے - اول یہ کہ ف کلمہ کی جگہہ
مجرد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہو کر ت زائد
مین ادغام کرکے پڑھی جاویگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان
دوسرے یہہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین
ت اس مصدر کی ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے
اضطراب اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام
کرینگے جیسے دعوے سے ادعا - تیسرے یہہ کہ قاعدہ سوم مصدر
اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہیگا جیسے بغی سے ابتغا اور
شہوت سے اشتہا فائدہ یہہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے
واسطے آتا ہے جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا اور اصطبار صبر

حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر۔ تفعّل ہے بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین ت اور ایک عین زیادہ ہے۔ اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکہنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنے جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرّد مین واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاویگا۔ اور واو بھی ی سے بدلجاویگی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اس ی کو الف پڑہتے ہین جیسے تمنّی کو تمنّا کہتے ہین اور یہہ مصدر بتکلف[له] کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرّض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر۔ تفاعل ہے اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہے کہ وہان بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تہا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکہا گیا ہے وہی یہان بھی خیال رکہنا چاہئیے یعنے اگر لام کلمہ واو اور یا ہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل بتکلف جاہل بنجانا۔

ساتوان مصدر۔ مفاعلت بضم میم وفتحہ حروف اصلی اور حروف

له کسی چیز سے غرض مادہ اور مجرد ہے جیسے کہ مثال سے ظاہر ہوگی۔ ۱۲ - ۱۲ -

زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر کے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بہ شکل ہاے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اُردو مین مونث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لنبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ مجادلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتح تا و سکون فا و کسر عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کر کے آخر مین ہاے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہہ وزن خاص اوس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ۔ اور یہہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے۔

جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا۔
اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اوسکا فَعْلَلَۃ بفتحہ فا و سکون عین و فتحہ ہردو لام جیسے ترجمہ بفتح جیم۔ اس مین آخر کو ۃ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اوسکے مصدر مضاعف یعنے دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہے اور لام بھی دو بار اور زلزلہ اس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنے تَفَعْلُل بفتحہ تا زائدہ و فا و سکون عین و ضمہ لام اول جیسے تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ اب ان مصدرونکے اسمار مشتقات کو سننا چاہیئے کہ سوائے اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق انسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم مفعول کا یکسان ہے پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا انکا اگر اسم فاعل بنا دین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اوّل لگانا چاہیئے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے اور اوس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اوسکو فتحہ دینا چاہیئے مثلاً افعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اوّل مین لگایا تو مفعل ہو گیا یہی اسم فاعل ہے جیسے انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال مین دونون الف گرا کر میم مضموم اوّل مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اوسکو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا

جیسے انتظام سے منتظم اور ارتھان سے مرتھن اسیطرح انفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہونگے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجاوینگے جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہین آتا اب یہان تین قاعدونکا یاد رکھنا ضرور ہے **اوّل** یہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا تو وہ مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل مین یاء معروف سے بدل جاویگا جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے بدلجاویگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین ان چارون مصدرون کے حرف علتِ مذکور الف سے بدل جاویگا مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرحکا ہوگا **دوم** یہہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین چارون مصدرون کے یاے معروف پڑہا جاوے اور اسم مفعول مین الف جیسے مقتضی اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولونکو ی سے اور الف سے دونو طرح لکہنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف سے لکھتے ہین **تیسرے** یہہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل ان مصدرون مین ایک حرف حذف ہوجاوے گا اور افعال اور استفعال مین

فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب اور مستحقق تھا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہون گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ ۔

اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سننا چاہیے کہ سوائے مصدر تفعیل کے اور مصدرونکے اسم فاعل کا یہہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے ہی مفاعل آویگا ۔ کیونکہ آخر سے ت گراکر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اوسکی کچھہ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب اور فعللہ سے مفعلل جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گراکر میم مضموم اول مین لگاو اور ف کو فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سے مکلف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہی اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہے گا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منتقی اور منتقا وغیرہ ۔

بیان جمع ۔ اور عربی کی جمع دو قسم پر ہی اول جمع سالم یعنے جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچھہ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

واؤ معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے منتی ھے مگر اکثر ذوی عقل کے
واسطے آتی ھے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر
اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مونث کیواسطے جمع سالم
ت لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات
اور موجودات اور مکانات امد اس صورت مین اگر اسم کے آخرین ت یا
ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہوجاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ
کی جمع معاملات اور یہہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہوگئی ہی جیسے
کاغذ سے کاغذات اور جس اسم فارسی کے آخرین ہا مختفی ہوتی ھے وہ
جیم سے بدلجاتی ھے جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات۔
دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب وحرکات قایم نرہین
جیسے شریف سے شرفا اور اوسکے بہت وزن ہین اس جگہہ جو زیادہ مروج
ہین اونکا بیان کیا جاتا ھے **اوّل** وزن افعل لفتحۂ الف زائد وسکون
فا وضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے
افلس اور حرف سے اُحرف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس مین عین
کلمہ حرف علت ھے **دوسرا** وزن افعال لفتحۂ الف وسکون فا وزیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے
اعمال اور شریف سے اشراف اور سِر سے اسرار یہہ وزن ایسے اسمارمین
جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف
ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب

سے انیاب تیسرا وزن فعال بکسر فا و زیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے
صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال آور یہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی
آتا ہی اور اس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکام
اور جاہل سے جہال چوتھا وزن فعول بضم فا و زیادتی واؤ معروف بعد
عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور
وجہ سے وجوہ اِسم ثلاثی کے لئے انہین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا
کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس
اور فلوس ہے پانچوان وزن افعلہ بفتحۂ الف زائد وکسر عین و فتح لام و زیادتی
ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ۔
اور عمود سے اعمدہ چھٹا وزن فعلہ بکسر فا و سکون عین و زیادتی ہا در آخر جیسے
غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ ساتوان وزن فعلان بکسر فا و سکون
عین و زیادتی الف و نون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے
اخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یای معروف سے
بدلجاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہہ وزن بضم
فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان آٹھوان وزن
فعلا بضم فا و فتح عین و زیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے
طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علماء اور خلیفہ سے خلفا نوان۔ وزن
فَعَلَہ بفتح فا و عین و لام و زیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے
غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع

آتا ہے جسکے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع مین یا مفتوح الف سے بدل جاوے گی اور آخر کی ہ ت پڑہی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہُداۃ **دسوان** وزن اَفعِلَا بہ فتح الف زائد وسکون فا وکسر عین وزیادتی الف بعد لام یہہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہی جو فعیل کے وزن پر ہو اور اوسکے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُسکی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین ولام کو ملاکر پڑہین گے جیسے حبیب سے احبّا اور شدید سے اشدّا **گیارہوان** وزن فُعُل بضم فاو عین یہہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہے جس مین تیسرا حرف حرف علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طُرُق **بارہوان** وزن فعل بکسر فا وفتح عین جیسے فرقہ سے فرق **تیرہوان**۔ وزن فعل بضم فا وفتح عین جیسے نقطہ سے نقط - یہہ دونون وزن بھی بجاے قاعدہ کلیہ کے ہین کہ جو کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اوسکی جمع فعل بکسر ہوگی جیسے محنت سے محن اور مِلّت سے مِلَل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے قدر اور امت سے امم اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ فارسی مین اکثر نہین آتے - **چودھوان**۔ وزن خاص چار حرف کے اسما کے لئی یا پانچ کے لئے ہے یہہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تا کہ فائدہ عام ہو **قاعدہ** یہہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اِسکے

اول کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اونکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف کو یعنے الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ ہوجائیگا جیسے مکتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسیطرح مصدر سے مصادر اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہو گا تب بھی جمع اسیطرح بنے گی اور پانچوان حرف گر جاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے مکارم اور اس قاعدہ مین تین باتونکا یاد رکھنا چاہیئے اول یہہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہوجاوے گا جیسے اعلے سے اعالی اور ادنے سے ادانی دوسرے یہہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبلِ آخر ایک ی زیادہ ہوگی جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی ی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اوستاذ سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واو ہوجاویگا جیسے طالب سے طوالب اور میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ اس قاعدہ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہہ مین وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اوس مین مذکر و مؤنث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہی خواہ اوس کی ہ مختفی

ہو یات پڑہی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقایق اور جرمیہ کی جرایم اور حقیقت کی حقایق اور فضیلت کی فضائل اور یہہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہوگیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیے تنبیہ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہے تو مراد یہہ ہوتی ہے کہ اس کی جمع تکسیر بتاؤ پس جواب مین جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیے۔

بیان تثنیہ

فارسی مین سوائے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ دو کے واسطے بھی مستعمل ہے اور وہ مفرد مین الف اور نون یا یای ماقبل مفتوح اور نون لگانے سے بنتا ہے جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی والے ی کے ساتھ بہت بولتے ہین اور کبھی دو قسم کے لفظونکو ایک قسم فرض کرکے ایک لفظ کا تثنیہ تغلیباً کر لیتے ہین اور دو مراد ہوتے ہین جیسے والدین پدر و مادر کے لئے اور قمرین ماہ و خور کے لئے اور مشرقین مشرق و مغرب کے لئے اور جس اسم کے آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا ی ہو تو تثنیہ مین واو یا ی ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعائین اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یاء ساکن ہوتی ہے جیسے حسن کی تصغیر حُسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فعیلل انھین حرکات گذشتہ

اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہین اگر چار سے زاید ہون جیسے مکتب سے مکیتب اور مصدر سے مُصَیدر اور عندلیب سے عنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہو گا تو تصغیر مین واو سے بدلجاویگا جیسے خادم سے خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہو گا تو اوسکی جگہہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفیتیح

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان مین

واضح ہو کہ اس باب مین مشہور اور سلیس امثال بیان کیجائین گی۔

امثال الف

آب آمد تیمم برخاست۔
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز برود۔
آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد۔
آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکدست۔
آب شیرین و مشک گندہ۔
آب ندیدن موزہ کشیدن۔
آب و آتش راچہ آشنائی۔
آتش چو در پنبہ افتد تر و خشک نداند۔
آتش دوست و دشمن نداند۔
آتش زن در خانہ کہ دودش کسے نہ بیند۔
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن
و بچہ اش نگاہداشتن کار خردمندان نیست
آخر پیری وداع عمرست
آخر سائیسی گاہ فروشی ست
ع آخر طریق دولت چالاکی ست و چستی۔
آخر گند پوست بہ دباغان ست۔
آدم با آدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد۔
آدم خوب حکم عنقا دارد
آدم خوش سودا شریک مال مردم است۔
آدم را گندم بہشت نسازد۔
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت۔
ع آدمی را آدمیت لازم است
ع آدمی چشم حال نگر۔

آرزو عیب نیست

آزاد مرد خدا ست + آزادگان تہیدست اند۔

آزردن دل دوستان جہل ست۔

ع آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را۔

آزمودہ را چہ آزمائی۔

آزمودہ را نباید آزمود۔

آزمودہ کار بازی نخورد۔

ع آسان گرود بر انچہ ہمت بستی۔

ع آسودہ کسے کہ خر ندارد۔

آش مردان دیر مے پزد۔

ع آشنا را حال اینست وای بر بیگانہ۔

آشنا نساخت بیگانہ کے سازد۔

آشنائی روشنائی۔

آشنائی ملا تا سبق۔

آفتاب را بگل نتوان اندود

آفت ہمسایہ بہمسایہ میرسد۔

ع آفرین باد برین ہمت مردانہ او۔

ع آلو چو بآلو نگرد رنگ بر آرد۔

آمدن بارادت رفتن باجازت۔

ع آنانکہ غنی ترند محتاج ترند۔

ع آن بلا نبود کہ از بالا بود۔

آن دکان برچیدہ شد + آن دفتر گاو خورد۔

آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک۔

ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند۔

ے آنکہ شیران را کند روبہ مزاج۔

احتیاج ست احتیاج ست احتیاج

ع آواز دہل شنیدن از دور خوش ست۔

ع آواز سگان کم نکند رزق گدا را۔

ع آواز گدا رونق بازار کریم ست

آوازۂ مرگ زود میرسد۔

آہستہ بگو دیوار ہم گوش دارد۔

آہن کہنہ را بحلوا دہ۔

آئینہ داری در مجلس کوران۔

ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند

ع ابر میخوا ہندستان خانہ گو ویران شود +

ابروی ہلال بوسمہ آسمان سبز نشود

ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد۔

ابلیس رفت و خباثت بگذاشت۔

اجل سگ که آید بمسجد خواب کند۔
اجل سگ که میرسد نان چوپان میخورد۔
اختلاط زیاده بر آشنائی۔
ادب آب حیات آشنائی ست۔
ارزان بعلت گران بحکمت۔
از آتش او گرم نشدم واز دود او سوختم۔
ع از ابر سیه باشد افزونی بارانها۔
از اسپ فرود آورده بر خر نشاند۔
از برای یک شکم منت دو کس نتوان کشید۔
از بیضه خاکی چوزه نبرآید۔
از بیم باران زیر ناودان میگریزد۔
از پای لنگ چه سیر واز دست گرسنه چه خیر۔
از پسر ناخلف دختر بهتر۔
از تو حرکت از ما برکت۔
از تو نازے از من نیازے۔
از چشمه آفتاب جز تشنگی نتوان یافت۔
ع از خدا شرم دار و شرم مدار۔
از خردان خطا واز بزرگان عطا۔
از خرس موے بس ست۔

از درویشان برگ سبزے۔
ع از دل برود هر آنچه از دیده برفت
از دور دست بر آتش میگذارد۔
ع از دوست یک اشارت واز ما بسر دویدن
از ریش کنده بر بروت لبست
از سوزن گر آهن نمیتوان خرید۔
ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد۔
از فریاد خر کسے نرنجد۔
ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب۔
از قاضی دو کس راضی نشوند۔
از کفچه مار حلوا نتوان خورد۔
ع از کوزه همان برون تراود که در واست
از گره چه میرود۔
از گریه ماتم گل سوری نروید۔
ع از گوشه بامے که پریدیم پریدیم
از ماست که بر ماست۔
از مردی و نامردی فاصله یک قدم ست۔
ع از مکافات عمل غافل مشو۔
از هر جا که سنگ آید بالاے سنگ آید۔

از یکدست صدا بر نیاید۔

اسپ چوبین راہ نمیرود۔

اسپ داروغہ جو نمے خورد۔

ع اسپ وزن و شمشیر وفادار کہ دید۔

استاد در سبق طعام در طبق۔

استخوان سوختہ را سگ نہ بوسد۔

اشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند۔

اشتہای مردان زیر دندان۔

اصفہان نصف جہان۔

ع اصل بد از خطا خطا نکند۔

اطلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود۔

اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا چیزے خورم کہ عقل مرا بخورد۔

افزونی نوالہ برائے سیرے شدن ست

اگر بکار شغال روی سامان شیر کن۔

اگر خرے بود قاضی نمیشد۔

اگر در دل خونابہ باشد دیدہ تر اود۔

ع اگر ساقی تو باشی میتوان خورد۔

اگر قارورہ پاک ست از طبیب چہ باک۔

اگر مورچہ بسر سلیمان رود عیبش نگیرند۔

اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد۔

اگر ہوس ست ہمین قدر بس است۔

اگر ہمہ آتش شوی غو در البسوزی۔

اگر یار اہل ست کار سہل ست۔

اللہ بس باقی ہوس۔ اللہم یک یک

امروز داری بخور غم فردا مخور۔

امروز را فردا در پے ست۔

ع امشب ہمہ شب کچہ زدی حلوا کو۔

انتظار بدتر از مرگ است۔

ع آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم۔

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگری مپسند۔

آنچہ در دل ست بر زبان میآید۔

آنچہ در بغداد ست گرد سر خلیفہ۔

آنچہ در دیگ ست بکچہ مے آید۔

ع آنچہ نصیب ست بہم میرسد۔

اند کے جمال بہ از لب یار ہی مال۔

انگشت کاسب کلید روزی ست و دست

بے ہنر کفچہ گدائی۔

ع انگور ز انگور ہمیگیرد رنگ۔

او داند و کار او داند۔
اول بآخر نسبتی دارد۔
اول بچش بعد ازان گوئی نمک ست۔
اول بسم اللہ غلط۔
اول بہا شناس بہا + اول پیالہ و درد۔
اول خویش بعدہ درویش۔
ع اول شب میکشد مفلس چراغ خویش را۔
اول طعام بعدہ کلام۔
ایاز قدر خود بشناس۔
ای باد صبا اینہمہ آوردۂ تست۔
ع ای روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔
ع ای زفرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش۔
ایلچی را چہ زوال۔
ع این خانہ تمام آفتاب ست۔
ع این را بکسی گو کہ ترا نشناسد۔
ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔
این گل دیگر شگفت۔
ع اینہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر۔
ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

امثال بای موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی۔
با ادب بانصیب بی ادب بی نصیب۔
ع با تنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است۔
ع با درد کسی رسد کہ دردی دارد
ع با درد کشان ہرکہ در افتاد بر افتاد۔
بادنجان ارزان است لیکن خرجکی دارد۔
بادنجان بد را آفت نمیرسد۔
ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا۔
بازار مصطفیٰ خریدار خدا۔
بازو[له] پریدن بہ از دست پریدن۔
ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ۔
باغبان را وقت میوہ گوش کر میباشد۔
باغ و بوستان لائق دوستان۔
باقی داستان شب فردا۔
ع با کافر و مسلمان بنشین و صلح کن۔
ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد۔
با مغلوب مردی بہ لشکر بتر شد۔
باندازہ گلیم پا دراز کن۔

[له] بازو پریدن علامت معانقۂ دوست است و دست پریدن نشان صرف کردن زر است ۱۲

باہر کہ راست آید از چپ و راست آید۔
ع باہمین مردمان بباید ساخت۔
ع باہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست۔
ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد
ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔
بہ بہانہ بچہ مادر میخورد۔
بت پرست را در کعبہ دیو گیرد۔
ہ بہ تمنای گوشت مردن بہ
کہ تقاضای زشت قصابان
بت باشی نقش دیوار۔
بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد۔
بچہ در شکم و نامش مظفر۔
بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد۔
بخشندہ آب است کہ ہر چہ بیابد تر کند۔
بدروز ہم روزی میخورد۔
بدعا گربہ باران نمے بارد۔
ع بدگہر با کسے وفا نکند۔
ہ بدی را بدی سہل باشد جزا۔

اگر مردے احسن الے من اسا۔
بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند۔
ع برات عاشقان بر شاخ آہو۔
(حصہ ۱۲ — پریشان ۱۲)
برائے ماسر خرے ہم رسید۔
برای کوری ابلیس سایہ گرد رسول نگردد۔
ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس۔
ع بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد۔
ع بر عکس نہند نام زنگی کافور
برق زدہ را کافور چہ سود۔
ع برگ سبز ست تحفہ درویش۔
بز را غم جان قصاب را غم پیشہ۔
ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند۔
ہ بزرگش نخوانند اہل خرد
کہ نام بزرگان بزشتی برد
ع بزرگی بایدت بخشندگی کن۔
بزرگی بعقل ست نہ بسال۔
بزرگی طفل از ادب ست۔
برگ ممیر کہ بہار مے آید۔

ع بزکه گرگین شد از گله بدر باید کرد۔

بز مرده و شاخ زرین + بزیا بهای بز۔

بعد از رنج راحت است۔

ع بقدر مال باشد سر گرانی۔

بکاہل کاری مفرما پند پیرانه بشنو۔

بگفتن آتش دہن نسوزد۔

بلاے طویله بر سر میمون۔

س بلبلا مژدۂ بہار بیار
خبر بد به بوم شوم گذار

ع بلقمان حکمت آموزی چه حاجت۔

بلیناس حکیم در قیصریه حمامے ساخته بود
که با فروختن چراغ گرم میشد۔

ع بے میوہ ز میوہ رنگ گیرد۔

بمرگش گیر تا به تپ راضی شود۔

ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست۔

بندگی بیچارگی۔ بندہ درگاہ تا در ہمراہ۔

ع بنگر که چه میگوید منگر که میگوید۔

س به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ به سیخ

بود ہم پیشه با ہم پیشه دشمن۔

بوزنه را با درودگری چه کار۔

بوزنه بتقلید آدم انسان نمیشود۔

بوسه به پیغام راست نیاید۔

بوی مشک پنہان نمیماند۔

بہر زمین که رسیدیم آسمان پیداست۔

س بہر کارے که ہمت بسته گردد
اگر خارے بود گلدسته گردد

ع بہر یک گل منت صد خار باید کشید۔

ع بہشت آنجا که آزارے نباشد۔

ع بے زری کرد بمن ہر چه بقارون زر کرد۔

بے زر بے پر۔

بیکدست دو ہندوانه نگنجد۔

بیگنه از درہ عمر نترسد۔

بے نان توان زیست بے آب نتوان زیست۔

بے مے مست است۔

امثال پ۔ فارسی

ع پاجی بطواف کعبه حاجی نشود۔

ع پای پیش آمدست و پس دیوار۔

پاے چراغ تاریک است۔

ہ پای در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پختہ پنیر و نان خمیر۔

ع پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است۔

ع پراگندہ روزی پراگندہ دل۔

پر چشمے غربال از پر دلی آسیا۔

ع پرستارزادہ نیاید بکار۔

ہ پس از سی سال اینمعنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجانست بورانی

پس خوردہ سگ سگ را شاید۔

ع پسر کہ بدگہر افتد پدر چہ کار کند۔

پس ماندہ گاو را اجر باید داد

ہ پسر نوح بابدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد

پشت بام راندن و دزدی۔

ع پشہ چو پر شد بزند پیل را۔ پنج انگشت برابر نیست

پہلوان زندہ خوش ست۔

پیچش مار از کجروی خود ست

پیران نمی پرند مریدان مے پرانند۔

پیر شو و بیاموز۔

پیر من خس ست اعتقاد من بس ست۔

ع پیر من ہر چہ کند عین عنایت باشد۔

ع پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔

پیری و ہزار عیب

پیش از عید بمصلا میرود۔

پیش از مرگ واویلا۔

پیش دروغگو ہر کس لاجواب ست

پیش زبان کوتلے نیست

پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو۔

پیغمبر اول دعا براے خود کند۔

ع پیل در گل ماندہ را نشہ پیل باید تا کشد۔

امثال تاے فوقانی

تا از سر چیزی نخیزی بر سر چیزے نرسی۔

ع تا بہ بینیم کہ از غیب چہ آید بیرون۔

ہ تا بہ دکان خانہ در گردی
ہرگز ای خادم آدمی نشوی

تا تریاق از عراق آورده شود مارگزیده مرده شود

ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم -

تاج محمد قرة العین مومنانست -

ع تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون -

ہ تا خود نرسد وعده هر کار که هست
سودی نکند یاری هر یار که هست

ع تا در میانه خواسته کردگار چیست -

ع تار پیری و پود مرگ یک ست -

تارک خواب فرشته است -

ع تا ریشه در آب ست امید ثمری هست

تاریکی شب سرمهٔ چشم کور موش است -

تاریکی داستارهٔ ابرو -

تا سال دگر مے که خورد زنده که ماند -

ع تا شب نروی روز بجاے نرسی -

ع تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد -

تا مار راست نشود بسوراخ نرود -

ہ تا مرد سخن نگفته باشد
عیب و هنرش نهفته باشد

ع تا نباشد چیزکے مردم نگوید چیزها -

ع تا نفس باقیست راه زندگی هموار نیست -

ع تا یار کرا خواهد و میلش بکه باشد -

تبدیل ذائقه مضائقه ندارد -

تخم تاثیر صحبت اثر -

تخته تخت یا تخته تابوت -

ترا آب مے برم و تشنه مے آرم -

ترازو خسیس ست هر سو که زیادتی یافت
سر فرود آورد -

ترازو همه دو سر قلب -

ترازوی زهره از گرانی ستارگان نشکند -

ع تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبدست

ترسان دل را چه پری و چه عفریت -

ترکی تمام شد -

تشنه در خواب هم آب مے بیند -

ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان -

تعریف زیاده بدتر از دشنام -

تعظیم صاحب خانه کردن پنبه از ریش
حلاج برداشتن -

تعظیم کارگران معاف -

تقویم پارینه بکار نیاید۔
ع تکبر عزازیل را خوار کرد۔
ع تکیه برجای بزرگان نتوان زد بگزاف۔
ع تندرستان را نباشد درد ریش۔
تنور تا گرمست نان توان بست۔
تنها پیش قاضی روی راضی آئی۔
تواضع دو سر دارد۔
ع تواضع ز گردن فرازان نکوست۔
توانگری بدلست نه بمال۔
توبه برائے شکستن ست۔
ع توبه فرمایان چرا خود توبه کمتر میکنند۔
ع تو پاک باش برادر مدار از کس باک۔
تو دانی و کارت۔
تو که اینقدر از خواب مخطوظی چرا نمی میری۔
ع تو مرا دل ده و دلیری بین۔
تهیه ست روسیاه۔ تیر آخر بجگر کافر۔
تیر چرخ را کمان چرخ باید۔
برج قوس ۱۲
ع تیر چون تر شود کمان گردد۔
تیشه برا با تراش کارست خواه عود پیش
آید خواه سپیدار۔
تیشه گر مقبل ست و رسن تاب مدبر۔
ع تیغ کج را نیام کج باشد۔

امثال ثاء مثلثه

ثابت شدن بدست قاضی۔
ع ثابت قدم بگفت کسے بد نمے شود۔
ثواب راه بخانه صاحب خود میبرد۔
ثواب روزه بیعذاب آن روزی نشود۔

امثال جیم

جامه باندازه تن باید دوخت۔
جان گرو جامه گرو۔ جنگ دو سر دارد۔
جاهل ملتبس شتریست زیر جبّه۔
جائے استاد خالی ست۔
جائے امید خالی ست۔
ع جائے بنشین که بر نخیزی۔
ع جائے خر بستن تو اینجا نیست۔
جائے که حسین تشنه میرد اگر بریزید
باران لعنت بارد جائے آن باشد۔
جائے که شاهین چنگ زند پای کبک

در رقص نه خیزد۔
جائیکه کمان رستم باشد باران تیر
بهمن هم تواند بود۔
جگر جگر ست و دگر دگر۔
جنس از جنس آسیب نه بیند۔
ع جواب جاهلان باشد خموشی۔
جوز بشکن و طالع بین۔
جو فروختن و گندم نمودن۔
جوهر آنست که نسوزد و روشن شود۔
جوهری که آب مروارید در چشمش فرود
آمده باشد مروارید را کے بیند۔
ع جوے طالع ز خروارے هنر به۔
جوینده یابنده۔
ع جهاندیده بسیار گوید دروغ۔
ع جهد نما تا که بجائے رسی۔

امثال جیم فارسی

ع چاره نیست درین واقعه الا التسلیم۔
چاشت خور بدتر از میراث خورست۔
چاه بیژن از زندان ضحاک کم نیست۔
چاه کن را چاه در پیش۔
چشم از روے دوستان روشن شود
نه از باغ و بوستان۔
چشم دوستان روشن۔
چشم را گل بدتر از خارست۔
چشم فلک در میان سرست۔
چشم کرم در عیب مکفوف است۔
چشم ما روشن دل ما شاد۔
ع چشم مور و پاے مار و خیر ممسک را که دید۔
چراغ پاے خود روشن ندارد۔
ع چراغ را نتوان دید جز بنور چراغ۔
چراغ روشن مراد حاصل۔
ع چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا۔
ع چراغ مفلسان نورے ندارد۔
ع چراغ مقبلان هرگز نمیرد۔
چراغ وقت مردن خانه روشن میکند۔
چرا کارے کند عاقل که باز آید پشیمانی۔
چربی از سنگ بر نمے آید۔
چغندر کاشتم زردک بر آمد۔

چه کند بینوا همین دارد۔
ع چه کنم چشم آسمان کورست۔
ع چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند۔
چندین هزار شکل برائے اکل۔
ع چو احمق در جهان باقیست مفلس در نمیماند۔
ه چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نه کهه را منزلت ماند نه مه را
ه چوب تر را چنانکه خواهی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست
ع چو بر گردد فلک کچکول سازد تاج شاهی را
چوب هر چند سنگین ست آب فرو نرود۔
ه چو پیروز شد دزد تیره روان
چه غم دارد از گریه کاروان
ع چو تیر از کمان رفت ناید به شست۔
ع چو شد زهر عادت مضرت نه بخشد۔
ع چو فردا رسد کار فردا کنم۔
ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
چوگان تواضع گرد گو می برد گوی سخت
سری گردد سزد نشیها خورد۔

ع چو مه به هاله نشیند دلیل باران ست
ع چو میدان فراخ ست گوی بزن۔
ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔
ع چو نام سگ بری چوبی بدست آر۔
چون از گلو فرو رفت چه حلوا چه زهر۔
چون برجیس را روز بد آید در کشت۔
عطارد خوشه چیند۔
ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر۔
چون سنگ را معرفت باشد زر پیش او سر فرود آرد
ع چون قضا آید طبیب ابله شود۔
چون کار از دست رفت پشیمانی چه سود۔
ع چون گوش روزه دار بر الله اکبر است۔
چهار یار را چهار روز آزمایند و دو یار را دو روز۔
ع چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان
ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار۔
چه خوش جرا نباشد۔
ه چه خوش گفته ست سعدی در زلیخا
الا یا ایها الساقی ادر کاسا وناولها
ع چه مردے بود کز زنے کم بود۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔
ع چیزی بدہ درویش را چیزی مگو درویش را
چینی شکستہ صدا نمیکند
چیزی کہ نیابی مجو۔ چین ابرو نمیتوان دید۔

امثال حای مہملہ

ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را۔
حاجی حاجی را در مکہ مے بیند۔
حاضر را لقمہ غائب را تکبیر۔
حاکم تمام گوش باید۔
حبذا خانہ خود اگر تمام گلخن ست۔
ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر۔
حرام خوردن و شلغم۔
ع حرف بد بر زبان بد باشد۔
ع حرف حق بر زبان شود جاری۔
حرف میماند وقت نمیماند۔
حریف حریف را مے شناسد۔
ع حریف باختہ با خود ہمیشہ در جنگ است
حساب دوستان در دل۔
حق بحقدار رسید۔
حکایت از مثل ہمثیل شود۔
ع حکم حاکم قبول باید کرد۔
حکم حاکم مرگ مفاجات
حکیمے را پرسیدند دوست چیست گفت
اسمے ست بلا مسمے۔
حلوا خوردن را روے باید۔
ع حلوا گفتن دہن نسازد شیرین۔
حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن۔
حیف کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران
جاے ایشان گیرند۔
حیلہ رزق بہانہ موت

امثال خای معجمہ

ع خاک از تودہ کلان بردار۔
خاک در عزیزان آسایش دیدہ مشتاقان ست۔
ع خاک عمل از جبیں معزولی بہ
خاک غربال را نشاید و خشت آسیا را۔
خالی دست روسیاہ۔
خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست۔
خاموشی علامت رضاست۔

خانه بر دوش یک بینی و دو گوش -

خانه تنگ روزی فراخ -

خانه جدا گور جدا -

خانه خالی را دیو میگیرد -

خانه شیشه را سنگے بس است -

ع خانه درویش را شمعے به از مهتاب نیست -

خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب -

خبر خضر همه معتبر -

خدا را ندیده اند بعقل شناخته اند -

خدا داری چه غم داری -

خدا که میدهد نمی پرسد تو کیستی -

خدا می بیند و می پوشد همسایه نمی بیند و میخروشد

خدا ندهد سلیمان کے دهد -

ع خدائیکه دندان دهد نان دهد -

ع خر ار جل اطلس بپوشد خر است

ه خر ازا کسے در عروسی نخواند
مگر آنزمان کاب و هیزم نماند

خر بار بر به از شیر مردم در -

خر بسته بهتر اگر چه دزد آشنا باشد

خربزه بخور ترا به فالیز چه کار -

خربزه شیرین کم بختی نوکران -

خربزه شیرین نصیب شغال است -

خر خالی یرغه میرود - خر خفته جو نمیخورد -

خر خواجه خر من خواجه -

خر را خدا شاخ نمیدهد -

خر را دو گوش گواه بس است -

ع خرس در کوه بو علی سینا است -

ه خر عیسے اگر بمکه رود + چون بیاید هنوز خر باشد +

ع خر عیسے بآسمان نرود -

ع خر قیمت زعفران چه داند

خر که پشت طاوس مینماید -

خر که جو دید کاه نمے خورد -

خرگوش دم بریده را نمیخرند -

خرما پوست به از مغز -

خر همان خرست اما پالانش دیگرست -

خرے بیفتاد و خیکے بدرید -

خرے که از خری بماند دم و گوشش باید برید -

خس کم جهان پاک -

ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔

س خلاف رای سلطان رای جستن
بخون خویش باید دست شستن

خلق خدا ملک خدا۔

خندۂ گل گریۂ گلاب بار آرد۔

خندۂ مردم از شادی باشد و خندۂ بوزنہ از غم۔

ع خواب یک خوابست و باشد مختلف تعبیرہا۔

ع خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش۔

ع خواجہ داند بہاء شاخ نبات۔

خواجہ سرا اگر ولی ست ماد بخطا۔

ع خوب شد اسباب خود بینی شکست۔

خودپسند پسند خلق نباشد۔

ع خودپسندی جان من برہان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط۔

خود فضیحت دیگران را نصیحت۔

خود کردہ را چہ درمان۔

خوردہ نہ بردہ الوای درد گردہ۔

خورشید روے ہمہ سیاہ بیساند و روی ماہ سپیدہ

ع خوش آمد ہر کرا گفتی خوش آمد۔

ع خوشحال کسانیکہ بہر حال خوش اند

خوشخو خویش بیگانگانست بدخو۔

بیگانہ خویشان۔

ع خوش سخن باش تا امان یابی۔

خوشہ یک سر دارد۔

خون را آب شویند خون را بخون نشویند۔

خون حسن و حسین دم الاخرین نیست

س خوی بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

ع خوی بد را بہانہ بسیار۔

خویشی بخوشی سودا برضا۔

امثال دال مہملہ

داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سر مار۔

دامن پاک را کہ با دامن آلودہ بندد۔
پاک ہم پلید شود۔

دانا باشارت ابرو کار کند۔

دانشمند را دست کوتہ بہ از دستار دراز۔

دایہ مہربان تر از مادر ست۔

ع در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند۔

در تو میگویم دیوانه تو گوش کن -

در بلا بودن به از بیم بلا -

ع در بیشه گمان مبر که خالی ست -

در جنگ حلوا بخش نمیکنند -

در خانه آرد نے و در کوچه دو تنور -

ع در خانه اگر کس ست یکحرف بس ست -

در خانهٔ بینوا چه پنج چه شش -

در خانهٔ خدا دایم بازست -

ع در خانهٔ مور شبنمی طوفان ست -

درختی که ازو بهی بکسی نرسد به لے آبی خشک به -

ه درختے که اکنون گرفت ست پاے
به نیروی شخصے برآید زجاے

ه دردا که طبیب صبر مے فرماید
واین نفس حریف را شکر میباید

ع درد بکش تا بدواے رسی -

ع درد را پیش درد مند بگو -

درد را خدا بدوستان خود میدهد

درد دل دردی ست - درد سر کمتر بهتر -

ع درد عاشق به نه مدارای طبیب -

ع درشتی و نرمی بهم در به است

ع در عفو لذتیست که در انتقام نیست

در قصص انبیا مضاحک نگنجد -

ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست

در که میکوبی و خانه که میپرسی -

ع درمان بکسے رسد که درد ے دارد

در مقام تشنگی هزار مروارید بقطره آبے نیرزد -

در نیستی مردن به که حاجت پیش کسے بُردن -

درودگر نے سرزنش کار نکند -

درودگر تیشه بپاے خود میزند -

دروغگو را تا بدر خانه باید رسانید -

دروغگو را حافظه نباشد -

دروغگو هر جا ذلیل - ع دروغے را جزا باشد دروغے

دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز -

ع درویش صفت باش و کلاه تتری دار -

ع درویش هر کجا که شب آمد سراے اوست

درویشے زوال نه بیند -

در هفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور بنوازد

ع دُرِ یتیم را همه کس مشتری بود -

ع دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون۔
دزد باش و مرد باش۔
دزد جوانمرد بہ از بازارگان بخیل۔
ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانہ را۔
ع دزد راہے رود صاحب کالا راہے۔
ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد۔
دزد ناگرفتہ سلطان ست۔
دست بکار و دل بیار۔
دست بر آسمان نتوان رسانید۔
دست بے ہنر کفچہ گدائی ست۔
دست پیشین را بدل نیست۔
دست جوانمرد بجہت دادن خارد و کف۔
بخیل برائے ستدن۔
دست خود دہان خود۔
دست دست اول ست۔
دست دست را مے شوید و ہر دو دست رو را
دست را دست مے شناسد۔
ع دست زیر سنگ را آہستہ میباید کشید۔
دست شکستہ وبال گردن۔

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند
دست کوتہ و کلہ دراز۔
ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست۔
ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔
دشمن دانا بہ از دوست نادان۔
ع دعای گوشہ نشینان بلا بگرداند۔
ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔
دلا خوش باش نان ما بروغن افتاد۔
ع دل بدست آور کہ حج اکبرست۔
دل تاریک را جان روشن نبود۔
دل را با دل راہ است۔
دل را بجز دلدار نباید داد۔
دل ناخواستہ عذر بسیار۔
دلیر تیغ را کار فرماید و عنین زبان را۔
دم عیسے در زندگانی در نگیرد۔
دندان زدن شیر شغال را مبارک و آہو را شوم۔
دندانے کہ درد کند بایدش کند۔
دنیا بیک قرار نیست۔ دنیا پنجروزہ است۔
ہ دنیا خوابے ست زندگانی وروی۔

خوابیست کہ در خواب ببینی آنرا۔
دوائے غضب خاموشی است۔
ع دو دل یک شود بشکند کوہ را
دورنگی سیب از سیہ درونی اوست۔
ف دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی
دوستان در زندان بکار آیند کہ بر سفرہ۔
دشمنان ہم دوست نمایند۔
دوست شاد دشمن پامال۔
ع دولت تیز را بقائے نیست۔
ع دولت دران سرست کہ از میہمان پرست۔
ع دولت نہ بہ خدای کس را بغلط۔
دو مرغ جنگ کنند فائدہ بہ تیر گر۔
دو بندہ باد دست کہ دریا و کوہ را سہل گیرد۔
دہ خراب خراج ندارد۔ دہ ویران چراغ ندارد۔
دِہ در دنیا ستان در آخرت۔
دہ درویش در گلیمے بخسپند۔
دہ مے بینی و فرسنگ مے پرسی۔
ع دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ۔

دہن مخالفان نتوان بست۔
ع دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را۔
دیدہ نہ شنید گواہ گردید۔
ع دیدہ را نا شنہ بہ از ناخن۔
دیدہ سخت را سخن بشکند چنانکہ بادام را سنگ۔
دیر آمدن زود رفتن۔ دیر آید درست آید۔
دیر گیر و سخت گیر۔
ع دیگ سیہ جامہ سیہ میکند۔
ع دیو بگریزد ازان قوم کہ قران خوانند۔
ع دیو خوشخلق بہ از حور گرہ پیشانی۔
ع دیو ہمان بہ کہ بود اندر بند۔
ع دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند۔
دیوانہ بکار خود ہشیار۔
دیوانہ را ہوئے بس است۔

امثال ذال معجمہ

ذرہ را با خورشید چہ نسبت۔
ذوالفقار علی در نیام بنا شد۔
ع ذوق چمن ز خاطر بلبل نمیرود۔
ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزار آبرو۔

امثال راء مہملہ

ع راز دل جز بیار نتوان گفت۔
ع راز خود با یار خود چندانکه بتوانی مگو۔
راستگوئی در رزق خود خلل۔
راستگو را ہمیشه راحت در پیش است۔
راست و دروغ برگردن راوی۔
ع راستی را زوال کے باشد۔
ع راستی موجب رضای خداست۔
راه بزن اما راه خدا به بین۔
رد بنده خریدار خدا۔
ع رزق را روزی رسان پر میدہد۔
ع رسیده بود بلای ولے بخیر گذشت۔
س رشته در گردنم افگنده دوست
مے برد ہر جا که خاطر خواه اوست
رضاے مولے از ہمه اولے۔
ع رموز عاشقان عاشق بدانند۔
ع رموز مصلحت ملک خسروان دانند
رنجش خر از راحت پالانگ ست۔
رندان را رندان مے شناسند۔

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چه کار۔
ع رندی و ہوسناکے در عہد شباب اولے
رنگ رو باخته رنگریزی میکند۔
رنگریز بریش خود درمانده۔
رنگریزی ماه قصب رازیان دارد۔
روباه را گفتند پوستین پوشی گفت آنچه
پوشیده ام بمن بگذارید۔
رو بروی بودن به از پہلو بود
ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم۔
روز نو و روزی نو۔
روز شنبه بجهود ارزانی۔
ع روزی بقدر ہمت ہر کس مقرر است۔
روستائی را عقل از پس مے آید۔
روستائی بزبان خود گویائی۔
روشنائی عرب از نور محمد بود نه از شعله بولہب۔
رونده کسے ست که قدمے دارد۔
سالک ۱۲ در راه خدا ۱۲
روے دروغگو سیاه۔
روی شایسته مرہم دلہاے خسته۔
رویش ببین حالش مپرس۔

روے مفلسی سیاہ۔

ع رہ راست برو اگرچہ دور ست۔

ع ریاضت کش بباد امے بسازد۔

ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت۔

امثال زاے معجمہ

زبان پاسبان سر ست۔

زبان خلق نقارۂ خدا۔

ع زبان سرخ سر سبز میدہد برباد۔

زحل ہندی از ترکی مریخ نہ ترسد۔

ع ز دریا مے کشد صیاد دام آہستہ آہستہ۔

ع زدیم بر صف رندان وہرچہ بادا باد۔

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔

ع زر دادن و درد سر خریدن۔

زر سفید براے روز سیاہ است۔

زر کار کند مرد لاف زند۔

ع ز صد تیر آید یکے بر نشان۔

ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔

زمانہ سفلہ پرور ست + زدہ را میتوان زد۔

ع ز مرگ خر بود سگ را عروسی۔

ع زمین ترکید پیدا شد سر خر۔

زمین سخت آسمان دور۔

ع زمین شور سنبل بر نیارد۔

زن از غانہ سرخرو شود و مرد از غزا۔

ھ زن بد در سرا ے مرد نکو۔

ہمدرین عالم ست دوزخ او۔

زن بیکار غر[1] شود یا بیمار۔

زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر۔

زندگی را عشق ست۔

زن مرد وش بہ از مرد زن وش۔

ع زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ۔

زور بر خر نرسد دہ بپالانش۔

ع زور بر گاؤ نالہ بر گردون۔

ع زہی مراتب خوابی کہ بہ ز بیداریست۔

زیارت بزرگان کفارہ گناہ۔

ع زنہار از قرین بد زنہار۔

امثال سین مہملہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا۔

سال گذشت حال گذشت۔

[1] غر بالفتح و تخفیف در فارسی زنان قحبہ را گویند - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

سایہ ہما برائے دولت و علا جویند نہ برائے دفع گرما۔
ع سبزہ بر سنگ نروید چہ کنہ بارانرا۔
سخت زنی سخت خوری۔
سخن از سخن خیزد۔
سخن بد آواز گنبدست۔
ع سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار۔
سخن راست از دیوار ہم بشنو۔
سخن راست تلخ مے شود۔
سخن شنیدن بیخ دولت۔
سخی را در ہر دو عالم سر بلند۔
سخی و بخیل را سر سال برابرست۔
سر بریدہ بانگ نمے کند۔
ع سرکہ مفت از عسل شیرین ترست۔
سر مار کوفتہ بہ۔
سرو از راستی آزاد شد۔
سرودمستان یاد دہانیدن۔
سری کہ بار کسے نکشد باری باشد برگردن۔
سزای گرانفروش نخریدن ست۔

ع سطرہا کے راست آید چون کجی در مسطرست
ع سعی بسیار کفش پارہ کند۔
سگ از دکان آہنگر چہ خواہد برد۔
ہ سگ اصحاف کہف روزی چند
پئے نیکان گرفت مردم شد
سگ باش برادر خورد مباش۔
سگ بہفت دریا پاک نشود۔
سگ حضور بہ از برادر دور۔
سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس۔
سگ را بمسجد چہ کار۔
سگ را طوق گردن دائرہ دولتست۔
سگ زر و برادر شغال۔
سگ میر و قلیہ ترش۔
ع سگ گزندہ ہمان بہ کہ آشنا باشد۔
ہ سگے را چون کلوخے بر سر آید
زشادی بر جہد کاین استخوانست
ع سلام روستائی بے غرض نیست۔
سنگ آمد سخت آمد۔
سنگ زدن بر محل بہ کہ زر دادن غیر محل۔

سگ مفت و کلاغ مفت۔

سوال دیگر جواب دیگر۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت۔

سوزندہ آتش ست کہ ہرگز سرد نشود۔

سوزن عیسی را جز رشتۂ مریم در خور نباشد۔

سوز از گلہ دور۔

ع سوز باید مرگ را گو ساز بے آہنگ ہست۔

سیر را چہ غم گرسنہ۔

سیر نخوردہ ام کہ از بوی گندش ترسم۔

سیلی نقد بہ کہ حلوای نسیہ۔

سیمرغ دیگرست و سی مرغ دیگر۔

سیہ دلی دوات سر قلم را سیاہ کند۔

سیہ روئی آہنگر سرخروئی آہن ست۔

سیہ روئی زحل بیک دلو نتوان شست۔

سیاقت عطارد از روزنامۂ شمس روشن شود۔

امثال شین معجمہ

ع شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست۔

ع شاخے کہ بلند شد تبر خورد۔

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن۔

ع شاگرد رفتہ رفتہ باوستاد میرسد۔

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را۔

ع شاہان کم التفات بحال گدا کنند۔

ع شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال عنقا گردد۔

شب بسیار و شادی بکار۔ شب حاملہ فردا چہ زاید

ع شپر اگر وصل آفتاب نخواہد ٭ رونق بازار آفتاب نکاہد

شپرک پروانۂ شمع خورشید نشود۔

شتر ارزان ست اگر قلادہ در گردن نمیداشت۔

شتر اگرچہ مردہ بود پوستش بار دو خر است

ع شتربان در رو آنچہ خربندہ کشت۔

ع شتر در خواب بیند پنبہ دانہ۔

شتر صالح بہ از مردم طالح۔

شدنی شد گرچہ خواہد شد۔

شراب زدہ را شراب دوا ست۔

شراب مفت قاضی ہم میخورد۔

ع شرط ہمہ وقتی نبود لایق کشتی۔

شرم عثمان برای ایمانست نہ برای روزی۔

شعر فہمی عالم بالا معلوم شد۔

شکل درویش صورت سوال ست۔

ع شلغم پختہ بہ زنیقرۂ خام۔

شماتت دشمن بہ کہ سرزنش دوست۔

شمشیر مردان خالی نباشد۔

ع شمع را پشت و رو نمیباشد۔

ع شمع را ہر چند سر برند روشن تر شود

شملہ بمقدار علم۔

ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبری در کار نیست

ع شوی زن زشت روی نابینا بہ۔

ع شیر قالین دگر شیر نیستان دگر ست۔

ع شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکلست۔

شیطان خانہ خود را خراب نکند۔

امثال صاد مہملہ

صاحب خیر داخل خیر است۔

صاحب غرض مجنون مے باشد۔

صاحب کرم ہمیشہ مفلس۔

صباح خواستم کہ خضری بہ بینم خرسی دو چار شد۔

ع صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد۔

صبر مفتاح کارست۔

ع صحبت نیکان بدان را سود نیست۔

ع صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔

ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر ست۔

صد شکر کہ چقندر نبود۔

صدقہ دادن رد بلا۔

صد کلاغ را یک کلوخ بس ست۔

صد موش را یک گربہ بسند است۔

صفائی خانہ در آب و جاروب ست۔

صف مغلوب را ہوے بس ست۔

ع صلاح کار کجا و من خراب کجا۔

ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست

صلا نشد بلا شد۔

صلح اول بہ از جنگ آخر۔

صورت ببین حالش مپرس۔

صورت گرگ دیدن ہم مبارک و ندیدن ہم مبارک۔

ع صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد

امثال ضاد معجمہ

ضامن بدست کیسہ۔ ضرب ضرب اول

امثال طاء مہملہ

ع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

طامع ہمیشہ ذلیل است۔

طبیب مہربان از دیدہ بیمار مے افتد۔

طفل بمکتب نمیرود و لے برندش۔

طفل شکیب ندارد۔

طفلے را دامن مادر خوش بہشت ست۔

طفیل کدو کرم ہم آب میباید۔

طلعت زیبا بہ از خلعت دیبا

طمع دیدۂ ہوشمند میدوزد۔

ع طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی۔

طینت نے معنے سفاکی ست نے شراب۔

طوفان شیطان اللہ نگہبان۔

امثال ظاء معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان۔

ظاہر عنوان باطن است۔

ظرف شکستہ صدا نمے دہد

ظرفیکہ سگ لیسید باستعمال نیاید۔

ظلم ظالم باعث ویرانی اوست۔

امثال عین مہملہ

عارف بخود پر عارف است۔

عارف بخود غیر عارف است۔

عارف کہ نمود غیر عارف است۔

عاشق از پدر مہربان تر است۔

عاشق کور مے باشد۔

عاشقم اما نازِ معشوقی دارم۔

عاشقم اما تا کنار بام + عاشقی بس مشکل است

عاشقی را زر میباید نہ لاف۔

ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

عاقلان خوب میدانند۔

عاقلان در پے لفظ نشوند

عاقل باید کہ از دیگران پند گیرد۔

عاقل دو بارہ فریب نمیخورد۔

عاقل را اشارہ بس است۔

عبارت از نظیر نے نظیر شود۔

ع عجب عجب کہ ترا یاد دوستان آید

ع عدو شود سبب رزق گر خدا خواہد۔

عذر گناہ بدتر از گناہ۔
عروسی کہ بمن رسید شب کوتاہ شد۔
عروسے کہ روی خود پس غربال پنہان کند
بخیتش حاجت نیست۔
عزت ہر کس بدست آنکس ست
ع عشقبازی راز مجنون یاد میباید گرفت۔
عشق آمدنے بود نہ آموختنی۔
ع عشق ست و ہزار بدگمانی۔
عشق و مشک پنہان نمے ماند۔
عشق و واردات۔
عصاے پیر بجاے پیر۔
عصمت بی بی از بے چادری۔
عطاردی باید کہ تاب نزدیکی آفتاب آرد
عطاے او بہ لقاے او بخشیدم۔
ع علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد۔
علت برود عادت نرود۔
علم در سینہ نہ در سفینہ۔
علم شے بہ از جہل شے۔
علم غیب خاصہ خدا است۔

علم نجوم قیافہ روزگار است۔
علم و ادب بہر گدا نہ دہند۔
عمر دراز برای تجربہ است۔ عمر سفر کوتاہ۔
ع عمرش دراز باد کہ اینہم غنیمت است۔
عوان عو و سوزد و کشندہ دوزخ شود
عوض دارد گلہ ندارد۔
عیان را چہ بیان
عیب خود ہرگز کسے نمے بیند۔
عیبے بدین خوبی بدین خوبی۔
ع عیش را در جہان خزان دادند۔

امثال غین معجمہ

غربت دیدہ مہربان مے باشد۔
غرق شدہ را الفریاد چہ سود۔
غریب کور مے باشد۔
غریب ہر دل عزیز۔
غضب مرد محک اوست۔
غلام بکال نازد و آقا بہر دو۔
ع غلہ گرا ارزان شود امسال سید مشوم۔
غم فردا امروز نباید خورد۔
غم نداری بز بخر۔

غنچه از ترش روئی دلتنگ ماند۔
غنی هر چند کریم باشد سفره بر راه نمے اندازد
غواص بدریا چیزے دیده است که
بغورش فرو میرود۔
غوره مویز مے شود مویز غوره نمیشود۔
غول در بتخانه بند نمے شود۔
غیبت بدتر از زناست۔

امثال فا

ع فال نیکو بزن بهر کارے۔
فتراک جوانمردان دستاویز امید است۔
فراخ روزی را با قحط چه کار۔
ع فربهی چیزے دگر آماس چیزی دیگرست۔
فرمان بردار در اینده روزن۔
فریاد شغال و بال شغال۔ فرداکه دیده است؟
ع فریاد سگان کم نکند رزق گدارا۔
ع فکر زاهد دیگر و سودائے عاشق دیگرست
ع فکر هر کس بقدر همت اوست۔
فلفل را مبین که کوچک است۔

امثال قاف

قاضی بدو گواه راضی۔ قاضی برشوت راضی
ع قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی۔
قدر جوهر جوهری داند۔
قدر عافیت کسے داند که بمصیبتے گرفتار آید۔
ع قدر عیسے کجا شناسد خر۔
ع قدر نعمت ست بعد زوال۔
ه قدم نامبارک مسعود
گر بدریا رود برآرد دود
قران را از لوح زر چه زیب۔
قرض شوهر مردانست۔
قرض که از هزار گذشت نان و گوشت باید خورد
قرض مقراض محبت است۔
قسم برائے خوردن است۔
ع قضائے نبشته نباید سترد۔
قضیه زمین برسر زمین۔
قطب از جا نه جنبد۔
قفا زدن گردنکشانرا گردن زدن است
قفل بدریا نمیتوان زد۔
ع قلم اینجا رسید و سر بشکست۔

ع قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔
ع قناعت توانگر کند مرد را۔
قول مردان جان دارد۔
قہر درویش بر جان درویش۔
ع قیمت زعفران چہ داند خر۔

امثال کاف تازی

ع کار استاد را نشان دگر ست
کار امروز بر فردا مگذار۔
کار بچہ خام و عقل غلام کم۔
کار بکثرت است۔
کار تقدیر بہ تدبیر راست نیاید۔
کارد دستہ خود را نمے بُرد۔ کار را کار فرما کند۔
کار کباب ریگ خوردن است۔
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر۔
ع کاریکہ نہ کار تست زنہار مکن۔
ع کاریکہ نکو نشد نکو شد کہ نشد۔
کاستہ ہمسایہ دو پا دارد۔
ع کاذب ہمہ را بکیش خود پندارد۔
کالاے بد بریش خاوندش۔

کاہ در کاہدان نمے ماند۔
کاہے میخور دو راہے میرود۔
کجا آسمان کجا زمین۔
کج نشین و راست گو۔
کردنی خویش و آمدنی پیش
ع کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست۔
کرمے کہ مصحف خورد از و بالش چہ غم۔
ع کریمان دوست میدارند مہمان طفیلی را۔
کریم را صد دینار خرج میشود بخیل را ہزار۔
ع کس شنود یا نشنود من گفتگوی میکنم۔
ع کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب ست کہ زشت۔
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من۔
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است۔
ه کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
ه کس نیاید بزیر سایہ بوم
ور ہمان از جہان شود معدوم
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد۔

کفش دوز چرم آلودہ خاید و لقمہ پاک خورد۔
کفن دزد در شب از مردہ نترسد و روز از زندگان برد۔
ہ کلاغے تگ کبک در گوش کرد۔
تگِ خویشتن را فراموش کرد
کلند چاہ کن را آب دادن حاجت نیست
ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔
کم خرج بالا نشین۔
ہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز
کوتاہ خردمند بہ از نادان بلند۔
کور بچراغ احتیاج ندارد۔ کور بکار خود بینا است۔
کور چہ خواہد دو چشم۔
کور را بہ تماشای گلستان چہ کار۔
کور و نظر بازی۔ کوری بہ از نادانی۔
کوزہ گر از کوزہ شکستہ آب میخورد۔
کوزہ نو دو روز آب را سرد دارد۔
کوزہ ہمیشہ از چاہ درست نہ برآید۔

ع کوشش بے فائدہ است چشمہ بر ابروے کور۔
کہ کرد کہ نیافت۔
کے آمدی کے پیر شدی۔

امثال کاف فارسی

گاو باشد کہ زبانش چرب بود
گاوز ال از شیر ایوان نوشیروان مے ترسد
ہ گاہ باشد کہ کودکے نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے
ع گدا اگر تواضع کند خوے اوست
گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گدا است
گذشت آنچہ گذشت۔ گذشتہ را صلواۃ۔
ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی۔
گربہ از برائے خدا موش نمیگیرد۔
گربہ کشتن روز اول۔
ہ گربہ مسکین اگر پر داشتی۔
تخم گنجشک از جہان برداشتی
ہ گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

گرد گلہ توتیاے چشم گرگ۔
گردن شتر کمانیست کہ براے قربان ساختہ۔
ع گردن بے طمع بلند بود۔
ع گر ضرورت بود روا باشد۔
ہ گر نہ بیند بروز شپر چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ع گر بودی چوب تر فرمان نبردی گاو وخر۔
ع گر نویسی قلمے مے تراش۔
گریہ گوزن بہ از خندہ شیر۔
گریہ بوقت بہ از خندہ بیوقت۔
ع گفتن ہمین بس ست کہ اسپ من ابلق ست +
ہ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو۔
از شما یک تن نشد اسرار جو
گل کاغذی را بشبنم چہ کار +
گل کاغذی بو نمیدہد۔
گلہ از دوستان خیزد۔
گلہ از دوستان عیب است۔
گناہ کنند گاوان رئیس دیہہ دہد تاوان۔

گناہ مے کنی بارے کبیرہ بکن۔
گناہیکہ بکفارہ نزدیک است گناہش نتوان گفت۔
گندم از جو نروید۔
ع گندم از گندم بروید جو ز جو۔
ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد۔
گوسالہ بزور ہیچ میجہد۔
ع گوسالہ ما پیر شد وگاو نشد۔
گوشت ہر چند لاغر ست آبروی نان ست۔
گوش خر دندان سگ۔
گوش زدہ اثرے دارد۔
ع گوش نامحرم نباشد جاے پیغام سروش۔
گوہر در کان بیقدر ست در بازار بقیمت۔
گویم مشکل وگرنہ نگویم مشکل۔

امثال لام

ع لایق افسر نباشد ہر سرے۔
لذت تیشہ از کوہ کن باید پرسید۔
لشکرے گریزد ولشکرے نشیر شود۔

لعنت بکار شیطان۔ لعنت ہیچ است

لنگ بخر کور بخر پیر مخر

ہ لنگکے زیر لنگکے بالا
نے غم دزد نے غم کالا

لوزینہ لگاؤ دادن از کون خری ست۔

لیلے را بچشم مجنون باید دید۔

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت۔

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

ع ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود

ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔

مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد۔

مار مردہ نمے گزد۔

ہ ما ز یاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ع مال حرام بود بجاے حرام رفت

مال عرب پیش عرب + مال مردہ پس مردہ۔

مال مفت دل بے رحم۔

مال نثار جانست و جان نثار آبرو۔

ماہی ماہی را میخورد و ماہی خور ہر دو را۔

ع مباش درپئے آزار و ہر چہ خواہی کن۔

ع مبر نام فردا کہ فردا کہ دید۔

مثل معروف پیرایہ زبانہاست۔

ع محتسب را درون خانہ چہ کار۔

ع محتسب گر میخورد معذور دارد مست را۔

محتسبے در بازارست نہ در خانہ۔

محمد بہ معراج بلندست نہ بعمامہ۔

محنت برباد گنہ لازم۔

محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید۔

مدعی سست گواہ چست۔

ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان۔

ع مرا نان دہ و کفش بر سر بزن۔

ع مزی بیار و مزے بخور۔

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔

ع مرد بے زر ہمیشہ رنجورست۔

مرد بے سنگ را وقرے نباشد۔
وقار ۱۲

مرد پا بر ہوا نہد و نامرد در ہوا۔

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد۔

مردن بہ نام بہ کہ زیستن بہ ننگ۔

مردان ملا انفع نمیکند خولبت که بابا بمیرد۔
ع مُرده آنست که نامش بنکوئی نبرند۔
مرده اگر خاک دہد بستان۔
مرده بدست زنده۔
مرده ہر چند عزیز است نگاه نتوان داشت
ع مردیت بیازمای وانگه زن کن۔
ع مردے بنود فتاده را پائے زدن۔
ع مرغ زیرک چون بدام اُفتد تحمل بایدش۔
مرگ انبوه جشنے دارد۔
مرگ به از رسوائی۔
مریخ نزد مشتری بسعادت خریدن نخواہد رفت۔
مزدور خوشدل کند کار بیش۔
ع مزن فال بد کاورد حال بد۔
مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب۔
مشت لبستہ قفل بہشت است
مشت در محل خود از تیغ بالاتر است۔
مشت زن دیگرست وتیغزن دیگر۔
مشت ناخورده بمشت مے بازد۔
مشتے نمونه از خروارے۔
مشتے که بعد از جنگ بیاد آید بر کله خود باید زد۔

مشک آنست که خود ببوید نه که عطار گوید۔
مطلب سعدی دیگرست۔
مفت را چه گفت۔
مفتی نوشت ہر چه گفتی۔
ع مقام عیش میسر نمیشود بیرنج۔
مگس حرام نیست الاول بهم میزند۔
ملا منم و برادرم مے خواند۔
ملخ از چراغ لنگارین ترست۔
ع ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ نیست۔
من آنم که من دانم۔
من از سلیمان میگویم داد از آسمان۔
من چه بہشم که برادر کلان من بہشت است۔
من چگویم و طنبوره من چه میگوید۔
من زنده جہان زنده من مرده جہان مرده۔
مور یکه پر برآرد عمرش بآخر رسد۔
موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست لبست۔
مومن موم دل کافر سنگدل۔
موسئے را سپیدی دست ہست نه عیب۔
مہمان عزیزست اما تا سه روز۔

مہمان مہمان را نتواند دید و صاحب خانہ ہر دو را
مہمان بیوقت پہلوے خود مے خورد۔
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز
ع میکشد زہر اگر اندک و گر بسیار ست۔

امثال نون

ع نابردہ رنج گنج میسر نمے شود
ع ناخواندہ بخانہ خدا نتوان رفت۔
نادان سخن گوید دانا قیاس کند۔
ع ناز بر آن کن کہ خریدار تست۔
ع ناسودہ کجا رود کہ آسودہ شود۔
ناکردہ کار چون کار کند خود را رسوا نماید۔
ع ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس۔
نالہ آب از ناہمواری زمین ست۔
نام بلند بہ از بام بلند۔
ع نامرد زند ہمیشہ لاف مردی۔
نام رستم بہ از رستم۔
ناکردہ ارمان و کردہ پشیمان۔
نامش کلان و دہش ویران۔
نان مدہ نام برآر۔

نان یکروزہ چہ بر پشت چہ در شکم۔
ناودان کعبہ میدزدی و باران رحمت طمع میداری
ع نبرد قز نرم را تیغ تیز۔
ع نبود خیر در آن خانہ کہ عصمت نبود۔
نخود ہمہ آش است
ع نہد نقد را بہ نسیہ کسے
ہ نرخ متاعے کہ فراوان بود
گر بہ مثل جان بود ارزان بود
نرم چوب را کرم مے خورد
ع نرود میخ آہنی در سنگ
نزد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت۔
نزدیکان بے بصر و دوران با خبر در حضور
ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔
نقل کفر کفر نباشد۔ نقل عیش بہ از عیش
ع نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم۔
ہ نکوئی با بدان کردن چنانست
کہ بد کردن بجاے نیکمردان
نگاہ در درویشان عین سوال ست۔
نگون شدن آسمان برای چیدن آدمیان ست

نماز ستون دین ست وقامت مرد ستون نماز۔

ہ نماند ستمگار بدروزگار + بماند برو لعنت کردگار

نمک خوردن و نمکدان شکستن۔

نوش بے نیش حاصل نشود۔

نوکر قاضی را خطرہ تعزیر نیست۔

ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست۔

نہ از تو دود نہ از من نخود۔

ع نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا

ع نہ روے رہائی نہ راہ گریز۔

نہ روے ماندن نہ راے رفتن۔

ع نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد۔

نیاز پیران حق فقیران۔

ع نیاید بجو باز آبی کہ رفت۔

نیستی و نابرخورداری۔

ہ نیش عقرب نہ از پے کین ست
مقتضاے طبیعتش این ست

نیک سودا اشتریک مال مردم است

نیکوکارے نیکو در وے۔

نیکی برباد گنہ لازم۔

نیکی کن و بدریا انداز۔

نیکی نیک را و بدی بدرا

نیم حکیم خطرہ جان + نیم ملا خلل ایمان

نیم خوردہ سگ ہم سگ را شاید۔

امثال واؤ

وا کن کیسہ بخور ہریسہ

ع وای بران خوردہ کہ تنہا خوری۔

ع وای بر قدر سخن گر بسخندان نرسد۔

ع وظیفہ گر طلبے رو ہنر بدست آور۔

وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید۔

وقت را بندہ ساعت را سلطان۔

ہ وقت ضرورت چو نماند گریز۔
دست بگیرد سر شمشیر تیز۔

ولی را ولی مے شناسد۔

امثال ہا ہوز

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت۔
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

ہر بہاری را خزانے + ہر پردہ را نواے

ہر جا کہ گل ست آنجا خار ست۔

ہر جا کہ گنج ست آنجا مار ست۔

ہر جا کہ میوہ خوب ست کلاغ مے خورد۔
ہر چہ از آسمان آمد زمین برداشت۔
ہر چہ از دزد ماند رمال بُرد۔
ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔
ع ہر چہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم۔
ع ہر چہ آن خسرو کند شیرین بود۔
ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔
ہر چہ باد آرد باد برد۔
ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔
ہر چہ بیند از خود بیند۔
ع ہر چہ خدا خواست ہمان میشود۔
ﮦ ہر چہ دانا کند کند نادان۔
لیک بعد از خرابیِ بصرہ
ہر چہ در بند آنی بندۂ آنی
ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔
ہر چہ در دیگ است بکچمچہ مے آید۔
ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید۔
ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد
ہر خرے کہ باشد پالان ما برد۔

ہر دردے را دوائے است
ع ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے۔
ہر روز گاؤ نخواہد مرد کہ کوفتہ ارزان شود۔
ہر زمینے را خاصیتے بود۔
ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد۔
ہر سگے کہ عو عو کند در کوچہ خود شیر غرانست
ہر شبے را روزے در پے ست۔
ع ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر ست۔
ہر فرعونے را موسائے۔
ہر کارے و ہر مردے۔
ﮦ ہر کجا چشمۂ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند
ہر کرا زندہ است نقش تازندہ۔
ہر کرا زبان شیرین ست سزاوار تحسین
و آفرین ست۔
ع ہر کرا صبر نیست حکمت نیست
ہر کرا طاؤس باید قصد ہندوستان کند
ہر گروہ را جزائے است۔
ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔

هرکس را فرزند خود بجمال نماید و عقل خود بکمال ۔

ع هر کسے را بہر کارے ساختند ۔

ع هر کسے مصلحت خویش نکو میداند ۔

هر گنده خورے را گنده برے ۔

هر گہہ که خر کباب شود شغال سلطنت بیخ کند ۔

هر کمالے را زوالے ۔

هر که آب دہن ندارد لب خشک ماند ۔

هر که آتش مزاج باشد نے آب زید ۔

ع هر که آمد عمارت نو ساخت ۔

هر که از خدا نترسد از وے باید ترسید ۔

ع هر که از دیده دور از دل دور

ع هر که با بدان نشیند نیکی نه بیند ۔

هر که باد در سر دارد سر بباد دارد ۔

ع هر که با نوح نشیند چه غم از طوفانش ۔

هر که بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند ۔

هر که نے یار بود پیوسته بیمار بود ۔

هر که خانه مردم بکاود خاک بر سرش افتد

هر که خود را بیند خدا را نه بیند ۔

هر که خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد ۔

هر که در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود ۔

۵ هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

هر که مال نخورد پشیمانی خورد ۔

هر که مال ندارد دیار ندارد

هر که مشت نخورد مشت خویش مے نازد ۔

ع مس که بکیمیا رسد زر گردد ۔ هر ملکے و هر رسمے

هر نشیبے را فرازے ۔ هر نمرودے را پشه ۔

هزار جواب را یک خاموشی ۔

همت کارها دارد ۔ همت مردان مدد خدا ۔

هم ثواب و هم خرما ۔

هم رنگ ضرر ندارد ۔

ع همره اگر شتاب رود همره تو نیست

همسایه بد خار در پهلو ۔

ع همسایه بد مباد کس را ۔

هم فال و هم تماشا ۔

ع هم مال بدست آید و هم یار برنجد ۔

همه پلیدیها از آب شوید و پلیدی آب ۔

از چیزے شکستہ نشود۔

ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد۔

ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیراز نمی ایستم۔

ہنر دربی ہنر خر۔ ہنوز دہلی دورست۔

ہنوز مسجد بے ساختہ نشد کہ کوری بروزنش نشست

ہنوز ہمون آش در کاسہ۔

ہیچ کارہ وہمہ کارہ۔

امثال یاء تحتانی

یا این شور اشوری یا این بے نمکی۔

یار باقی صحبت باقی۔ ع یار بد از مار بد بدتر بود۔

یار زندہ بہ از شوہر مردہ۔

یار شاطرم نہ بار خاطر۔

یار غارے باید کہ زخم مارے کشد۔

ع یار من نیکوست اما رسم و آئینش بدست۔

یک انار و صد بیمار۔

یک انگور صد زنبور۔

یک آہو و صد سگ۔

یک بام دو ہوا۔

یک توبہ صد گناہ را کافی۔

یک تیر و دو نشانہ۔

یک حمایت بصد شکایت۔

ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ

یک در گیر و محکم گیر۔

یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران۔

یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ۔

یک سر ہزار سودا۔

یک سنگ و دو کلاغ۔

یک گز دو فاختہ۔

یک لقمہ بگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ۔

یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی

یک لقمہ صبح نہ دہ لقمہ شام۔

یک مُرغ دو جا کباب نمیشود

یکمن علم را دہ من عقل میباید۔

یک مویز و صد قلندر۔

یک نشد دو شد۔

یک نظر دیدن حلالست۔

یک نظرے خوش گذرے۔

یک یوسف ہزار خریدار۔

یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت۔
یکے از بام افتاد و گردن دیگر شکست۔
ع یکے بر صد آید نہ صد بر یکے۔
یکے حرام دوم شلغم۔
یکے راگیر دیگرے را دعوے۔
ع یکے ہست جان و درو صد ہزار۔
نیرنگ ہست۔
ع یکے کردہ بے آبروئی بسے۔
چہ غم دارد از آبروئی کسے
یکے گریزد دیگر شیر شود۔
یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ
ع یکے ہمین رود و دیگرے ہمین آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات اور استعارہ و مبالغات اور معنی شعر و ابتدائی شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین۔

تشبیہات۔ تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنے کو کہتے ہین خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو پس جس شی کو مانند کرین اوسکو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور اُن دونو نکو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اوس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اُسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہین اور تشبیہ کے واسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغائرت یعنی غیر جنسیت لازم ہی اور تشبیہ ادنی کے اعلے کے ساتھ اور ایسے ہی اعلے کی ادنے کے ساتھ درست ہے۔ بعد اس تمہید کے تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین۔

تشبیہ قامت۔ سرو و صنوبر و شمشاد و سرو آزاد سرو ناز سرو سہی طوبے شاخ طوبے شاخ گل قیامت نخل نہال تیر۔

تشبیہ خرام۔ بہار برق نسیم صبح نسیم سحر فقط نسیم بادصبا شمیم گل نرمی رفتار آب۔

تشبیہ موی سر شب نیم شب شب دیجور شب یلدا ظلمات مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ۔

تشبیہ فرق۔ راہ ظلمات خط استوا خط کہکشان برق درخشان تیغ۔ خط سحر

تشبیہ زلف۔ سنبل دستہ سنبل ریحان دستہ ریحان کمند زنجیر طناب مار مشک شام شب عمر دراز حبش تازیانہ عقرب عنبر سارا رشتہ رسن دو دلام میم چوگان چلیپا ابر سیاہ قلاب دام پادام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین

تشبیہ کاکل۔ وگیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے۔

تشبیہ رخ۔ ماہ آفتاب شمع چراغ کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلہ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت باغ ارم۔

تشبیہ خال۔ ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشکدانہ دانہ اسپند نقطہ سویدا مردمک حجر الاسود تخم سپند۔

تشبیہ جبین آئینہ لوح سیمین لوح محفوظ ماہ ہلال بدر ماہ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل

تشبیہ چین پیشانی۔ تیغ رگ گل موج۔

تشبیہ ابرو۔ موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقہ کمند طاق کلید ہلال عید نون خط نسخ۔

تشبیہ چشم۔ بادام نرگس ترک ہندو زہرہ بابل ہاروت سامری ساحر جادوگر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار حرف صاد حرف عین۔

تشبیہ مژگان خنجر تیغ سنان نیزہ تیر خار سوزن چنگل باز چنگل شاہین خدنگ پیکان نیش نشتر -

تشبیہ غمزہ - عشوہ - کرشمہ کے بھی تشبیہات مذکورہ ہین -

تشبیہ گردان - صراحی دستہ علاج بیاض صبح گردن آہو -

تشبیہ بینی - الف غنچہ نرگس غنچہ شبو غنچہ گل غنچہ یاسمین -

تشبیہ لب - غنچہ برگ گل رگ گل آبحیات خرما پستہ موج آبحیات موج کوثر موج نسیم موج شراب رشتہ مریم رشتہ جان مسیحا شہد شکر نبات قند لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل ہلال آتش خاموش شفق اخگر -

تشبیہ خط - بنفشہ ہندو ریحان زمرد خط ریحان خط غبار نامہ خضر سبزہ مورچہ ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول عنبرین جدول زنگاری -

تشبیہ دہن - غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطہ موہوم صفر عدم صاف قطرہ تنگ شکر حقہ مروارید حقہ مرجان حقہ یاقوت حقہ لعل ہیم دل مور چشم مور نمکدان کوزہ نبات -

تشبیہ دندان - گوہر در ژالہ الماس انجم دانہ انار عقد پروین عقد گوہر سلک در غنچہ یاسمین غنچہ نسترن -

تشبیہ خندہ و تبسم - برق لمعہ برق شیرین نمکین غنچہ نیم شگفتہ صبح -

تشبیہ زنخدان - سیب شفتالو گوی سیمین شمامہ دستنبویہ بہی سیب جنت سیب حسن قند

تشبیہ چاہ زنخ حلقہ ہای بہلہ دچاہ - تشبیہ غبغب - گرداب آبی بہی طوق -

تشبیہ بر و دوش - آئینہ صبح صفای صبح سیم یاسمین سمن نسرین نسترن

تشبیہ بازو سیم سادہ گنج سیم تشبیہ بازوی پہلوانان بہ ترازو۔
تشبیہ بغل محبوبان۔ گل شگفتہ تشبیہ ساعد۔ گلدستہ شاخ گل ماہی سیمین
تشبیہ پنجہ حنائی۔ آفتاب سحر پنجہ مرجان شفق پنجہ گل لفظ اللہ
تشبیہ کف دست۔ برگ گل مرہم دریا تشبیہ خط کف دست رگ گل
تشبیہ ناخن تراشیدہ بہ ہلال تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ بہ آئینہ و بدر
تشبیہ سر انگشت حنائی۔ غنچہ گل فندق عناب گل اورنگ۔
تشبیہ انگشت خمیدہ۔ بہ ہلال یکدو شبہ۔
تشبیہ لطف ابر دریا چشمہ کوثر چشمہ الحیات باران رحمت باغ جنت۔
تشبیہ خلق مشک کافور نسیم صبح بادبہاری شمیم گل باغ گلستان بہشت عطر
تشبیہ قہر و غضب۔ برق آتش دوزخ بادسموم بادصرصر سیلاب تند
صور قیامت بادخزان طوفان باد

مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جوان کے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین۔

مناسبات حسن۔ بیمہری بیوفائی خودبینی خودنمائی عشوہ غمزہ کرشمہ
ناز چالاکی سفاکی سنگدلی انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی
دیر آشتی زود خشمی تلخگوئی تندخوئی دلبری دلربائی ترکتازی رقیب نوازی

خونخواری دل آزاری خوش ادائی جانفزائی ستمگاری جفاکاری کم اختلاطی خونریزی بے ارتباطی فتنہ انگیزی بہانہ جوئی دروغگوئی فریب سازی عربدہ پردازی وغیرہ۔

مناسبات عشق۔ آہ نالہ فریاد فغان بیخوابی بیتابی زاری نزاری ناتوانی جانفشانی خودسری جامہ دری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز صحراگردی کوہ نوردی نالہ فروشی خانہ بدوشی جنون ستمزدگی بےخودی گریہ نیم شبی سوداگری تنہانشینی ہذیان گوئی بے اختیاری قلق تپش دیوانگی بیگانگی آوارگی بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی وغیرہ انواع حالات مجانین۔

مناسبات فقر۔ صبر توکل تحمل ہمت مراقبہ مشاہدہ مجاہدہ معاملہ محاسبہ مجادلہ عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری ترک دنیا استغنا شریعت طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ دم قدم فکر ذکر تقوےٰ طہارت محنت مشقت عصمت عفت حق پرستی خداشناسی راستی مقام رضا مقام تسلیم علم الیقین عین الیقین حق الیقین حق الحق۔

مناسبات امارت۔ جاہ وجلال دولت واقبال حشمت مکنت سخاوت عدالت شجاعت عنایت مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت فتح نصرت رعیت پروری کرم گستری ایثار مکرمت کامرانی فیض رسانی بردباری کشورکشائی۔ لشکرآرائی ملک داری شکوہ تجمل کوس نوازی علم افرازی۔

مناسبات باغ وبہار۔ ریاحین اشجار نسیم بادصبا گل غنچہ گلاب نرگس یاسمن بنفشہ بادسحر سرو شمشاد فاختہ قمری بلبل چہچہ کوکو آب رواں شبنم

نہر حوض گلزار جوہبار سنبو لالہ صد برگ چمن روش خیابان باغبان گلچین سیر تماشا سبزہ نہال برگ شاخ قلم خوشبو نفحہ نکہت نافرمان گل انار میوہ پستہ بہی نارنج ترنج لیموں تخم استخوان نبات وغیرہ۔

مناسبات برشکال۔ ابر باران رعد برق صاعقہ گرد باد صحو قطرہ ژالہ شبنم آب سیل میزاب بارش غوک طاوس ورطہ گرداب تاریکی شب گل و لاے وغیرہ۔

مناسبات علم۔ کتاب ورق صفحہ شیرازہ نوشت خواند قلم کلک واسطی لوح کاغذ نسخہ جلد ادب اخلاق منطق حکمت ریاضی معقول منقول اسرار رموز اصطلاح صرف نحو جرثقیل تاریخ مناظر تختہ جزو سیر قصص تفسیر حدیث کلام مناظرہ قواعد مبادی مقدمہ تذکرہ اصول فقہ فرائض نظم نثر عروض قافیہ ردیف معانی بیان بدیع جغرافیہ مساحت ہندسہ اقلیدس جبر مقابلہ وغیرہ۔

استعارہ

استعارہ اوسے کہتے ہین کہ مشبہ کو متروک کرین اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اس سے مشبہ ارادہ کرین مثلاً چاند یا سورج کہین اور اوس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مراد لین اور سنبل ذکر کرین اور زلف مراد لین اور علے ہذالقیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اُس سے سخی کا ہاتھ مراد لین ۔ بدر جاج نے اپنے قصائد مین اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہے بلکہ اوسکی شاعری کا طور یہی ہے اور اکثر استعارات غریبہ لاتا ہے جیسے اس شعر مین ؎ چو دوش از سقف مینا زنگ طشت

زرنگار افتاد + فلک را کاسہ ہاے نقرہ در دریاے قار افتاد + سقف مینا رنگ سے
مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہاے
نقرہ سے کواکب ارادہ کئے ہین - دریاے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہی معنی شعر کے
ظاہر ہین اور ایسا ہی یہہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجہ مرجان ز ابر مروارید + قمر
زجیب شب مشکبار پیدا شد + پنجہ بمعنی جان معشوق کے مہندی لگے ہاتھون سی استعارہ
ہے اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرہ اور قمر سے معشوق کا چہرہ
اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین - اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنے کے
بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہے جب معشوق نے غسل کے بعد پنجہ حنائی سے سر کے بال
نچوڑے اور اُنسے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹ دیا
تو اوسکا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی انھین بالونسے نکل آیا - ایسے ہی اس شعر مین ؎
ہلال یکشبہ را چون قرین بدر کنی + ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد + ہلال یکشبہ معشوق
کی جھکی ہوئی حنائی اُنگلی سے مراد ہے اور بدر سے پیشانی اور خوشہ پروین سی عرق کے
قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جسے مصرعہ اول مین بدر ٹھہرایا ہی مراد ہین
ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد + وز تگرگ روح پرور مالش
عناب داد + نرگس سے آنکھہ گل سے چہرہ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سے
دانت اور عناب سے لب لعل مراد ہین - معنی یہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی
آنکھہ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم و اندوہ مین اوسنے دانتون سے ہونٹ کاٹے
چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین - ایسے ہی اس شعر مین ؎
روز یکہ در بدخشان یخ بر چنار بندد + بالوعۂ دمشقی ظلمخال مار گردد + یہہ بات

مشہور ہے کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہے
پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہدی جسکی تاثیر سرد ہے اور چنار سے
ہاتھ کا پنجہ کہ اوسکے پتے پنجہ سے مشابہت رکھتے ہین اور فالودہ دمشقی سے جو
بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین یعنے جب معشوق اپنے
ہاتھ پر جو چنار کے پتون کی مانند ہے۔ مہدی کو جو یخ کی طرح سرد ہے لگاوے اور
اس وقت ہونٹ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودہ دمشقی سانپ کا خلخال
پہنجاویگا اور یہہ ایک دستور ہے کہ مہدی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹ اور
دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہدی خوب رچتی ہے اور بعضے یہہ معنے
کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر
پالا جم جاوے اوسوقت مین پالودہ دمشقی یعنے آگ مار یعنے انگر کی خلخال پہنجاوے
یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنے ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوی کرین
کہ وہان تک اس کا پوہنچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نہ رہے کہ اوس
وصف کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی نہ رہے۔ یہ تین طرح پر ہوسکتا ہے ایک یہہ
کہ اُس حد تک پوہنچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اوسکو تبلیغ کہتے ہین جیسے
نظامی کے اس شعر مین ع سیاہی بکردار نخل بلند * ہراسان ازو دیدہ نخلبند
ممکن ہے کہ وہ زنگی درخت خرما کی مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے
دیکھنے سے دیدہ نخلبند ہراسان ہو۔ ایسے ہی اس شعر مین ع نماند آنقدر جائے

کہ حرف عذر بنویسند + ہر اشرمندگی از نامۂ اعمال مے آید ۰ یعنے میرا نامۂ اعمال
گناہونکے لکہنے سے ایسا سیاہ ہوگیا ہے کہ حرف عذر لکہنے کی جگہہ باقی نہین رہی ہے
دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن ہو اور بلحاظ عادت کے محال اُسکو اغراق کہتے ہین
جیسے اس شعر مین ؎ گر چرد در چمن حسن تو زنبور عسل + چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب
یعنے اگر شہد کی مکہی تیرے چمن حسن مین چر کر چہتا بناوے اور اوس چہتے سے موم لیکر
شمع بنا کر روشن کرین اور اوس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچہہ تعجب نہین ہے
تیسرے یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہین جیسے اس
شعر مین ؎ یک نیزہ رفت گریہ من از فلک براوج + کشتی درست کرد ز طوبے
ملک براوج ۔ یعنے میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہوگیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی کہ
فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبے کی لکڑی سے کشتی بنائی ۔

شعر و شعرا

جاننا چاہیئے کہ شعر شین کے کسرے سے معنے اسکے سر کے بال ہین اور اصل
لغت مین بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنے کا دریافت کرنا اور
اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے
ہین جسکو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ دو مصرعے
ہوتے ہین جنکا وزن متساوی ہو اور ایکدوسرے سے لفظ و معنے مین چسپان ہون
نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہین اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان ۔
قائل کہتے ہین کہ ابتدا مین حضرت آدم نے جنکی زبان سریانی تھی مرثیہ ہابیل مین

اشعر کہے ہین جن کا ترجمہ زبان عربی مین تواریخ کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور عربی
زبان مین یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہے جو سام بن نوح کی
اولاد مین تھا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہے اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد
بھی اسی سے ہوا ہے اس کی طبیعت کلام موزون کی طرف بہت راغب تھی اور
کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہوتی تھی ۔
اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت
مین عرب کے تبع ہین اور فارسی مین اول ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے
جو نوشیروان کے اجداد مین سے تھا کہا ہے چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہی
ے منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ ؛ نام بہرام مرا کینت من بوجبلہ ۔ اور صحیح
یہہ ہے کہ سب سے اول ابو حفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور وہ یہہ ہے ے
آہوی کوہے در دشت چگونہ دودا + یار ندارد و دوست چگونہ رودا + اور بعد
ابو حفص حکیم کے سنہ ہجری مین اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اوس وقت مین
عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد انکے سنہ ہجری مین فلکی شروانی
اور خاقانی اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے
جب نظامی گنجوی کا زمانہ پہونچا تو اُنہون نے جو ثقالت کلام مین باقی رہی تھی دور
کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعرا نے اُن کی تقلید کی ۔

باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین

اس باب مین بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کار آمد بترتیب حروف
تہجی کتب لغت سے نکالکر لکھے جاتے ہین ۔

حرف الف آئین بندی - کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہون کی آمد کیواسطے
آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین شراب آب منجمد و آب خشک پیالہ
بلور - آب گوہر و آب مروارید - موتیا بند - آب بر آئینہ ریختن وزدن - دستور ہے کہ جب
کوئی سفر کو جاتا ہے تو اسکے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اس پر پانی ڈالتے ہین کہ
سلامت پھر آوے اور اسیکو گریستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہین -
آب رفتہ در جو آمدن کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا - آب در سبد کردن
بیفائدہ کام کرنا - آب بر دست و پاے کسے ریختن و کردن - کسیکی خدمتگاری کرنی
آب زیر کاہ انداختن - و آب بزیر کسے ہشتن و سر دادن - حیلہ و فریب کرنا -
آب گرفتن - پانی لگنا - آب بروی کار آوردن - رونق دینا - آب دہان خوردن
تحمل کرنا - آب شدن و آب در دیدہ داشتن - حیا کرنا - آب در جگر داشتن -
صاحب مقدور ہونا - آب بپوست افگندن میوے کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا
آب مردہ - بندپانی - آب بدہان آمدن - حریص ہونا - آب بازی - شناوری
آبی شدن - معاملہ کام کا بگڑ جانا - آب بردن کار - کام کا مشکل ہونا - آب از آتش
برآوردن - محال کام کا سر انجام کرنا - آب سفر پانی ناموافق مزاج کے - آب
ریزان جشن کا نام ہے جو ساون کے مہینے مین ہوتا ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے
یزد مین بارش اسی مہینہ مین ہوئی تھی اس وجہ سے اوس خوشیکا نام آب ریزان
اور آب پاشان رکھا - آب انبار - پانی کا خزانہ - آب سیاہ - گہرا پانی - آب بی لگام خوردن
بیصرفہ کام کرنا اور گدھے کا مال کہا جانا - آب دندان شکن - ٹھنڈا پانی - آتش بیدود
آفتاب - آتش تر - شراب - آتش محلول گرم پانی یا گرم تیل - آتش زدن - آگ لگانا

آتش زدن - قفس اور چقماق - آدم ثانی - نوح علیہ السلام - آرزو شکستن - حاصل ہونا
آرزو کا - آستین فشاندن - رد کرنا اور منع کرنا اور آفرین کرنا اور رقص و سماع کرنا
آستین زدن - منع کرنا - آستین بر جبین و چشم کشیدن - دلاسا و غمخواری کرنا - آستین
کہنہ یا پارہ داشتن - مفلس ہونا - آتش پختن - تدبیر کرنا - آشنا فروشی - آشنا کی تعریف
کرنی - آغوش دادن - بیخبر ہونا - آفتاب سوار - صبح خیرہ اور شب بیدار - آفتاب لب بام
نزدیک بمرگ - آفتاب دادن - دھوپ دینا - آفتابی شدن - ظاہر ہونا - آفتاب خوردن
محنت کرنا - آن دفتر را گاو خورد - وہ حساب پاک ہوا - آواز گرفتن و نشستن - گلا پڑجانا
آہوی لنگ گرفتن - ضعیفوں پر زور کرنا - آہنگمش - جو خوف کے مارے اچھی طرح نکیجاوے
آہن سرد کوفتن - کوشش بیفائدہ کرنی - ابتدا بساکن کردن - نلے تامل بات کہنا -
اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج مین جمع ہونا - احتراق - اہل نجوم کے
نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیاروںمین سے کسیکا ایک برج مین آجانا - آیات متشابہ
جن کے معانی مین حاجت تاویل کی ہووے - آیات محکمات - جن کے معنے
ظاہر ہون - ابن الوقت - جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے - ابن صبح
آفتاب - ابن السبیل مسافر - ابن مقلہ - نام خوشنویس - ابرو زدن - راضی ہونا
ابرو نازک و تنگ کردن - ناز و غمزہ کرنا - اثنا عشری - مذہب شیعہ - احرام
حاجیون کا حج مین بدون سیا کپڑا پہننا اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا
اختر در گذر - ساعت سعید - ارباب حجت - اہل منطق - اردک پرانی - ظرافت کرنا -
اور گوز مارنا - از جا بر داشتن - رتبہ بڑہانا - از جا بر آمدن - بے حوصلگی کرنا -
از دور بوسہ زدن - بہت تعظیم کرنا - از کسے کشیدن - ستم اوٹھانا

ازکف دست مو برآمدن - محال بات کا واقع ہونا - از ہم درگذشتن و از خر افتادن
مرجانا - از ظرف برشکستن - کنارہ کرنا - از تہ ریش گذشتن - فریب دینا - از جا
درآمدن - اچھی حالت سے بری مین آجانا - از چشم افتادن بے اعتبار ہونا
از راہ افتادن - راہ بھولنا - از جا رفتن - مضطرب ہونا - از بن دندان - نہایت
رغبت - از دہان یا از سر تو زیادہ است - یعنے تیری طاقت سے باہر ہی
از جگر گذشتن - نامردی کرنا - از پرکار افتادن - بیکار ہونا - از پوست برآمدن
کمال شادمانی - استرجاع - انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہنا - اشراقیین - فرقہ
حکما کہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم و تحصیل کرتے تھے کسی استاد کے پاس
نجاتے تھے جیسے افلاطون اور بقراط - اعضاء رئیسہ - دل و دماغ و جگر وغیرہ -
الماس دندان شدن - کمال عاجزی کرنا - الف قامتان - پلکین - الف بتن کشیدن
محبت یا غم مین سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا - الف برخاک کشیدن شرمندہ ہونا
ام القریٰ - مکہ معظمہ - ام الکتاب - قران و لوح محفوظ و سورہ الحمد - ام الخبائث
شراب - انگشت نما - کامل و مشہور و رسوا - انگشت پیچ - عہد و پیمان - انگشت
در دہان شدن - متاسف ہونا - انگشت برلب زدن - باتو نپر لے آنا - انگشت
برحرف نہادن - عیب پکڑنا - انگشت بدندان گرفتن - تعجب یا حسرت کرنا
انگشت برچشم نہادن - قبول کرنا - انگشت برجبین نہادن سلام کرنا - انگشت
بردر زدن - دروازہ کھلوانا - اہل نجیبہ - خراباتی - اہل ذمہ - کافر مطیع شاہ
اسلام - بار موحدہ - باد دست مسرف و مفلس - بالین پرست
بیکار و آرام طلب - باد سنج - خام طمع اور بے فائدہ کام کرنیوالا - باد سیخ

دم مسیح - باد آورد - پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اُسکے خوف سے
جزیرہ مین بھیجنا چاہا تہا اور ہوا کے سبب ملک پرویز مین پونہچگیا - بادگیر
ہوا کی کہڑکی - باد بروت و بادریش - مکرو لاف - باد فروش - خوشامد گو اور بہاٹ
باد خوان - بھاٹ - باد شرط - ہواے موافق - باز خوردن - ملاقات ہونا
باخود بر نیامدن - بے اختیار ہونا - تاب رسیدن بنا - نیو کا مضبوط ہونا اور گھر کا
گر پڑنا - باد پیمودن - بیفائدہ کام کرنا - بال تذرو ابر - باد در بروت افگندن
تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو
غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا
بالین شکستن - تھوڑی تعظیم کرنی - بازی خوردن فریب کہانا - باد بد اسمان
کردن - غرور کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار افگندن - فروکش ہونا - باد
درکلہ داشتن - غرور اور لاف کرنا - باطن زدہ - دعاے بد مین گرفتار
ہونے والا - باغ سبز نمودن - فریب دینا - با فلان چہ داری - تجکو
اُس سے کیا خصومت ہے - بانگ خلیل اللہی - کشتی والے جب حریف کو
اُٹھاکر زمین پر پٹکتے ہین تو اللہ اکبر کہتے ہین اُس سے مراد ہوتی ہے
بہ بینی رسیدن - مرنے پر پہونچ جانا اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط
بر زمین کشیدن بکمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا -
بپوست گفتن - اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بہر کار بودن - باقاعدہ ہونا
بتن برداشتن و بر گرفتن - بڑی بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم
کردن - انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا -

بحر رواں - کشتی بحرین - دریاے روم و فارس - بخت سفید - اچھا نصیب - بجام
کشیدن - چمڑے سے مڑھنا - اور مجرم کو کھال مین کسنا - بخیہ از روے کار
افتادن - راز کا فاش ہونا - بدست کم گرفتن - حقیر سمجھنا - بدست و دندان چسپیدن
ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا - بدجلو - سرکش گھوڑا - بدزہرہ - ترسناک
بروز فلان نشیند - یعنے اُسکے موافق تباہ ہو - ببال دیگرے پرواز نمودن
دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا - بروے آب آوردن - ظاہر کرنا -
برروے ایستادن - مقابلہ کرنا - بریسمان کسے بچاہ افتادن - کسی کی بدولت
بلا مین پڑنا - برو درماندن - شرمندہ ہونا - بریسمان عجب افتادن - مکار آدمی سے
پالا پڑنا - برخویش نابخشودن - مہلک چیز کا ارادہ کرنا - بر طبع خوردن - ناپسند آنا
برو دیدن - شوخی کرنا - برزدہ رو - چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا -
برسر آمدن - غالب ہونا - بر بناگوش زدن - طمانچہ مارنا اور خبردار کرنا -
برابر دویدن - استقبال کرنا - بروز سیاہ نشاندن - خراب کرنا - بر چیزے چشم
سرخ کردن - کسی چیز کی طمع کرنی - بر طاق بلند نہادن - اعلے مرتبہ پر پہونچانا -
یا بلند جگہہ رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہونچے - بر یخ زدن و نوشتن - فراموش
کرنا اور نابود کردینا - برگ سبز فرستادن - کسیکو اپنے مقابلہ کے لئے بلانا -
بروت کسے ریختن - مغلوب کرنا - بروت کسے را پنبہ نہادن - تمسخر کرنا - بر قالب
زدن - مہیا کرنا - برگستن - کنارہ کرنا - بر آب بستن - سیراب کرنا - براہ بردن
بسر کرنا - بر انگشت پیچیدن - یاد رکھنا اور مشہور کرنا - بر در جلال زدن
غصہ ہونا - بسر زلف حرف راندن - کثرت سے کلام کرنا -

بسر زلف صحبت داشتن - پریشان ہونا - بسر پیچیدن - منت سماجت کرنا -
بسر پا آمدن - مرض شدید سے شفا پانا - بسر کسے گردیدن - تصدق ہونا بعد از
خراب یا کہنہ یا خالی - خالی پیالہ - بلا گردان - قربان - بلا گردن - کار عجیب کرنا -
بلند شنیدن - اونچا سننا - بار بستن و نبہ بستن - سفر کرنا - بند بستن -
توقع اور طمع رکھنی - بوقلمون - کپڑا یا جانور رنگا رنگ کہ صبح معلوم ہو اور
شام اور - بوسہ بلب خویش زدن - کشتی کے لئے خم ٹھوکنا اور
ہاتھ ملانے - بو الھیجا و بو تراب - کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ - بو حنیفہ
کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح - بہندر رفتن حنا - مہندی کا ایسا رچنا کہ
کہ سیاہی مارنے لگے - بہار کردن - قے کرنا - بہرام چوبین - نام ہرمز کے امیر
لشکر کا چونکہ وہ لاغر تھا - اس لئے چوبین کہلاتا تھا - بیور - بروزن زیور -
دس ہزار کو کہتے ہیں - بیت المعمور - مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ - بیت اللطف
کسبی خانہ - بیت الشرف - وہ برج جسمیں کسیکو سات سیاروں میں سے سعادت
حاصل ہو - بیت الحرام و بیت العتیق - کعبہ - بیت المال - وہ گھر جس میں مال غنیمت
اور لاوارثی رکھا جاوے - بے سر و دل - بے پروا - بیت الحزن - حجرہ یعقوب -
علیہ السلام - بے سکون - چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے - بیت الغزل - سب میں
عمدہ بیت غزل کی - بینی زدن - انکار کرنا - بحضور شدن بیمار ہونا - بیڑہ برداشتن
پکا ارادہ کرنا - بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن - کسیکو مغلوب یا رسوا کرنا -
بے سکہ - بے قدر - بینی کوہ - پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی - بیارہ - بیلدار -
درخت مثل کدو وغیرہ کے - بے اندامی - بے ادبی - بے قرینگی

کسی بات مین یکتا ہونا - پا در فارسی پاے ترسا - پیالہ شراب - پاے کوب
ناچ جنے والا - پاشنہ کوب - دوسرے کا پیچھا کرنے والا - پا بر کاب
جانے پر طیار - پاے برنج - انعام قاصد - پابند - مقید - پامرد - مددگار - پا زند
چمٹا - پاکار - پیادہ و خدمتگار - پا افزار - کفش - پا غوش - غوطہ - پاے کلاغ
قلم - پاذنگ - دہان کوٹنے کی ڈھینکلی - پالہنگ - باگڈور یا پالا کوتل گھوڑے کو
کہتے ہین - اُسی سے یہہ نکلا ہے - پاے در گل گرفتار و حیران -
پائمال - خراب - پا دراز کشیدن - لیٹنا اور دعوے کرنا - پاے ماچان -
مجرم کو ایک پاؤن پر کھڑا کر کے اُسکے ہاتھ سے کان پکڑوانا - پا بقدر گلیم
دراز کردن - اپنی استعداد کے موافق کام کرنا - پا بسنگ آمدن - خطرہ اور
مانع پیش آنا - پائین پرستی - خدمتگاری - پاے نہادن بر چیزے - کسی
چیز کا ترک کرنا - پختہ خوار - آرام طلب - پر شکستن مرغ - اُڑنے کو تیار ہونا -
پر باد شدن - مغرور ہونا - پرانیدن - شیخی کرنا اور تعریف مین مبالغہ کرنا -
پریخوان - جادوگر - پس خم گرفتن و پس سر گردانیدن - منہ پھیرنا - پس کار نشستن
مقصود کو چھوڑنا - پس آوردہ - وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب
پشت دست بر زمین نہادن - بہت عاجزی کرنا - پشت پا زدن - کسی چیز کا
رد کرنا - پشت چشم نازک کردن - تغافل کرنا یا رنجش ناز آمیز کرنا - پشت دست
خائیدن - افسوس و ندامت کرنا - پشت گرمی - تقویت - پل شکستن - محروم کرنا
اور غرق کرنا - پنج نوبت - نوبت پنجوقتی یا اذان پنجوقتی - پنج گنج - حواس خمسہ
یا نماز پنجگانہ یا پرویز کے آٹھہ خزانون مین سے پانچ خزانے

بادآورد یعنے شائگان - اور گنج گاؤ اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شادآورد
پنج ارکان حج - احرام اور سعی اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور
طواف - پنبہ دہان - کم سخن - پنبہ کردن - عاجز اور نرم کرنا - پنج ارکان اسلام
کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ - پوست تخت - فقیرون کا بستر - شیر وغیرہ کے
کھال کا - پوست کندن - ظاہر کرنا اور عیب بیان کرنا - پوست کندہ گفتن -
برملا اور صریح کہنا - پہن چشم - شوخ اور بے حیا - پہلو تہی کردن - کنارہ کرنا
پہلو زدن - برابری کرنا - پہلو دادن - مدد کرنا - پہلو خوردن - صدمہ اٹھانا -
پہلو نہادن - لیٹنا - پہلو دزدیدن - کسی کام سے خفیہ باز رہنا - پیش دست
نائب و پیش کار - پیر سراندیپ - آدم علیہ السلام - پے سفید - منحوس -
پیش خورد - کھانے کی چاشنی - پیش آمد - سلوک - پیش نہاد - ارادہ - پیرانہ سر
وقت پیری - پیش باز - استقبال کرنے والا - پیشکش - نذرانہ - پیش طاق -
صحن گھر کا - اور دروازہ کے سامنے کا - پیش آہنگ - لشکر اور قافلے کے
آگے چلنے والا - پیش بین - دانا - پیل افگندن - عاجز کرنا - پیر کنعان - یعقوب
علیہ السلام - پیمانہ پر شدن - عمر آخر ہونی - پے کردن - کوچے کاٹنے
پیہ گرگ بر پیرہن مالیدن - مکر کرنا - پیرو - تابع - پیشرو - امام - پیشین گاہ
وقت نماز ظہر - پیر چہل سالہ - قوت عاقلہ جو ۴۰ برس کی عمر مین کمال کو پہونچتی ہی
پیر افشانی - پیری مین جوانون کے کام کرنے - پیشدستی - سبقت اور چالاکی
تار فوقانی - تاج شمع - شعلہ شمع - تالیف - کئی کتابون سے مضامین جمع کرنے
تاویل کلام کے ظاہر معنے چھوڑ کر احتمالی معنے لینے - تاب خانہ - حمام - تازہ دماغی

دانائی۔ تبرزد۔ قند سفید۔ تبرخون۔ صندل سرخ یا بقم۔ تبرزین۔ ایک قسم کا تبر کہ سوار زین مین رکھتے ہین۔ تثلیث۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستارہ سعد اوس سے پانچوین یا نوین برج مین ہو۔ تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھکر انجان بننا تحت الشعاع۔ ماہ قمری کے آخر کے دو تین دن جسمین چاند بہت پاس ہونے کے سبب سورج کے کرنون مین معلوم نہین ہوتا۔ تختہ بند۔ حبس اور قید۔ تختہ اول لوح محفوظ۔ تختہ بر سر شکستن۔ خراب اور رسوا کرنا۔ تخم چیزے برافتادن۔ نابود ہونا تخت روندہ۔ گھوڑا۔ ترکی تمام شد۔ غرور کا خاتمہ ہوا۔ تربیع۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی سیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو۔ تردماغ۔ سرخوش اور نیم مست۔ ترازوے عدل۔ وہ ترازو جسکے دونون پلے مین تولنے سے کچھہ کمی بیشی نہو۔ ترشدن۔ شرمندہ ہونا۔ تردامن۔ فاسق و گنہگار۔ ترزبان فصاحت سے کلام کرنے والا۔ ترکی کردن۔ ظلم کرنا۔ ترجمان۔ جو ایک شخص کی زبان دوسرے کو سمجھاوے۔ ترک چین۔ آفتاب۔ ترازوے پولادسنج۔ نیزہ ترازو شدن۔ تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر رہے اور برابر ہونا۔ ترازوے سنگ زن۔ جسکے دونون پلے کم و پیش ہون تسدیس۔ چاند کا ایک برج مین ہونا اور دوسرے سیارے کا تیسرے یا گیارہوین برج مین ہونا۔ تسلسل۔ ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسرے کا تیسری پر اور کہین تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسرے کے کلام کو اپنے کلام مین لانا۔ تعقید۔ کلام مین ایسی تقدیم و تاخیر کرنی جس سے معنے بسہولت سمجھہ مین نہ آوین۔ تعریض۔ کسیکو اشارۃً برا کہنا۔

تقدم بالشرف۔ ایک چیز کا دوسرے سے باعتبار شرف کے بڑکر ہونا۔ تلمیح۔ کلام مین کسی قصہ کی طرف اشارہ کرنا۔ یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا۔ تنگ سال سال قحط۔ تنگ چشم۔ بخیل۔ تنگ زدن۔ چپ ہونا۔ تن در دادن۔ راضی ہونا تن آسانی۔ راحت۔ تنگ درزی۔ چسپانی و وصل۔ تو و خدا۔ تجھے خدا کی قسم۔ تہ ریش گذشتن۔ فریب دینا۔ تہ نشان۔ تلوار کے قبضہ وغیرہ پر طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی۔ تہ کردن زانو۔ مودب بیٹھنا۔ تیغ سوزن ربا و سوزن دار۔ جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اُٹھا لے۔ تیر پرتاب وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے۔ تیغہ پشت۔ قطار پیٹھ کے مُہرون کی۔ تیر چرخ۔ عطارد۔ تیر آور۔ مکار۔ تیر بکسے دادن۔ کسیکو اذن دینا۔ تیر کشیدن۔ دور کرنا۔ تیغ شدن۔ روبرو ہونا۔ تیغ و ترنج بمیان آوردن۔ امتحان کرنا ماخوذ قصہ یوسف علیہ السلام سے۔ تیر دو کمانہ۔ جو پلٹا کھا کر دوسری جگہہ لگے۔ تیر خانہ۔ کڑی۔ تیر سباب زخمہ و شکر زخمہ تیر بے خطا۔ تیغ دودم۔ دو باڑھی تلوار۔ تیغ کوہ۔ پہاڑ کا سر۔ تیرہ روزی مکاری۔ تیغ کشیدن بینی۔ مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا۔ تیر ہوائی۔ جو تیر آسمان کیطرف پھینکین۔ ثا۔ مثلثہ۔ ثانی اثنین۔ مثل اور مانند ثالث ثلاثہ۔ تین معبودون مین کا ایک معبود۔ ثالث بالخیر۔ ولد الزنا۔ ثلث ایک خط کا نام ہے۔ ثوابت۔ وہ ستارے کہ حرکت نہین کرتے۔ جیم تازی۔ جام جہان نما۔ جام کیخسرو جس سے دنیا کی نیکی بدی معلوم ہوتی تھی۔ جان من و جان شما۔ تمکو میری قسم اور مجھکو

تمھاری - جای فلان پیدا است و سبز ست و خالی ست - اس مقام مین وہ چاہیے - جاگیر - منصب کے ساتھ کی جاآداد - جا برای کسے خالی کردن - کسیکو تعظیم سے اپنی جگہہ بٹھلانا - جان بردن - زندگی کاٹنا - جا گرم کردن - کسی جگہہ دیر تک ٹھہرنا - جانشین - قائمقام - جامہ گذاشتن - سلاطین اور اولیا کا مرنا - جان در میان داشتن - نہایت مہر و محبت - جبل رحمت - عرفات کے پہاڑ کا نام - جبہ درویش - جاڑے کا آفتاب - جبین گرفتہ - ترشرو - جستہ رگ - خبردار - جفت گردن نظر - بغور دیکھنا - جفت ران - ہل چلانے والا - جگر بند پیش زاغ نہادن - محنت و مصیبت اختیار کرنا - جگر داشتن - تاب و طاقت رکھنا - جگر باختن - ڈرنا - جگر گوشہ - فرزند عزیز - جنبش زنخ - مسخرہ پن - جنگ زرگری - جنگ مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دھوکا دینے کو ہو - جوانمرد - سخی - جوان سنگدیدہ - بہادر و تجربہ کار - جولانی - گھوڑا اور پیالہ - جہل مرکب - کسی امر کو واقع مین نجاننا اور یہہ سمجھنا کہ جانتے ہین - جہاد اکبر - نفس کشی - جہاد اصغر - کفار سے لڑنا -

جیم فارسی

چار ارکان و چار طبع - آب و باد و خاک و آتش - چار اسباب علت مادی اور صوری اور فاعلی اور غائی - چار آئینہ - لڑائی کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات و مخمل مین مڑھکر سینہ اور پشت کے گرد لگاتے ہین - چار جوے بہشت - پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی نہرین اور انکو چار خوان بھی کہتے ہین - چار تکبیر - نماز جنازہ - چار ضرب - شغل صوفیہ - اور چوتالا باجا - چارقب - ایک لباس امرا کا - چار مذہب - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - چارم اصطرلاب - قران مجید

چار میخ و چار شاخ - ایک قسم مجرم کے سزا کی - چار مغز اخروٹ - چار طاق
راوٹی - چار دانگ - وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزوں سے ردی ہو - چار منزل
شریعت - طریقت - معرفت - حقیقت - چار مرغ خلیل - کبوتر - کوا - مرغ
مور - چار طاق افگن - فراش - چار زبان بہت کلام کرنے والا - چار
طوفان - طوفان آب نوح کی قوم پر - ہوا کا طوفان قوم ہود پر - اگ کا طوفان
قوم لوط پر - خاک کا طوفان قوم صالح پر - چار کان آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ
گندک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہیں - چار شانہ - تنومند - چار موجہ - گرداب
چپ انداز - مکار - چپ دادن و رفتن - مخالفت کرنا - چرخ انداز - تیر انداز - چرخ
زدن - چکر باندھنا - چراغ از چشم پریدن - دماغ میں بہت صدمہ پہونچنا - چراغ
آسمانی - بجلی - چشم داشتن - توقع کرنا - چشم زدن - پلک مارنا - چشم بند - نیند کا
منتر اور جادوگر - چشم شور - نظر بد - چشم خروس - گھونگچی - چشم زاغ - بیحیا - چشم
زخم - اثر نظر بد - چشم رسیدن - نظر لگنا - چشم رسانیدن و کردن - نظر لگانا
چشم سیاہ کردن - حسد کرنا اور طمع رکھنا - چشم سرخ کردن - طمع کرنا اور
غصہ ہونا - چشم را آب دادن - تماشا دیکھنا - چشم گرم کردن - نظارہ کرنا اور
جاگنا - چشم درد داشتن - حیا کرنا - چشم فرنگی - عینک - چشم روشنی - مبارکباد
چنبر جہانیدن - نیزہ پھرانا - چنبر بازی - ناچنا اور چکر باندھنا - چوگان زر -
تلوار - چوب زن - پاسبانوں کا افسر - چوگانی - وہ گھوڑا جو چوگان بازی میں
خوب دوڑے - چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد - اس کو وہاں بولتے ہیں کہ کوئی ایسا
کام کرنے لگے جو اس سے بڑے سے بھی نہو سکے - چہار باد - پوروا پچھوا شمالی

جنوبی۔ چہرہ پرداز و چہرہ کشا۔ مصور۔ چہرہ خیز۔ روشن۔ چہرہ شدن۔ مقابل ہونا۔ چہار رکن۔ شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود۔ چارون گوشہ کعبہ کے۔ چیرہ دست۔ غالب۔ چینہ دانہ۔ پوٹا مرغ کا۔ حا مہملہ۔ حاشا اور حاشا للہ۔ مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے مین بولتے ہین۔ حرف چشمہ دار۔ جس حرف مین دائرہ ہو۔ حرف بارگیر۔ تکیہ کلام۔ حرف جو بردار۔ حرف خوب حرف گیر۔ عیب جو۔ حرف گلوسوز۔ سخن تند و تلخ۔ حرف کم۔ کلمہ حقارت۔ حرف معجم نقطہ دار۔ حرمین۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ۔ حرامی۔ چور اور ٹھگ۔ حرف در کار کسے کردن۔ اُسپر اعتراض کرنا۔ حرف زدن۔ بولنا۔ حرکت نفسانی۔ جس حرکت سے روح کو حرکت ہو۔ جیسے غصہ اور خوشی اور خوف و خجالت۔ حرارت عزیزی۔ گرمی سرشتی اس کا مقابل حرارت غریبی ہے جو گرمی خارجی ہو۔ حسن طلب۔ کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا۔ حسن گلوسوز نہایت شیرین خوبصورتی۔ حساب نگرفتن۔ معتبر نجاننا۔ حسن برشتہ۔ وہ خوبصورتی جس کے رنگ مین سے سُرخی جھلکتی ہو۔ حفظ غیب۔ پیٹھ پیچھے کسیکو بھلائی سے یاد کرنا۔ حکم انداز۔ وہ شخص جس کا نشانہ خطا نہ کرے۔ حلقہ بگوش غلام و تابع۔ حلقہ بر در زدن۔ حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا۔ حنای سر ناخن۔ چیز قریب بزوال۔ حواس خمسہ باطنی۔ حس مشترک۔ خیال واہمہ۔ متصرفہ۔ حافظہ۔ حواس خمسہ ظاہری۔ دیکھنا سُننا۔ سونگھنا چکھنا۔ چھونا۔ خا معجمہ۔ خاک برلب۔ چیز کے انکار مین قسم کہانا خاربست۔ و خاربند۔ کانٹون کی باڑھ کھیت وغیرہ کے گرد۔ خارق یا خارق عادت

معجزہ اور کرامت۔ خارپشت۔ سیہی۔ خاگ جگر گیر۔ زمین دلچسپ۔ خاک خوردن تیر کا نشانہ پر نہ لگنا۔ اور زمین پر گرنا۔ خام سوز۔ جو اوپر سے جلجاوے اور نیچے کچی رہے۔ خانہ رس۔ میوہ پال کا پکا ہوا۔ خانہ بدوش۔ مسافر بے تعلق جس کا گھر بار نہو۔ خام ریش۔ بے عقل و مسخرہ۔ خانمان۔ گھر بار۔ خانہ بر خروس باز کردن۔ گھر کا اُجاڑنا۔ خامہ زدن۔ قلم کو قط دینا۔ خار در راہ نہادن کار مشکل سامنے کرنا۔ خانہ کردن کمان۔ کمان کے گوشون کا وضع اصلی سے ترچھا ہونا۔ خامہ فرسائی۔ لکھنا۔ خاکدان و خاکدان دیو۔ دنیا۔ خاک مردہ۔ زمین بنجر جس مین سبزہ نہو۔ خام دست۔ ناتجربہ کار۔ خاتم بندہ خاتم کار چیزون پر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا۔ خدا جواب دہد و خدا بردارد اللہ تعالے اُسکو موت دے۔ خدا خدا کردن۔ ڈرتے ڈرتے کام کرنا۔ خردہ فروش۔ بساطی۔ خرقہ تازہ کردن۔ نئے سر سے دوسرے کا مرید ہونا۔ خرقہ از کسے پوشیدن۔ اُس کا مرید ہونا۔ خر گرفتن۔ احمق فرض کرنا۔ خر در پیش خانہ خود بستن و خر در از بستن۔ بے غم ہوجانا اور اپنی شان ظاہر کرنا۔ خرمن کہنہ بباد دادن۔ پہلی دولت پر شیخی کرنا۔ خرج راہ شدن۔ سفر مین مرنا۔ خرمن ماہ۔ چاند کا ہالہ۔ خر مہرہ۔ سنکھ اور کوڑی۔ خزان حنا۔ زردی رنگ حنا۔ خس بدندان یا بدہن گرفتن۔ عاجزی کرنا۔ اور امن چاہنا۔ خساک آوردن۔ چپ رہنا۔ خشک مغز یا دماغ۔ دیوانہ۔ خضراے دمن۔ جو محبوب صورت کا اچھا۔ اور نسل کا بُرا ہو خط از خون نوشتن۔ کمال عاجزی کرنا۔ خط کشیدن۔ محو کرنا۔ اور سبزہ

نکلنا اور لکھنا - خط بر آب کشیدن - کام بے فائدہ کرنا - خط بر خاک کشیدن - شرمندہ ہونا - خلال ماندہ - سوئیناں - خمیازہ خشک - آرزوے بیحاصل - خم زدن بھاگنا - خم افلاطون - جس مٹکے میں افلاطون بوڑھا ہو کر بیٹھ رہا تھا - خمیازہ بر چیزے کشیدن - اوس چیز کا مشتاق ہونا - خم کسے خوردن - کسیکا فریب کھانا - خم اندر خم داشتن - برابر ہونا خمسہ متحیرہ - پانچ سیارے سوائے چاند سورج کے - خندہ جام - موج شراب جام خندہ زمین سبزہ کا اوگنا - خونبہا - جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثار کو دیا جاوے خوشۂ چرخ - برج سنبلہ - خواب صیاد یا خرگوش - غفلت - خورشید سوار - سحر خیز و بیدار دل - خویشتن دار - مرد احتیاط والا - خود سوار اور خود کام - خود رائے خون خروس یا ناموس - شراب - خواجہ تاش - غلام اور نوکر ایک آقا کے - خوش غلاف - وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل آوے خوش قلم - جو کاغذ بہت صاف ہو - خورشید لب بام - آخر عمر - خوش عنان - مطیع گھوڑا - خوش داہن - ساس - خود را بکسے رساندن - برابری کرنا - خود افگن - یلہ تاز - خود شکن - منکسر - خوے از لعل روان شدن - شرمندہ ہونا - خوش نشین جو شخص جس جگہہ چاہے رہ پڑے - خون گرمی - الفت - خود ساری - اپنا ظاہر سنوارنا خوردہ کار - وقت پسند - خیرہ سر - بیہودہ - وسرکش - خیرہ کش - بے وجہہ مارنے والا - خیلتاش - ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام - خیار کہ بدجوران میں نکلتی ہے - خیر باد گفتن - رخصت کرنا - اور ہونا - خیرہ رائے سست رائے - دال مہملہ - دار الشفا - شفا خانہ - دار الضرب - ٹکسال - دار الحرب

ملک کفار - دامنِ شب - آخرِ شب - دار السلطنت و دار الخلافت - بادشاہ کے رہنے کا شہر - اور اوسکو پایہ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہیں - دار البوار دوزخ دار و گیر - حکومت - دار القرار - و دار النعیم و دار السلام - بہشت - دامن افشاندن غرور و ناز کرنا - دامن چیدن - کنارہ کرنا - دامن بر زمین کشیدن - غرور سے چلنا - دامن بدندان گرفتن - تیز بھاگنا - داغ بر تخ زدن - کسیکو تکلیف دینی اسطرح کہ وہ ایذا نہ پاوے - دائرہ عظیمہ و عظمی جو کرہ کو برابر دو ٹکڑے کرے ورنہ دائرہ صغیرہ ہوگا - دبیر فلک - عطارد - دبہ بپاے فیل افگندن - فتنہ برپا کرنا - دختر آفتاب شراب - در و لبست - تمام - در ساعت - فی الفور - در پایہ ثالث - مینہ - درخورد سزاوار - درخوردن - ملنا - در یتیم - یکتا موتی - در پوستین یا پوست افتادن کسیکا عیب نکالنا - در پوست گفتن - اشارہ سے اور خفیہ کہنا - در گرفتن - اثر کرنا اور موافق آنا - در افتادن - بحث کرنا - در بر آوردن - بند کرنا - در خط شدن خراب اور شرمندہ ہونا - در آب و عرق افتادن - بہت شرمندہ ہونا - در آب و آتش بودن - محنت و مشقت اوٹھانا - در پای چراغ کمر بستن - خدمت کے لئے مستعد ہونا - دراز شدن - لیٹنا - در پوست در آمدن - واقف ہونا - دراز دست - ستمگار - دراز نفس - بہت کہنے والا - دست بالا - غالب و مغرور دست بر روے دست - بیکار - دست پخت و دست پرور و دست آموز ہاتھ کا پلا ہوا - دست رنج و دست مزد - اجرت - دست برد - غلبہ - دست بر سر - متحیر و متاسف - دست گیر - مدد کرنے والا - دست افراز - اوزار دست باف - آسان - دست و دل - قوت و ہمت - دست بر دل - بیقرار

دست وادن - میسر ہونا اور مرید ہونا - دست شستن - ناامید ہونا - دست یافتن - غالب ہونا - دست در آستین کشیدن - بیکار ہونا - دست ستون زنخ ماندن - حیرت مین رہنا - دست بر دل گذاشتن و نہادن - تسلی پکڑنا - دست از چیزے برکندن - ترک کرنا - دست برابرو گرفتن - دیکھنے کی تاب نہ لانی - دست جستن - بھیک مانگنا - دست بدامان وادن - مرید ہونا - دست در پیش داشتن منع کرنا اور مانگنا - دست افشاندن - ترک کرنا اور رقص کرنا - دست بر پشت چنبر کردن - ہتکین باندہنا - دستار بر زمین زدن - اپنا داد چاہنا - دشمن کام جو شخص کہ دشمنون کی مراد کے موافق ذلیل ہو - دعا کردن و گفتن - رخصت کرنا اور ہونا - دعوے بکرسی نشاندن - دعوے کو گواہون سے ثابت کرنا - دل شب آدہی رات - دل دادن - دلیر کرنا اور تسلی دینا - دل وجان را یکے کردن - کسی کام مین اہتمام کرنا - دل بچیزے دوختن - متوجہ ہونا - دل گرفتن - رغبت کرنا - دلالت مطابقی - لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا - دلالت تضمنی - لفظ کا معنی کے جزر پر دلالت کرنا - دلالت التزامی - لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا - دلکش جو گانے بجانے مین دوسرے کی آواز مین مدد اور ساتھ دے - دماغ سوختن بہت محنت کرنا - دم خر پیمودن - بیہودہ کام کرنا - دم خوردن - فریب کھانا - دم بستن - چپ ہونا - دم زدن - بولنا - اور دعوے کرنا - دماغ بیہودہ پختن - فکر عبث کرنا - دندان دراز - حریص - دندان سفید کردن - مسکرانا - دندان بکام فرو بردن - کامیاب ہونا - دندان تیز کردن - طمع کرنا - دندان کنان - ڈرتا ہوا دنبہ نہادن - فریب دینا - دندان سرخ کردن - رغبت کرنا - دندان

بخون بردن - صبر کرنا - دندان برجگر افشردن - مرنے پر طیار ہونا - اور مشکل کام کی جرئت کرنی - دندان نمودن - ہنسنا - دندان زنی - خصومت کرنا - دور دست - وہ جگہہ کہ جہان پوہنچنا مشکل ہو - دو پیکر - برج جوزا - دوچار مقابل - اور یہہ صحیح بدون واو کے ہے - دورباش - نیزہ دوشاخہ کہ بادشاہون کے آگے آگے جاتا ہے - کہ اوسکو دیکھکر لوگ راہ سے علحدہ ہوجاتے ہین - دورنگ منافق - دوازدہ مقام - راگ کے بارہ پردے - راست[۱] - صفاہان[۲] - بوسلیک[۳] عشاق[۴] - زیر بزرگ[۵] - زیر کوچک[۶] - حجاز[۷] - عراق[۸] - زنگلہ[۹] - حسینی[۱۰] - رہاوی[۱۱] - نوا[۱۲] دوازدہ امام - بارہ پیشواے دین - علی[۱] - حسن[۲] - حسین[۳] - زین العابدین[۴] - محمد باقر[۵] جعفر صادق[۶] - موسی کاظم[۷] - موسی رضا[۸] - محمد تقی[۹] - محمد نقی[۱۰] - حسن عسکری[۱۱] - مہدی علیہ السلام[۱۲] دوست کام - جو شخص دوستون کی مراد کے موافق سرسبز ہو - دو صحن - آسمان وزمین - دو زبان و دو رو - منافق - دو رخ نہادن - کیسکو بے بس کرنا - دود برآوردن - خراب کرنا - دو کش زدن - آگاہ کرنا - دوستگانی - اپنی باری کا پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدین - دہ مردہ - بیہودہ گو - دہ زدہ - ویران گانو - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بُلہوس وبہادر وپریشان - دہ یکے - دسوان حصہ جو پیداوار زمین سے لیا جاتا ہے - دیو ہفت سر - کرہ زمین - دیر باز - مدت دراز - دیدہ سرخ کردن - طمع کرنا - دیوار کوتاہ دیدن - کیسکو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ نو - اُس کے جنون کا جوش مین آنا - ذال معجمہ - ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین - ایماندار ذوالفقار علے - نام تلوار حضرت علے کا کہ اُس کی پشت مہرہاے پشت

کی طرح تھی۔ ذوالقرنین۔ نام ایک بادشاہ کا۔ اور بعض سکندر کو کہتے ہین۔
ذو ذوابہ و ذو ذنابہ۔ ستارۂ دمدار۔ ذیقعدہ و ذیحجہ۔ گیارھوان اور
بارھوان مہینہ اہل اسلام کی سال کا۔ راے مہملہ۔ راس و ذنب۔ راہ کیت
یعنے آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُسکے سر اور دُم کا یہ نام ہے
راس المال۔ سرمایہ۔ راز زمین۔ گل و سبزہ۔ راہ پیش گذاشتن۔ رہنمائی کرنا۔
راہ بریدہ۔ جو راستہ ٹھگون کے خوف سے چھوٹ گیا ہو۔ ربع مسکون۔ چہارم
حصہ زمین کا جسپر انسان رہتے ہین مراد ہفت اقلیم سے ہے۔ رجعت قہقری
ایڑیون کیطرف چلنا اور پچھلے پاؤن لوٹنا۔ رُخ کسے بردن۔ اسکو ذلیل کرنا۔
رخت بستن۔ سفر کرنا۔ رخت افگندن۔ ٹھہرنا۔ رسن باز۔ نٹ۔ رستخیز
قیامت۔ رشتۂ عمر۔ سالگرہ کا ڈورا۔ رشتہ دراز دادن۔ مہلت دینی اور
تنگ کرنا۔ رصد در کار بستن۔ کام کو بخوبی تمام کرنا۔ رکاب گران کردن۔
سوار ہونا۔ رگ جان۔ شریان۔ رنگ بست۔ پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے۔
رنگ آمیز۔ نقاش۔ رنگ ریختن۔ بنیاد ڈالنی۔ رنگ نہ بستن۔ فائدہ نہ اُٹھانا۔
رنگ بر رو شکستن۔ چہرہ کا رنگ اوڑنا۔ رنگ کردن۔ مکر کرنا۔ رنگ بر روے کار
آوردن۔ رونق دینا۔ رنگ بر آب زدن و ریختن۔ تازہ منصوبہ نکالنا۔ روے
دست۔ حقیر و خوار۔ رواق صبح۔ آسمان۔ روح مجرد و روح القدس
و روح مکرم و امین۔ جبریل۔ روسفید۔ معزز و ممتاز۔ روئداد۔ ماجرا
روز بازار۔ رونق۔ رو بدیوار۔ حیران۔ روشناس۔ جان پہچان والا
روکش۔ شرمندہ۔ روز امید و بیم۔ قیامت۔ روزہ مریم۔ خاموشی۔

روز دیر شدن - دن کا ضایع ہونا - رو تافتن - توجہ نملنی - روغن قاز
مالیدن - خوشامد کرنا - اور فریب دینا - رو انداختن - سوال کرنا - روی دستی
خوردن - فریب کھانا اور طمانچہ کہانا - رو ساختن - شرمندہ ہونا - رو
نداشتن و رو از سنگ داشتن - بیحیا ہونا - رو فگندن - عاجزی کرنا
رو بچیزے آوردن - متوجہ ہونا - رو دادن - توجہ کرنا - اور حاصل ہونا - روزنامچہ
وہ کاغذ جسمین روزمرہ کا حال ہو - روز سیاہ - نحس دن - روح حیوانی
جو تمام بدن مین دل سے پھیلتی ہے - روح نفسانی - وہ روح جو دماغ مین جاکر
کیفیت جدا پیدا کرتی ہے - اسیکو نفس ناطقہ کہتے ہین - روح طبعی - جو جگر مین
جاکر جدا کیفیت حاصل کرتی ہے - راہ داشتن - انتظار کرنا - ریش بابا
ایک انگور کی قسم - ریش برباد - مغرور - ریختہ دم - وہ ہتھیار جس کی باڑہ
گر گئی ہو - رنگ ریختن - خراب کرنا - ریش قاضی - شیشہ شراب کی ڈاٹ -
ریش گاوی - حماقت - ریزہ سرائی - نغمہ گانا - ریشمالی - بیحمیتی و دیوثی -
زا معجمہ - زاہد خشک - عابد بے کیف - زانو زدن - موؤب بیٹھنا - زبان بقفا
گل نافرمان - زبانگیر - جاسوس - زبان فروش - بہت کہنے والا - زبانیان -
سرکش - اور دوزخ کے فرشتے - زبان دادن - وعدہ اور شرط کرنا - زبان
تر کردن - بولنا - زبان بر دیوار مالیدن - توکل اور قناعت - زبان سنگین
توتلی زبان - زبان بر خاک مالیدن - عاجزی کرنا - زبان ترازو - کاٹنے کی
سوی جسکے سیدھے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے - زبانبازی - برابری و خصومت
زر دست افشار - سونا نہایت خالص و ملایم مثل موم کے جو خسرو پرویز کی پاس تھا

زر دگوش - منافق - زر خشک و زر جعفری و زر ده دہی و زر شمش سرخ و زر مغربی و زر رومی - زر خالص - زلہ بند - جو ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے - زلہ ربا - فائدہ لینے والا - زمین مردہ زمین خشک کہ قابل زراعت نہو - زند خوان - بلبل - زنخ زدن - بیہودہ بکنا - زنگولہ بستن - مرتبہ بلند حاصل کرنا - زہرہ باختن - نامردی کرنا - زہ برزدن - حدبندی اور شیرازہ - زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن - کسیکا فریب ظاہر کر کے عجائبات دیکھنے - زیادہ سری - خودپسندی اور سرکشی - ژاژ خا - بیہودہ بکنے والا اور شیخی کرنے والا - سین مہملہ - سایہ دست - مدد - سایہ رست - ناز پروردہ - سادہ لوح - بے شعور - ساقی کوثر - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - ساق عروس نام شیرینی - سایہ برافگندن - توجہ کرنا - سال جلالی - سال شمسی - جو جمال الدین ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے - سبک پا و سبک عنان - تیز رفتار - سبک سار - فارغ البال - سبک سر و سبک مغز فرومایہ و احمق - سبز کار - جو کام خوب کرے - سبع شداد - ہفت آسمان سبع الوان - ہفت رنگ - سرخ - سیاہ - سفید - زرد - سبز - کبود - عباسی سبع مثانی - سورۂ الحمد یا قرآن - سبعہ معلقہ - وہ سات قصائد جو فصحای عرب نے تفاخر کے لئے کعبہ کے دروازے پر لٹکای تھے - سبزہ بیگانہ - سبزہ خودرو - سبعہ سیارہ سات ستارے متحرک - خورشید - قمر - مریخ - عطارد - مشتری - زہرہ - زحل سپید بخت - نیک بخت - سپید کار - پرہیزگار - سپیدہ دم - صبح صادق - سپر عجم ناز بو - سپر انداختن و در آب انداختن - نامردی کرنا اور عاجز ہونا -

سپری شدن - تمام ہونا ۔ سپنجی سرائے - کھیت والون کے جھوپڑے اور دنیا
ستارہ صبح - زہرہ - سحر حلال - شعر سخن فصیح وبلیغ - سخت خوردن - تصدیع
اٹھانا - سخت کمان وسخت زہ - شہزور پہلوان - سخت جان - سنگدل -
سدرۃ المنتہی - مقام جبریل ساتوین آسمان پر - سراپا - تمام اور بترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا - سرور ہوا - پریشان - سرمہ چوب - سرمہ کی
سلائی - سرحساب - خبردار اور آگاہ - سردست - فی الفور - سروآزاد - سیدھا سرو
اور آزاد اس وجہہ سے بھی کہتے ہین کہ اوسپر خزان نہین آتی - سروبند - عہدوزنانہ
سرفلان شخص میجنبد - یعنے وہ زندہ اور ذی اعتبار ہے - سردمہر - بیمحبت
سرچشمہ دار - کسی کام کا موجد - سررشتہ دار - منتظم - سرعشر - دس آیتین جو لڑکون کو
بسم اللہ کے وقت بتا دیتے ہین - سرانداز - گھونگھٹ اور اوڑھنے - سرجوش
- اول جوش کا گلاب وغیرہ اور چیز صاف وخلاصہ - سرخوش - مست -
سرخط - تعلیم خوشنویسان اور نوکری کے یاد کی تحریر - سرمائی گل - گلابی جاڑا
سرگرم - مستعد - سرت گردم - تیرے قربان جاؤن - سر برخط نہادن -
اطاعت کرنا - سرگران - مست - سرانگشتان عنابی کردن - کسی چیز کو رنگین
کرنے مین مصروف ہونا - سرآمدن - آخر ہونا - سرآوردن - تمام کرنا
سرکردن - شروع کرنا - سرزدن - ظاہر ہونا - سربرگرفتہ - نافرمان -
سربازماندن - حیران رہنا - سرکہ فروختن - ترشرو ہونا - سرکہ جبین
ترشرو - سرمہ خوردن وسرمہ بہ گلو کشیدن - گونگا ہونا - سردادن - چھوڑنا
سردرسرچیزے کردن - کسی چیز کی طلب مین فنا ہونا یا چیز کی خواہش کرنی

سر نہادن - سونا۔ سر وا زدن - منہ پھیرنا۔ سر بند کسے گرفتن - کسی کام کی تہ
معلوم کرنا۔ سر باز زدن - ٹھوکر مارنا اور رد کرنا۔ سر از چیزے بیرون آوردن -
اس کے عہدے سے باہر آنا۔ سرخ شدن - غصہ ہونا۔ سر خانہ رسانیدن -
کمال کو پہونچانا۔ سر در کلاہ کسے نہادن - تابع ہونا۔ سر زدہ آمدن و رفتن -
بیخبر آنا یا جانا۔ سر جنبانیدن - آفرین کرنا اور کسی کام سے باز رہنا۔ سر نگرفتن
موافق نہونا۔ سر گوش گرفتن - خبردار ہونا۔ سر زندہ - بڑے سر والا -
سر کوچک - کمینہ۔ سر گوشی کان میں بات کہنا۔ سرپرستی - تیمارداری
سست ریش - احمق - سعد اکبر - مشتری - سفسطہ - وہ حکمت جس کی بنا
مغالطہ پر ہو۔ سفید کردن - ظاہر کرنا۔ سفید گردیدن - ظاہر ہونا۔ اور
معزز ہونا۔ سفید چشم - بیحیا۔ سقاے نیل - ابر۔ سقط فروش - جو گرا ہوا
میوہ جمع کرکے فروخت کرے۔ سکندری خوردن - سر کے بل گرنا -
سلم - بدنی بیع کی قسم - سنگ پشت - کچھوا - سنگ بست - مضبوط
سنگین دست - جو دیر میں کام کرے - سنگسار - پتھر مار کر مار ڈالنا - سنگ
دشنق و سنگ امتحان و سنگ زر - کسوٹی - سنگ در دہان انداختن - چپ رہنا
سنگ در موزہ افتادن - بیقرار ہونا - سنگ رو - بیحیا - سنگ شدن بیماری
بیماری کا سخت ہونا۔ سواران آب - بلبلے - سوختگی نفس - ہانپنا
سورۂ اخلاص - قل ہو اللہ - سواد بر گرفتن - پڑھنا - سواد کردن
لکھنا - سوفسطائی - حکیم مغالطہ باز - سوزن عیسےٰ - وہ سوئی جو آپ
کے دامن میں رہگئی تھی - اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے

آگے نہ بڑھے۔ سہ بعد۔ طول و عرض و عمق۔ سہ روح۔ روح حیوانی و نباتی
و جمادی۔ سہ خواہران۔ تین ستارے بنات النعش کے۔ سہ اسپہ
بکمال جلدی۔ سیاہ کاسہ و سیاہ دست۔ بخیل۔ سیاہ مست۔ بدمست
سیماب در گوش۔ بہرا۔ سیاہ سال۔ خشک سال۔ سیاہ گلیم و سیہ کام و
سیہ خانہ۔ بدبخت۔ سیاہ چشم۔ پرند شکاری۔ سیہ زبان۔ کل جیبہا سیاہ
شدن زبان۔ برک کہتے زبان کا تھک جانا۔ سیر در لوزینہ کردن۔ خوشی میں
غم کر دینا۔ سیر آمدن۔ تنگ ہونا۔ سیاہ نامہ۔ بدکار۔ سینہ باز۔ دو رنگ
شین معجمہ۔ شاہ مغرب۔ ہلال۔ شاہ مشرق۔ آفتاب۔ شاہ بیت
قصیدہ یا غزل میں سے عمدہ تر شعر۔ شاخدار۔ دیوث و منکبر۔ شانہ بسر
ہدہد۔ شاخ بدلوار۔ مغرور و گردنکش۔ شادی مرگ۔ جو خوشی دفعتہً
آنے سے موت پیدا کرے۔ شانہ در آب گذاشتن۔ آرائش کے لئے طیار
ہونا۔ شانہ گردانی۔ منہ پھیرنا۔ شادخواری۔ شراب پینا۔ شب زندہ دار
عابد۔ شب اندر روز۔ دہوپ چھاؤں کپڑا۔ شب گرد۔ کوتوال۔ شبگیر زدن۔
رات کے آخر میں چلنا۔ شتر دلی۔ نامردی۔ شراب طہور۔ شراب بہشتی
شرح کشاف خواندن۔ بہت بکنا۔ ششدر۔ حیران۔ شش روزہ۔ دنیا کہ
چھہ روز میں بنی۔ شش دانگ۔ کامل۔ شش ارکان۔ چھہ ضروری چیزیں
ہوا۔ کہانا۔ پینا۔ حرکت و سکون بدن۔ حرکت و سکون نفس۔ خواب و بیداری
استفراغ و احتباس۔ شش خاتون۔ چھہ سیارے سوائے آفتاب۔ شقائق نعمان
لالہ سرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اسکا بیج لایا تھا

شکر خند - مسکرانا - شکر ریز - جو نوشہ اور دُلہن پر نثار کرین - اور خوشی کے رونق
کو بھی کہتے ہین - شکر رنج و شکر رنگ - ناراض - شکر لنگ - کسیقدر لنگڑا -
شکستہ رنگ - زرد رنگ - شکنجہ کردن - تکلیف دینا - شکستہ ناخن - بے قوت
شکم خاریدن - بہانہ کرنا - شکم در خویش دزدیدن - ڈرنا - شکم بندہ - حریص - شمع ایمن
تجلی نور الٰہی - شمار بدست چپ کردن - سیکڑون اور ہزارون کو گننا - شور بخت
بدبخت - شور چشم - جس کی نظر ضرر پہونچاوے - شورہ پشت - شوخ - شیر خدا
حضرت علی - شیشہ باز - مکار - شیخ رئیس - بو علی سینا - شیشہ بر سنگ
خراب - شیشہ دل - نامرد - شیشہ بر سر بازار شکستن - افشاء راز کرنا -
شیخ نجدی - شیطان **صاد مہملہ** - صاحب فراش - بیمار اور جس بیمارت
چارپائی پر سے نہ اُٹھا جاوے - صاحب قران - جس بچہ کے رحم مین آنے یا پیدا
ہونے کے وقت مین قران عظمی پڑے - صاحب الزمان - مہدی علیہ السلام - صباغ
زمین - آفتاب - صباغ فلک - ماہتاب - صبح آخرین و دوم - صبح صادق - خندہ برگ
گیندا - صدقہ جاریہ - جو خیرات ہمیشہ جاری رہے - صغرے - دلیل کا پہلا جملہ
صوابدید - تجویز - صورت بازی - بہروپ - **طاء مہملہ** - طائر قدس و طائر عرش
جبرئیل - طاوس علوی آشیان - آگ - طاسباز - تھالی پھینک کر
لکڑی پر لینے والا - طبل از زیر گلیم برآمدن - راز کا فاش ہونا - طبل در زیر
گلیم بودن - راز کا پوشیدہ رہنا - طبل خوردن - کنارہ کرنا - طبائع اربعہ
گرم و سرد و تر و خشک - طرفدار انجم - مریخ - طرف بستن - حاصل کرنا
طرف شدن - مقابل ہونا - طرف گرفتن - حمایت

اور گوشہ نشینی - طرح کردن ورنجین و انداختن - بنیاد ڈالنی - طشت از بام
اُفتادن - رسوا ہونا اور راز کا کہلنا - طفل شب - چاند - طفل مکتب - نوآموز -
طفل ہندو - آنکہہ کی پتلی - طفل چہلروزہ - آدم علیہ السلام - طمع خام - تمناام
ناممکن کی - طفیل - نام شاعر کوفی کہ بدون بلائے مجلس مین جاتا تہا اب مجازاً
ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے عین مہملہ عالم آب - حالت مینوشی - عالم برزخ
مقام روحون کا مابین موت اور قیامت کے - عالم صغیر - جسم انسان
- عرض عمر - لذت زندگانی - عرق ریز - خادم اور بہت سعی کرنے والا
عرق کردن و عرق ریختن - شرمندہ ہونا - عقل اول و فعال و کل - جبریل
عقد انامل - انگلیون پر شمار کرنا دہنے ہاتہہ پر اکائیان اور دہائیان
اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہین - عقول عشرہ - دس فرشتے
حکماء کے نزدیک خدا تعالے نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اوس نے
دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم
آسمان پیدا کیا اسیطرح نو آسمان اور دسؔ فرشتے ہوئے دسوین نے تمام
عالم پیدا کیا - عکس نقیض - جملہ مین مبتدا کے نقیض کو خبر کرنا اور خبر کے نقیض کو
مبتدا کرنا اسطرح کہ اصل جملہ اور عکس دونون ایک سے ہون صدق اور کذب
اور کلی اور جزئی ہونے مین - عکس مستوی - جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا
علم کلام علم - عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا - علم شدن - ظاہر ہونا
علم لدنی - وہ علم کہ بدون اوستاد کے حاصل ہو - عنان تاب - وہ گہوڑا کہ باگ کے
اشارہ پر رہے - عنا دادن - دوڑانا - عنان بر عنان - برابر - عنان در دیدن -

بازرہنا۔ عنان گران کردن۔ گھوڑا ٹھہرانا۔ عین الکمال۔ چشم بد عیب بردن
عیب کا ظاہر کرنا۔ **غین معجمہ** غائب باز۔ وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے
غاشیہ باف ریش۔ مسخرہ۔ غاشیہ بردار خادم۔ غنچہ آب۔ حباب۔ غوغائیان۔
گلبن۔ بلبلین۔ **الفا** فانوس خیال۔ وہ چراغ جسکے گرد گہومتی تصویرین
لگاتے ہین۔ فتنہ برچیزے شدن۔ عاشق ہونا۔ فذلک۔ تتمہ اور تفصیل حساب
کا مدجمع۔ فرو کش شدن۔ ٹھہرنا اور اُترنا۔ فرزین نہاد۔ کج نہاد فرا گرفتن۔
سیکھنا اور یاد کرنا۔ فرش افگندن۔ عاجز کرنا۔ فرمان رسیدن۔ اجل آجانی
فرو خوردن۔ تحمل کرنا۔ فصل قریب۔ جو جنس قریب سے نوع کو جدا کرے۔ فصل بعید
جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے۔ فصلی۔ وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۷۱ھ
باعتبار فصل کے مقرر کیا اور ابتدا اوسکی اسارہ ماہ ہندی سے مقرر کی چونکہ
ہندی مہینون مین لوند ٹرہتا رہتا ہی لہذا اب فصلی اور ہجری مین فرق بارہ برس سی
زائد کا ہوگیا۔ فلک اطلس۔ نوان آسمان جسمین ستاری نہین اوسیکو فلک الافلاک
بھی کہتے ہین۔ فن خوردن۔ دغا کہانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن
بائین ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی اُنگلی ایسی طرح مارنی کہ آواز نکلے **قاف**
قاضی چرخ۔ ستارہ مشتری۔ قدر انداز۔ تیر انداز کامل۔ قایم ریختن۔ عاجز ہونا
قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور جگہہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اور کام
مین بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیزے نہادن۔ چیز کو ترک کرنا
قزلباش۔ سپاہی اور لغوی معنے سُرخ سر کے ہین اسمٰعیل صفوی نے اپنی فوج
کے لئے سُرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اس روز سے مجازاً سپاہی کے

معنے ہوئے۔ قضیہ جملہ۔ قطرہ دزد۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا۔ قفل وسواس
گورکھ دہندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم درکشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم
بناخن شکستن۔ سزا دینا۔ قلم در سیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلمرو۔ ولایت
قند مکرر۔ لب محبوب۔ قوس قزح۔ دہنک اور اسکو قوس شیطانی بھی کہتے ہین۔ قوای طبیعی
جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جن کا تعلق جگر سے ہے۔ قوار حیوانی۔ جو دل سے متعلق ہین
جیسے خوشی اور غصہ۔ قوای نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہین جیسے واہمہ
اور حافظہ وغیرہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو جملون یا زیادہ سے **کاف تازی**
کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافور خوار۔ سرد اور نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈوی
کاکل شمع۔ شمع کا دہوان۔ کارد باستخوان رسیدن۔ تنگ آنا۔ اور قریب
بہ ہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے
شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کے گہاٹ لگنا۔ کار کسے
ساختن۔ مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا اور عاجز ہونا۔ کاسہ
سرنگون۔ مفلس۔ کاہ کہنہ بباد دادن۔ شیخی کرنا۔ کار دست بستہ۔ مشکل کام
کبری۔ دلیل کا دوسرا جملہ۔ کباب تر۔ برف۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ کشکدار۔ پاسبان
کف کردن۔ کہانا۔ کفن پارہ کردن۔ سخت بیماری سے شفا پانا اور آفت سے
بچنا۔ کلاغ گرفتن وکلاغ زدن۔ طعنہ مارنا اور ٹھٹھا کرنا۔ کلاہ بر کلاہ کسی زدن
برابری کا دعوے کرنا۔ کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن۔ نہایت خوش ہونا۔ کلاہ
افگندن وبرکشیدن۔ تعظیم کرنا۔ کلاہ گوشہ شکستن۔ فخر کرنا۔ کلوخ۔ خشک بر لب
مالیدن۔ راز کا پوشیدہ رکہنا۔ کلک فرنگی۔ پنسل۔ کم چیزے گرفتن۔ نیست سمجھنا

کمر بستن۔ بے طاقت ہونا۔ کمر کشادن ۔ ترک کرنا۔ کمان از طاق
بلند آویختن۔ کسی بڑے کام سے فخر کرنا۔ کند پیر۔ نہایت بوڑھا۔ کن فکان و
کن فیکون ۔ عالم موجودات ۔ کندہ کاری۔ سونے وغیرہ کی نقشکاری۔ کوچہ سلامت
ایک قسم کی نقب یا خندق جس مین سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے
کوتاہ نظر۔ جو انجام کو نہ سوچے اسکو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہین ۔ کوک شدن
ساز کا موافق ہونا۔ کوہ کن فرہاد ۔ کوچہ دادن ۔ راہ دینا۔ کوچہ یافتن ۔ راہ ملنا۔
گوچہ خموشان ۔ قبرستان ۔ کوچک دل ۔ نازک دل ۔ کیک در شلوار یا موزہ افتادن
بیقرار ہونا۔ کیفدان ۔ نشہ اور معجونون کا ڈبہ کاف فارسی ۔ گاو آہن ۔ پھالی ۔
گاو در خرمن کردن ۔ خراب و تباہ کرنا۔ گاو زادن ۔ نفع کثیر پانا ۔ گاو سفالین
شراب کا مٹکہ ۔ گاو گردون ۔ برج ثور ۔ گران رکاب ۔ میٹھا جانور۔ گران سر
متکبر۔ گرفتن خاطر ۔ رنجیدہ ہونا۔ گرفتن چراغ ۔ گل کرنا۔ گردن باریک ۔ مطیع
گران سنگ و گران سایہ ۔ باوقار۔ گرسنہ چشم ۔ بخیل و حریص ۔ گران جان۔
سخت جان و سست ۔ گرم خون ۔ بڑا دوست ۔ گرمجوش ۔ بہت تپاک والا ۔
گربہ با انبان فروشدن ۔ کمال کامیاب ہونا۔ گرد بر آوردن ۔ پامال کرنا۔ گربہ
گون و گربہ در بغل ۔ مکار ۔ گردن خاریدن ۔ حیرت ظاہر کرنا۔ گرہ بباد زدن ۔ بے بقا
کام پر تکیہ کرنا ۔ گرگ باران دیدہ ۔ آزمودہ کار ۔ گرگ آشتی ۔ کسی مصلحت کے
واسطے ظاہر مین صلح کرنی ۔ گستاخ دست ۔ تیز دست ۔ گسیل ۔ رخصت کرنا۔
گل مہتاب ۔ چاندنی کے ٹکڑے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین
گل شگفت ۔ امر عجیب ہونا۔ گلگشت ۔ سیر اچھی جگہہ کی ۔ گل حکمت ۔ کپروٹی

گل سرسبد- سب سے بہتر چیز- گلزار ابراہیم- نمرود نے جب حضرت ابراہیم
کو اگ مین ڈالا تہا وہ آگ سرد ہو گئی تھی اور گلزار بن گئی تھی اُسی سے مراد ہے
گل کردن- ظاہر ہونا اور بُجہانا اور جلانا- گل فرستادن- مقابلہ کے لئے بُلانا-
گل زمین- اچہا قطعہ زمین کا- گل چیدن- پھول توڑنا- اور سیر کرنا- گل بیگانہ-
پھول خودرو- گل سادہ- جس کا پیڑ چھوٹا ہو مثل نرگس اور لالہ کے- گلستان زادہ
گل و سبزہ- گنبد چار بند- دنیا- گنبد گل- غنچہ- گنجگاو- جمشید کا خزانہ جو بہرام گور
کو ملا تہا- گندہ مغزی- تکبر کی بات کہنی- گوشت خر- چیز بیکار- گوش دادن
و کردن- سننا- گوے بردن- غالب ہونا- گوتا زہی- دعوے نلے حقیقت
گیر و دار- حکومت- حرف لام- لاہوت- عالم ذات الٰہی- لاطائل- بیفائدہ
لالاے چشم- آنکھہ کی پتلی- لاابالی- بیباک و نلے پروا- اور عربی مین معنے
یہہ ہین کہ مین پروا نہین کرتا- لب چرا- میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھ کر بیچ
مین رکھہ لیتے ہین اور کہاتے ہین- لبیک- کلمۂ ایجاب تعظیمی ہے یعنے حاضر ہون
خدمت کو- لب لب جستن- بہت ڈہونڈہنا اور ہر شخص سے پوچہنا- لب زدن
خاموش ہونا- لب و دندان داشتن- لیاقت رکہنا- لب گزیدن- افسوس کرنا
لب شیرین کردن- مسکرانا- لقمۂ خلیفہ- ایک قسم کا حلوا- لنگر انداختن
قیام کرنا- لن ترانی- خودستائی- لیلۃ القدر- رمضان کی ستائیسوین
شب حرف میم- ماہ نخشب- وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا
بنایا تہا اور اوس کی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی- ماوراء النہر- توران
ماحضر- طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو- مار نہ سر- آسمان- ماہ

کنعان - یوسف علیہ السلام - ماہتاب بگز پیمودن - امر محال کرنا - ماہچہ - ایک شکل
چاند کی چاندی اور سونے کی بناکر علم پر چڑہائی جاتی ہے - ماہیچہ - سوئیان -
مبدء فیاض - حق تعالی - مبادی - علم کے شروع کی باتین - مثلثہ آبی - سرطان
عقرب - حوت - مثلثہ آتشی حمل - اسد - قوس - مثلثہ بادی - جوزا - میزان
دلو - مثلثہ خاکی - ثور - سنبلہ - جدی - مجردات - ارواح و ملائک - مد بلبل -
نالہ بلبل - مدلول - معنی - مذکر سماعی - جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو - مرحبا - مہمانکے لئے
بولتے ہین کہ اوسکا اکرام ہو - مرغ ہیسے - شبپر - مرگ ہیچ - بگڑی کا وہ پیچ
جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہین اور یہ بہادرون کے لئے تہیجو موت سے
نہین ڈرتے تھے - مرغ صبح یا سحر - بلبل یا خروس - مرکز چرخ - زمین
مرگ نو مبارک باد - فتنہ تازہ برپا ہوا - مرغ آتش خوار - چکور - مرغ نامہ بر
کبوتر - مرادف - ایک لفظ جو معنے مین دوسرے کا شریک ہو - مرغ تب آہنگ
بلبل - مرغ سلیمان - ہدہد - مسقط الراس - پیدائش کی جگہہ اور وطن - مست گذاہ
جس کی مستی حد سے بڑھ گئی ہو - مشک را کافور کردن - سیاہ بالونکو سفید کرنا -
مشعل وادی کلیم - تجلی کہ موسے علیہ السلام پر ہوئی تھی - مشائین - وہ فرقہ حکماء کا
کہ حقیقت اشیاء کو دلائل سے معلوم کرتے ہین - مشک بر زخم افشاندن
ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا - مشک در شراب کردن - بیہوش کرنا - مصرعہ
تند یا برجستہ - مصرعہ خوب کہ بلا فکر حاصل ہو - معدل النہار - وہ دائرہ کہ خط
استوا کے محاذات مین آسمان پر ہے اور جس پر آفتاب کے پہونچنے سے دن رات
برابر ہو جاتے ہین - معلم ملائکہ - شیطان - معلم اول - ارسطو جس نے حکمت

سب سے پہلے لکھکر سکہائی پہلے حکماء زبانی سکہاتے تھے۔ معلق زدن۔ کلابازی
کھانا اور بازی کرانا۔ معنے بیگانہ۔ معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سے نہوی
ہون۔ معانی وہ علم جس سے فصاحت وبلاغت تعلق رکھتی ہی۔ معلم ثانی۔ ابونصر
فارابی جس نے ارسطو کی کتابونکا عربی مین ترجمہ کیا۔ مغز در سر کردن۔ خاموش
ہونا۔ مغز تر کردن۔ بات کہنا۔ مغربی۔ اشرفی۔ مقولات عشر۔ دس باتین
جو ممکن مین پائیجاتی ہین یعنے مخلوق چیز یا جوہر ہو گی یا عرض جوہر اُسکو کہتے ہین۔
کہ بذات خود قایم ہو۔ اور عرض وہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ قایم ہو اور عرض
نو ہین۔ اول کیف یعنے کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی۔ دوم کم یعنے مقدار
کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی سوم این یعنی مکان مین ہونا۔ چہارم متی یعنے وقت مین
ہونا۔ پنجم اضافت یعنے دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا جیسے باپ ہونا یا بیٹا
ہونا ششم وضع یعنے وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسی
قبلہ رخ ہونا۔ اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا۔ ہفتم فعل یعنے کام کے کرنے کی صورت
ہشتم انفعال یعنے فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت۔ نہم ملک یعنی چیز کا کسی ایسی
چیز سے گھرا رہنا جو اوس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے۔ پس ایک جوہر اور
نو عرض ملکر دس چیزین ہوئین ان سبکو مقولات عشر کہتے ہین۔ مقدمۃ الجیش
ہراول اور لین ڈوری۔ مگس گیر۔ مکڑی۔ مگس ران۔ مورچھل۔ ملکوت۔ عالم فرشتونکا
ممکن۔ جسکا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہون۔ منطقۃ البروج۔ آسمان کا وہ
دائرہ جس مین آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہے اور اس مین یہ بارہ برج ہین
حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو

حوت - موش خر - گلہری - موش کور - چھچوندر - موے دماغ - عیش مین خلل ڈالنے والا - مو برآوردن زبان قلم - قلم لکھنے سے رہ جانا - مو بر بن تیغ کشیدن - کمال غضب مین آنا - مو بکف برآمدن - کام کا محال ہونا - مو برآوردن زبان - امر محال کا ظاہر کرنا - موشک دوانی - فتنہ انگیزی - مہر شفا - بیماری کا گنڈہ - مہرہ چین و مہرہ باز - مداری - میم کاتب - اندہا - میر آخور - داروغہ اصطبل - میر بحر - داروغہ گذر دریا - میر آتش - داروغہ توپ خانہ - میدان دادن کسیکی تعظیم کے لئے جگہہ خالی کرنی - مے در گریبان کردن - زبردستی شراب پلانا - میرزائی کشیدن - ناز اُٹھانا - میل در چشم کشیدن - اندہا کرنا - میانداری دلالی کرنا - حرف نون - ناخن آفتاب - آگ - ناسوت - عالم اجسام ناداشت - مفلس - ناگرفت - اچانک - ناف ہیچ - درد پیچش - ناموس اکبر - شرلعیت و جبریل - نا تر اشش - بے ادب و سفلہ - نان خورش - سالن - ناف خاک یا زمین یا عالم - مکہ معظمہ - ناخن بدل زدن - اثر کرنا دل مین اور بیقرار کرنا - ناف زدن - بچہ کا نال کاٹنا - نام بر تیغ زدن - نام کا محو کرنا - نان در روغن افتادن - خاطر خواہ کام بنجانا - ناخن بسنگ آمدن - مشکل پیش آنی - ناخن گذاشتن - کمال خوف و عاجزی - ناف ہفتہ - منگل کا دن - نازل منزلہ - قائم مقام - نتائج و آثار - حرارت و برودت و رطوبت و یبوست اور موالید سہ گانہ - نخستین فلک - زحل و مریخ - نخل طور - وہ درخت جس پر سے موسے کو تجلی معلوم ہوئی تھی - نرگسی زدن - چشمک مارنی - نستعلیق - خط معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے - نستعلیق گو - فصیح اور بلیغ کلام

بولنے والا - نشخوار - جگالی - نصب العین - مدنظر - نظر یافتن - فیض اوٹھانا
نعل در آتش - بیقرار - ساحرون کا دستور ہے کہ جسکا نام گھوڑے کے
نعل پر لکھکر اوسکو آگ مین رکھتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہوجاوے - نعل افگندن
یا ریختن - گھوڑے کا چلنے سے رہجانا - نعل جو ہین - کھڑاون - نفس کل
عرش - نفی کردن - شہر بدر کرنا - نفس کشادن - کلام کرنا - نفس سوختن -
ہانپنا سانس چڑہنا - نفس راست کردن - آرام لینا - نفس امارہ و بہیمی - خواہش
بُری چیز و نکی - نفس ناطقہ - روح - نقطہ جا بگیر - زمین - نقطہ نوک ریز
جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گرجاے - نقطہ ریختن - رمل سے فال نکالنی -
نفس زدن - داؤ لیجانا - نفس بد نشستن - حسب مراد کام ہونا - نقش
بر آب کشیدن - بیفائدہ کام کرنا - نم نداشتن - مفلس ہونا - نمک خوردن
و نمکدان شکستن - نمکحرامی کرنا - نماز بردن - عاجزی کرنا - نوبر کردن -
میوہ تازہ اول کہانا یعنے نیا کرنا - نہال ساختن - بونا - نہانخانہ - تہ خانہ - نے لست
چھیر - نیم کار - جو دوسرے کے اوزار سے کام کرے - نیمروز - سیستان
نیم لنگ - کمان کا چلہ - نیم رنگ - ناقص اور رنگ اوڑا ہوا - نیمجان - عاشق -
نیل بزبان رفتن - امر غیر ممکن کو شہرت دینا - جسکو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہین -
نیکی کردن و در آب انداختن - بدون توقع عوض کے نیکی کرنا حرف واؤ
واسطۃ العقد - موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور
قیمتی موتی - واجب الوجود - حق تعالے - واماند - بقا و قیام - واخوردن
و برخوردن - ملنا - واکشیدن - زور یا حیلہ سے کچھہ حاصل کرنا

واہوسیدن - منہ پھیرنا - واسوختن - محبوب سے ناراض ہونا - وارستگی
آزادی - وارفتگی - مضمحل ہونا اور گھلنا - وحدت الوجود - سب موجودات کو
وجود حق تعالے کا سمجھنا - وحدت نوعی - ایک نوع کی افراد کا متحد ہونا
بلحاظ نوع کے - ورق الخیال - بھنگ - ورق خام - دفتر کاوہ کاغذ جو
مشکوک اور محکوک نہو - ولی عہد - بادشاہ کا وہ لڑکا جو اوس کے بعد
مسند نشین ہو - ولیمہ - نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کیطرف سے -
ہاے ہوز - ہارونی - قاصدی اور پاسبانی - ہرمان - مصر کے دو
بُرج نہایت قدیم - ہزار داستان - بلبل - ہزار پایہ - کنکھجورا - ہزار خانہ -
شکنبہ جانوروں کا - ہشت بہشت - خلد - دار السلام - دار القرار - عدن
جنت ماوی - جنت النعیم - علیین - فردوس - ہفت دریا - دریاے اخضر
عمان - قلزم - بربر - اوقیانوس - بحر الروم - دریاے اسود - یا یہ سات ہین
دریاے چین - دریاے مغرب - دریاے روم - بحر نطس - بحر طبریہ - بحر جرجان - بحر خوارزم
ہشت بہشت - کلام خصومت - ہفتاد و دو ملت - اہل اسلام کے بہتر فرقے
کہ اصل مین چھ ہین اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہین - اور سب گمراہ ہین ایک
فرقہ تہتر وان اہل سنت وجماعت کا اصل مذہب پر ہے - ہفت دوزخ -
دوزخ کے سات طبقے یعنے - سقر - سعیر - لظی - حطمہ - جحیم - جہنم - ہاویہ -
ہفت کشور یا ہفت اقلیم - ربع مسکون کے سات حصے عرض مین مساوی
اور خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصہ کو اقلیم نام رکھا ہے - ہفت جوش
سات دھاتون کو ملا کر بناتے ہین اور اوس کو اشٹ دھات بولتے ہین -

سات دہاتین یہہ ہین - سونا - چاندی - تانبا - جست - لوہا - سیسہ - رانگ
ہفت اورنگ - سات ستارے بنات النعش کے - ہفت پردہ چشم
ملتحمہ قرنیہ عنبیہ عنکبوتیہ شبکیہ - مشیمیہ صلبیہ اوران پردون مین
تین رطوبتین ہین - بیضیہ - جلیدیہ اور زجاجیہ - اول تیسرے پردہ کے بعد
اور دو چوتھے کے بعد - ہفت قلم - سات طرح کی لکہائی - ثلث - محقق -
توقیع - ریحان - رقاع - نسخ - تعلیق - ہفت اندام - سر سینہ پشت دونو ہاتھ
دونو پاون - یہہ ظاہر کے ہین اور باطن کے - دماغ دل جگر تلی پھیپھڑا پتا
معدہ یا گردہ - ہفت خوان - وہ سات منزلین جن مین رستم کیکاؤس کو
کوئین سے نکالنے کو گیا تہا اور ہر منزل کی مشکل کو دفع کرتا تہا
ہم پشت - مددگار - ہمدست - شریک و برابر - ہم آورد - حریف
ہم زلف - دو بہنون کے شوہر آپس مین کہلاتے ہین - اور انکو
محاورہ اہل زبان مین ہم دامان بولتے ہین - ہم سلک - ہمدہی -
ہندوزن - جادوگرنی - ہندوانہ افگندن - نہایت خوف کہانا -
ہوا گرفتن وہوائی شدن - اڑنا - ہوا یافتن - مزاج مین ہوا کا اثر
ہونا - یائے تحتانی - یار فروشی - یار کی تعریف کرنا - یخ دربہشت
ایک قسم کا حلوا - یکدست - یکسان - یک جہت - متفق - یک چشم -
آفتاب - یک قلم - تمام - یک روکردن - بالکل قطع کرنا - یک
پشت ناخن - مقدار قلیل - یک طرف افتادن - مقابل
ہونا - یکدلہ - شجاع - یک رنگ - بے نفاق - یوم الحساب -

ویوم النشور و یوم التناد۔ روز قیامت۔

فائدہ۔ جاننا چاہیئے کہ محاورہ دانان فارسی ہر معدود چیز کو جدا لفظ سے بولتے ہین۔ چنانچہ اونکی تفصیل یہہ ہے۔

زنجیر۔ ہاتھی کے لئے خاص ہے۔ **مہار**۔ اونٹ کے لئے خاص ہے۔

سلک۔ ہار کی قسمین۔ **طاقہ**۔ زربفت مخمل۔ اطلس۔ بانات وغیرہ۔

ضرب۔ لاٹھی۔ بندوق۔ توپ۔ تمنچہ وغیرہ۔ **ساز**۔ باجے کی چیزین۔

دستہ۔ تیر کے لئے۔ **جلد**۔ کتاب وچمڑا۔

فرد۔ قالین وغیرہ فرش کی اشیاء اور ورق کاغذ۔ **ثوب**۔ آستین دار کپڑا۔

نفر۔ آدمی کے لئے مگر شرط یہہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم یا مزدور یا رذیل ہووے مثلاً دونفر۔

راس۔ لادنے اور دودھ کے جانور جیسے گھوڑا۔ خچر۔ گدہا۔ گای۔ بکری۔ وغیرہ اور ہرن اور گینڈے کو بھی لکھتے ہین۔

دست۔ شکاری پرندون مثل باز وغیرہ کے لئے اور ڈھال اور خلعت کے لئے۔

قلادہ۔ درندون کے لئے جیسے شیر۔ چیتا۔ کتا۔ بندر۔ ریچھ۔ لنگور۔ اور خرگوش کو بھی لکھتے ہین۔

منزل۔ خیمہ۔ قنات۔ کشتی۔ مکان۔ پلنگ۔ چوکی۔ ہودہ۔ عماری۔ زین پالکی۔ بہل۔ چھکڑا۔

قطعہ۔ جواہرات الماس ولعل وفیروزہ وغیرہ۔ اور خط۔ اور کھیت اور تالاب وباغ

قبضہ۔ کاٹ کے ہتھیار۔ مثل تلوار و خنجر و پیش قبض وچاقو اور کمان کو

بھی لکھتے ہین۔

جفت موزہ۔ جوتا۔ کھڑاون۔ اور زیور کا جوڑا مثل بازوبند و کنگھن وغیرہ کے۔

مبلغ۔ روپیہ اور اشرفی کے لئے مگر یہہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہے کہتے ہین کہ مبلغ دو اشرفی۔ اور مبلغ چار روپیہ۔

موازی۔ گٹھ اور بیگھہ اور ٹکہ اور فلوس اور من اور سیر کے لئے اور یہ لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہے جیسے موازی دو بیگھہ۔

دانہ۔ موتی اور مونگا اور میوے کے اقسام مثل انار و سیب وغیرہ۔

عدد۔ برتنونکے اقسام اور یہہ لفظ ایسا عام ہے کہ بہت جگہہ اسکا استعمال ہوسکتا ہی مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین وغیرہ۔

تنبیہہ۔ سوائے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہین مثلاً پنج نفر مزدور و چہار راس اسپ وغیرہ۔

باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان مین مشتمل تین فصلون پر۔

فصل اول نثر و نظم مین۔ نثر کی تین قسمین ہین مرجز[۱] مسجع[۲] عاری[۳]۔ مرجز۔ وہ نثر ہے جسکے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم ہموزن ہون اور قافیہ نرکہتے ہون جیسے صرف اوقات نلے ذکر واہب کارساز و خرج انفاس جز شغل خالق کردگار عین نقصان ست۔ مرجز مشتق رجز سے ہے جو ایک بحر سبک کا نام ہے۔ اور مسجع سجع سے نکلا ہے

جس کے معنے آواز کبوتر اور قمری کے ہین اور اصطلاح مین مسجع اوس نثر کو کہتے ہین جس کے فقرون کے آخر کے کلمات مین قافیہ ہو اور اسیکو مقفے بھی کہتے ہین - اب سجع کی تین قسمین ہین - ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف مین برابر ہون - اور اخیر حرف دونون مین مشترک جیسے از دوست مہجورم و برفراق مجبور کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف مین برابر اور تمامی دونو کی حرف ر پر ہے -

دوسرا سجع مطرف کہ دونو لفظون کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو جیسے مرد باوقار خجستہ اطوار ست کہ وقار و اطوار کے آخر مین ر مشترک ہی مگر اول مین چار حرف ہین اور دوسرے مین پانچ - سوم سجع متوازن کہ دونو لفظون کے شمار اور وزن ایک ہون مگر حرف اخیر دونو مین جدا ہو - جیسے فقیر اور جلیس کو قافیہ مین لائین اور اگر ایسے کلمات دونون فقرون مین جمع کرین کہ ہر ایک لفظ ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرہ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر مین متحد ہو تو ایسی نثر کو مرصع کہتے ہین جیسے بالوف حقایق گویا ست و بصنوف دقایق جویا اور شعر کے دونون مصرعون مین اگر ایسے الفاظ جمع ہون تو اوس کو بھی مرصع کہین گے - اور نثر عاری وہ ہے جسکے فقرات نہ مرجز ہون نہ مسجع اور عاری کے معنے برہنہ کے ہین یعنے نثر مذکور دونو تکلفات سے برہنہ اور خالی ہے - یہہ قسمین نثر کی باعتبار الفاظ کے ہین اور معنے کے لحاظ سے نثر کی دو قسمین ہین - سلیس اور دقیق - سلیس وہ ہے جسکے معنے بسہولت سمجھہ مین آجائین - اور دقیق وہ ہے جس کے معنے دقت سے سمجھے جائین -

اور ان مین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین۔ سادہ اور رنگین۔ سادہ وہ ہے جس مین مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو اور رنگین وہ ہے کہ ادائے مطلب مین ایک طرحکے الفاظ کی رعایت کی ہو مثلاً شروع مین اگر بہار کا ذکر آیا ہے تو آخر تک اوسی کے مناسبات لکھدئے یا علم کا ذکر آیا تو اُسکے مناسبات لکھے اور علے ہذالقیاس۔

اور نظم کی قسمین دس ہین۔ قصیدہ۔ تشبیب۔ غزل۔ مثنوی۔ رباعی۔ ستزاد۔ فرد۔ قطعہ۔ ترجیع بند۔ مسمط۔

قصیدہ۔ کے معنے لغوی مغز سطبر کے ہین اور بعضون کے نزدیک قصد سے مشتق ہے اور قصد کے معنے لغت مین کسی جانب یا کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا ہین۔ اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا اسواسطے اس نام سے موسوم ہوا اور قصیدہ کی دو قسمین ہین۔ تمہیدیہ۔ اور خطابیہ۔ تمہیدیہ وہ ہے کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھکر اوسکے بعد مدح شروع کرین۔ تمہید کے معنے لغت مین فرش بچھانا ہین۔ اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کے لئے نہین بچھاتے ہین اور یہان مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہی جو بعد تمہید کے لکھتے ہین۔ اور قصیدہ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزین لازم ہین۔ اول ممدوح کی حسب حال تمہید لکھنا۔ دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کیطرف آئین شائستہ اور دلچسپ رجوع کرنا۔ تیسرے اول ضمیر غائب سے اُسکی صفات بیان کرین بعد اسکے خطاب کرکے چند ابیات ممدوح کی تعریف مین لکھین اور اس ضمن مین اپنے دلکا مطلب ظاہر کرکے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کرین اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

لحاظ رکہین اگر ممدوح سلاطین اور امرا ئین سے ہو تو اوس کے مناسب الفاظ سنجیدہ لکھے جائین اور اگر انبیا اور اولیا اور مشائخ اور علماء مین سے ہو تو جو کلمات اور اصطلاحات آنکے شان کے لایق ہون استعمال کئے جائین ایسا نہو کہ محاورہ مین جو کلمات حمد و نعت و منقبت مین لکھے جاتے ہین وہ سلاطین وامراکی مدح مین لکھے جائین اور ایسے ہی برعکس اسکے اسباب مین تمیز شرط ہے قصیدہ تمہیدیہ کی مثال جیسے عرفی کا قصیدہ نعت مین جسکی تمہید یہ ہے ؎ سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور + شنیدم آیت استفتحوا ز عالم نور۔ اور قصیدہ خطابیہ وہ ہوتا ہے جس مین تمہید نہین لکھتے۔ مطلع ہی سے خطاب کرکے ممدوح کی مدح شروع کرتے ہین جیسے عرفی کا قصیدہ جسکا مطلع یہ ہی ؎ ای مہر تو جان آفرینش + نعت تو زبان آفرینش + اور قصیدہ مین ۱۹ یا ۲۰ بیتون سے کم نہونی چاہئین اور زیادہ کی کوئی حد نہین اور قصیدہ گوئی مین متقدمین کا اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لئے کہ متاخرین کو اس فن مین مہارت کلی حاصل نہین ہے اُنکی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہے اور یہہ درست نہین قصیدہ اور غزل کے روزمرہ مین مغائرت کلی ہے اور نیز قصیدہ کو اس کے مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمے کرتے ہین مثلاً جس مین مضمون عشق ہو اوسکو عشقیہ کہتے ہین اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے کو فخریہ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ اور اگر شہر کے ادنے اور اعلے کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب اور دنیا کی پریشانی کا مذکور ہو تو جہان آشوب کہتے ہین ۔

تشبیب ۔ لغت مین ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اُن اشعار کو کہتے ہین جو قصیدہ کے شروع مین کسی چیز کی صفت مین لاتے ہین یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہین ۔

غزل ۔ کے معنے لغت مین عورتون سے بات کرنے کے ہین اور غزل کی بیتین پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہین ہوتین اور طاق ہونا ضروری ہے اور غزل مین سوائے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولہ اشتیاق اور آرزوے وصال اور تعریف خط و خال کے اور کچھ نہ لکھا جاے اور جو مضمون مطلع مین لکھا جاے مقطع تک وہی چلا جاے اور روزمرہ صاف فصحا کا سا ہو اور جنون آمیز اور عشق انگیز باتین اور یاس اور نومیدی جسقدر غزل مین زیادہ ہوگی اوسیقدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص و عام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے ۔

فائدہ واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونو مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اوسکو مطلع کہتے ہین اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہے اوسکو حُسن مطلع بولتے ہین اور جس شعر مین شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہے یعنے شعر آخر کو مقطع کہتے ہین اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہین ۔

مثنوی ۔ کے معنے ہین تثنیہ کیا گیا چونکہ مثنوی کی بیتون کے دونو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہین اس لئے مثنوی کہتے ہین اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے اس فن مین فردوسی طوسی اور نظامی گنجوی کمال رکھتے ہین ۔ دوسرے مثنوی گو مثل امیر خسرو

دہلوی اور مولوی جامی اور ہاتفی کے انکے متبع ہین اور بالاتفاق مثنوی
کے سات وزن ہین سوائے انکے دوسرے وزن مین مثنوی کہنا اساتذہ کی
نزدیک غلطی فاحش ہے کسیطرح جائز نہین اور داستان مثنوی کے لیئے تمہید
شرط ہے اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباچہ مین کئی چیزین
لازم ہین - توحید - مناجات - نعت - مدح سلطان زمان - تعریف سخن و
سخنوران - سبب تالیف و تصنیف کتاب - مثنوی کے دیباچہ مین ان سب
باتون کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہین انسے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے
شروع کیا کرتے تھے جیسے تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی مولوی روم وغیرہ
رُباعی جسے فارسی مین ترانہ کہتے ہین اسکا واضع رودکی ہے اور مثنوی
کی طرح رُباعی کے اوزان بھی علحدہ ہین سوائے اُنکے دوسرے وزن مین
نہین کہتے ہین چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ
دو شجرون مین لکھے ہین - الغرض مراد رباعی سے جسے دوبیتی بھی کہتے ہین
چار مصرعے ہین جن کا وزن اور قافیہ یکسان ہو اور رباعی کے تیسرے مصرعہ
مین اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہے اور جو نہو تو معیوب نہین اور رباعی کی دوسری
بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے -

مستزاد - اسے کہتے ہین کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کرین
اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہین اور شعر اصلی کا مضمون اُنپر
منحصر نہین ہوتا جیسے ؎ ہر چند کہ گلرخان دہر اند بسے + بارنگ و صفا -
مثل تو بہ نیکوئی ندیدست کسے + اے عشوہ نما - در پائے تو غیر ازین کہ جان

افشانم - اے یار عزیز + مارا نبود ہیچ ہوا و ہوسے - بر خیز و بیا + اور متاخرین شعراء اردو نے وزن رباعی کے سوا غزل مین بھی مستزاد کہا ہے -

فرد - اُس شعر کو کہتے ہین جسکے دونون مصرعون مین سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکرسکین اس لئے کہ اگر دونون مصرعے مقفےٰ ہونگے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اوسکو بیت کہین گے اور جو ان دونون سے خارج ہوا وسے فرد کہتے ہین -

قطعہ کو اس لئے قطعہ کہتے ہین کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہے اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کرین قطعہ رہجاوے گا اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہین ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہین ہے -

ترجیع بند - لغت مین ترجیع کے معنے لوٹا لینے کے ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین یہ ہے کہ چند اشعار جنکاوزن قافیہ یکسان ہو اگہکر انکے بعد ایک شعر خاص اوسی وزن کا لائین ان سبکا نام بند ہوتا ہے - اگر ایسے کئی بند کہ جنکے آخر مین ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین تو مجموعہ ترجیع بند کہلائے گا جیسے ہاتف اصفہانی ہے اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جداگانہ ہو تو اُسکو ترکیب بند کہتے ہین اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہین ہوتے -

مستمط - تسمیط سے مشتق ہے جسکے معنے لغوی موتیونکا لڑی مین پرونا ہے اور اصطلاح مین چند ایسے مصرعون کے جمع کرنے کو کہتے ہین کہ وزن و قافیہ مین کسی شعر کے مصرعہ اول سے متفق ہون پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائین گے تو اوسکو مربع کہین گے جیسے کسیکا شعر ہے ؎ نالہ مرغان

شدہ بر فلک از ہر طرف + باغ شدہ چون صنم باد شدہ چون سمن + اس کے اول مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے ؎ ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست کف + ژالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف + نالہ مرغان شدہ الخ - پس یہ مربع ہو گیا - اسیطرح تین مصرعے زائد ہونگے تو مخمس کہلائیگا - اور چار والے کو مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھہ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہین اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانے کا دستور نہین - اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرعے ہون اور ہم قافیہ جمع کرین آپس مین پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہون اور بیت اصلی کے مصرعہ تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنے شروع سے آخر تک ایک صورت کے ہون علحدہ معلوم نہون -

فصل دوم عیوب شعر کے بیان مین - عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہی اور مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا نام ہے یعنی مصرعہ ثانی مصرعہ اول کی نقیض ہون جیسے اس شعر مین شیخ سعدی رح کے ؎ یکے سیل رفتار ہامون نورد - کہ بعد از پیش دور ماندے چو گرد + اول مصرعہ مین اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہے اور مصرعہ ثانی مین اُسکو ہوا پر سبقت دی ہی اور دونون مصرعون کے معنے کا تناقض ظاہر ہے اگرچہ مصرعہ اول مین خوشخرامی کی جہت سے سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز دوی کی جہت سے ہوا کے مشابہ کہنے سے تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر مین مذکور نہین اسلئے شبہ پڑتا ہی اور جیسے انوری کے اس شعر مین ؎ ای ملک تراعرصہ عالم سر کوی - از ملک تو تاملک سلیمان

سر ہووے + مصرعہ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو سر گوشے[1]
ٹھہرایا ہے اور مصرعہ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کردیا ہی مناقضہ ظاہر ہی۔
مخفی نرہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح مین واقع ہون تو مصرعہ اول کو عروج
فی المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فی المدح کہین گے اور کبھی کلام مین
اس کے برعکس بھی واقع ہوتا ہے یعنے نزول فی المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے
جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف مین بدر چاچ کے یہ شعر ہے آن قمر جبہہ و شب
پیکر و خورشید سیر + کہ در امروز پس پشت نہد فردا را + تیز کوشی کہ بمشرق اگرش ہا
گوئی + خبر بمغرب بالف وصل نیفتد ہا را + مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید
سیر کہا ہے اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اور دوسری
بیت مین کہتا ہے کہ اگر اوس گھوڑے پر چڑھ کر شرق مین کوئی شخص نعرہ
ہا مارے تو ایسا جلد مغرب مین پونہچ جاے کہ الف اور ہ کا وصل وہان پونہچکر ہو۔
دوسرا عیب تقدیم و تاخیر۔ وہ دو قسم ہے۔ ایک یہہ ہے کہ مصرعہ اول کا
مضمون دوسرے مین باندہا جاوے اور مصرعہ ثانی کا مصرعہ اول مین جیسے
بیدل کے اس شعر مین ہے چشمی ست کہ باید برخ ہر دو جہان بست + گر رفتن ازین خانہ
درے داشتہ باشد + مصرعہ ثانی کا مضمون اول مین چاہیئے تھا اور اول کا
مضمون دوسرے مین لکہنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی ہے یعنے لفظ
آگے پیچھے ہو جائین جیسے نظامی کے اس شعر مین ہے چنان زد برو ناچخ
نہ گرہ + کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ + اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا
لازم تھا اس لئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ۔ یہ عیب عیوب حسن

[1] یعنے سارا جہان تیرے ملک کا ایک گوشہ ہے - ۱۲

تقریر کی قسم مین سے ہے اور حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ کے دیباچہ مین پہلے ہی سے اس کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہہ ایسی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے اوسکی خطا قابل گرفت نہین چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے ؎ بتقدیم و تاخیر بر من مگیر + کہ باشد گذارندہ را ناگزیر + کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہین جیسے سعدی کے اس شعر مین ؎ چو در دوستی مخلصم یافتے - عنانم زصحبت چرا تافتے - یعنے عنان از صحبتم چرا تافتے -

تیسرا عیب تعقید کلام ہے - اسکی بھی دو قسمین ہین - تعقید لفظی اور تعقید معنوی - تعقید لفظی کلام مین اختلال الفاظ کا نام ہے جسکے سبب مراد قائل بدلالت صریح نہین سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر مین ؎ این سایۂ بلند زسرو ریاض کیست + عمرے درین ہوا است پروبال میزنم + دوسرے مصرعہ مین است رابطہ کا نہایت بیجا اور نے معنے تعقید لفظی ہے اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھہ قباحت نہوتی اور اسطرح کہنا مستحسن ہوتا ع عمرلیست در ہواش پروبال می زنم - جب مطلب فوت نہوتا ہو تو تعقید لفظی جائز رکھتے ہین جیسے سعدی رح کے اس شعر مین ؎ تو نیکو روش باش تا بد سگال + بنقص تو گفتن نیابد مجال - گفتن کو لفظ نقص پر مقدم کرنا مناسب تھا - مگر جو مطلب فوت نہین ہوتا ہے جائز رکھا گیا ہے - تعقید معنوی کلام مین مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہے جیسے جامی کی اس شعر مین ؎ بیک جنبش دو بارہ سر نسودہ + چو مہ ہر روز از برجے نمودہ + چاند ہر روز برج سے نہین نکلتا ہے اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی

تضمین دو قسم ہے - ایک یہہ کہ ایک بیت کے معنے دوسری بیت کے معنے کے ساتھہ علاقہ رکھتے ہون یعنے جبتک دوسری بیت نہ پڑہین اُسکے معنے سمجہہ مین نہ آوین - زمانہ قدیم مین اسطرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہین جانتے ہین جیسے کسی اُستاد کے یہ دو شعر ہین سہ ہر زمینے کاژدہا باشد درو ویران شود + اژدہاے خسروآزادہ نیکو سیر + ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار + سایۂ او نعمت ست و بود نش زیب ست و فر + ایسے ہی عرفی کے یہہ دو شعر ہین سہ آنجا کہ دانشش تونہد رسم تقویت + ای آیت شعور تو نازل بشان علم + دست ضعیف جہل کہ ور آستین شکست + از عقل اولین بربایدعنان علم - فارسی مین ایسی تضمین بہت ہین اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطع بند بولتے ہین - دوسری قسم تضمین کی یہہ ہے کہ شعر یا غزل کسیکی لیکر اپنے اشعار کے ساتھہ پیوند کرین جیسے علی حزین کے تین شعرون مین کسی اُستاد نے پیوند لگاکر مخمس لکھا ہی مخمس بیاد آن پری کردم بلند از بس کہ غوغارا - رسانیدم بگوش اہل گردون شور سودارا + کجا زہد و صلاح و پارسائی بیخبر مارا + بآب از آتش مے دادہ ام خاک مصلے را - بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوی را + زہمراہان نہ یکدل بر سر خود مہربان کردم + بر آئین جرس ہر چند صد شور و فغان کردم + طفیل عشق آخر سرنوشت خود عیان کردم + جبین را سجدہ فرسائی در پیر مغان کردم + ببام کعبۂ دل میزنم ناقوس ترسارا + چہ سازم چون کنم ہیہات امشب سخت حیرانم - کہ دل از دست رفت و نوبت اُفتاد دست بر جانم - تعرض چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم + برہمن زادۂ زنار بندے برد ایمانم +

کہ سودا مے کنم باکفر و زلفش دین و دنیارا۔

تخلیع اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہہ بھی معیوب ہے۔

تخالف قاعدہ اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہی جیسے اس مصرعہ مین خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہے ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت - اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کیجگہہ سرمہ دادن لکھنا۔

تنافر۔ ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج جیسے نظامی گنجوی کہتے ہین ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ۔ فروزندہ باشد بشب چون چراغ ایسی ہی فردوسی کا یہ شعر ہے ؎ ز سم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

غرابت غیر مانوس الاستعمال کلمات لکھنے کا نام ہے چنانچہ خداے تعالے کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا۔

ضعف تالیف۔ اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگہہ لبلب اور شلوار بند کی جگہہ کمر بند اور تراشیدہ کی جگہہ تترش لکھنا۔

عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین۔ یہہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کردے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کردے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کردے جیسے نظامی گنجوی نے

وزن کی درستی کے لئے لفظ ارنی مین راے متحرک اور لفظ معُصَفر مین عین متحرک کو ساکن کردیا ہی یہہ دو شعر اس کی مثالین ہین ب ہ موسے ازان جام تہی دید دست شیشہ بکہ پایہ ارنی شکست ب ہ گشت جہان از نفسش تنگتر۔ واز سپرش معصفری رنگ تر + ایسے ہی شمس تبریز نے مفرح القلوب مین عَمّ بسیارلون کو عمّیت لکھاہے ب ہ زسی سیپارۂ قران تا العمّیت + تمام است این سلوک سی وصدبیت ۔ فائدہ پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار مین اس طرح کے تصرفات یعنی کمی و زیادتی حروف اور تبدیل حرکات وسکنات جو شعراے عرب وعجم نے کئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورہ سے واقف اور فصاحت وبلاغت کے موجد تھے کوئی وجہ اسکی درستی کی اُنھون نے اپنے نزدیک ٹھہرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہی کہ اونکی پیروی سے جس لفظ کو چاہے اوسمین اپنی طرف سے تصرف کرکے متغیر کردے مناسب یہ ہی کہ اسمین اُنکی تقلید نہ کرے اور اُنکے تصرفات کو ترک کری اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز کہاہی وہ آٹھ ہین اول فصل یعنی کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کردینا اور اُسکے معنے نہ لینا اور وہ کئی حرف ہین الف بارموحدہ تارفوقانی یارتحتانی شین منقوطہ میم واو جن کا بیان معانی حروف کے بیان مین گذرا ۔ دوسرا قطع یعنی کسی لفظ کے حروف اصلی مین سے کوی حرف گرادینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کرلیاہی ب ہ آنگاہ جو عنکبوت و کوتر + دربان ورقیب سان بہر در ۔ تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو مخفف کرلینا جیسے لفظ تنوّر کہ اصل مین بتشدید نون ہے تنور بہ تخفیف نون اس

شعر مین آیا ہے ؎ ازان گروہ نمائی برون کہ در دوزخ + مقام شان بہ قیامت بود چونان بہ تنور۔ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جس کا حرف آخر مشدد ہے فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اس شعر مین ؎ عادتِ عشاق چیست مجلس غم داشتن ॥ حلقہ شیون زدن ماتمِ ہم داشتن چوتھا تشدید یعنے مخفف کو مشدد کر لینا جیسے زر اور پر اور برد اور درد سب مخفف ہین اساتذہ کے اشعار مین مشدد آئے ہین۔ مثال زر سعدی رح کے اس شعر مین ؎ وجود مردم دانا مثال زر طلاست + کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند۔ ع نبرد قدر نرم را تیغ تیز۔ نظامی ؎ اگر پاے پیل است و گر پر مور + بہر یک تو دادی ضعیفی و زور + ایضاً ؎ شہ آن چرم ناپختہ و نیم خام۔ بدرد و بخاید بجرص تمام + پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج سے اخشیج + ع ز شش جہات و چہار اخشجان توی مقصود + چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے۔ سعدی ؎ شنیدم کہ فرماندہے دادگر + قبا داشتے ہر دو روا آستر + ساتوان متحرک کو ساکن کرنا۔ آٹھوان ساکن کو متحرک کر لینا جیسے فردوسی کے ان اشعار مین ؎ بفرمود تا بہمن آمدش پیش سخن گفت با او ز اندازہ بیش + ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد + زننگ اندران انجمن خاک خورد + آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل مین متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین۔ اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا اسکو متحرک کر لیا ہے۔ یا جیسے اس مصرعہ مین مصرعہ

غریب خاک خراسان علے بن موسے + بن کی ب اصل مین ساکن تھی متحرک کرلی ہے۔

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین۔ اغلاط کلام تین قسم ہین لفظی۔ معنوی۔ ترکیبی۔ اغلاط لفظی یہہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر مین ؎ نہ بر مزاج کسے دست یافت پیکر مے + نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب۔ اس شعر مین جو پیکر مے کہا ہے یہ خطا فاحش ہی اسلیئے کہ مے پیکر نہین رکھتی کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہے یا اُنکی تصویر پر۔ اگر بجاے پیکر کے کیف یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو بر عکس باد مقرون باد بہ شادی کہ نباشد مخافت حزنش + اس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو بر عکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہی اور کلام کو اپنی ماقبل سے اچھی طرح ربط نہین ہوتا ہے اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافت حزنش + تو کچہہ قباحت نہوتی۔ ایسے ہی فردوسی نے رستم کی مان کی زبان سے اُس کے نوحہ مین یہہ شعر کہا ہے ؎ ہزار وصد و سیزدہ سالہ گرد + جہانرا اندید وجہانش بخورد۔ خورد کا قافیہ گرد لانا خطار لفظی ہی اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین۔ واؤ معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیئے پس اگر بجاے گرد کے مُرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہہ ایسا قافیہ لایا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہے ؎ نیست جم ورنہ خجلتے میبرد شاہرخ کو کہ شاہرخ مے خورد + اغلاط معنوی یہہ ہین کہ معنے مین خطا واقع

ہو جیسے ابوالفرج کے اس شعر میں ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو۔
در گوش او نہاد قضا لن ترانیا۔ جس حالت میں کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار
چاہتی تھی تو زمانہ کے کان میں لَن تَرٰی کہنا مناسب تہا نہ لن ترانیا کیونکہ یہاں
فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہے جس سے معنی خبط ہو گئے۔ ایسے ہی
یہہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہے از عجم اندر جہان۔ در شہنشاہی تو شاہا راست
ہمچون جم شدی۔ مصرعہ اول میں ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہے۔ اور
مصرعہ ثانی میں جم سے تشبیہہ دی ہے یہ بخانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے
اور ایسے ہی مولوی جامی کا یہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام است + عزیز
مصرم و مصرم مقام است + مولوی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے
ہین کہ آپ نے عالم خواب میں زلیخا سے کہا تہا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور
میرا مقام شہر مصر اور اس وقت میں آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہان مقیم تھے پس
خلاف کہا اور دہوکا دیا کہ زلیخا نے اُنکے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے
بادشاہ کا وزیر تہا شادی کر لی اور ۳۰ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز
مصر ہوئے اس صورت میں دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف
عائد ہوتا ہے حالانکہ انبیا علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتے ہین ایسی ہی
ایک جگہہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہے ؎ بیا بنگر کنیزک زادگانرا
زراہ عقل دور افتادگانرا۔ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے
پر پوہنچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہیں ہوتا ہے نبوت کے واسطے
حریت ضرور ہے۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر

مین ؎ بلبل کردش سجود الغمک اللہ صباح + خود بخود می باز داد ضحک اللہ
جواب + اصل اَنعَمَ اللہُ صَبَاحَکَ تھا بجاے اُسکے الغمک اللہ صباح کہا۔ ایسی ہی
یہہ شعر ہے ؎ غمزۂ اختر بہ لبت خندۂ رخسار صبح۔ سرمہ گیتی بشست گریہ
چشم سحاب۔ خندہ لب و دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے ہان خندان رو
محاورہ ہے خندان رخسار نہین ہے اور کیسکے گریہ چشم سے کیسکی آنکھہ کا سرمہ
نہین دُھلتا ہے۔ ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ؎ خرمن ز مرغ گرسنہ خالی کجا بود۔
مامر غکان گرسنہ ایم و تو خرمنے + لفظ خرمنے ترکیب مین بموقع واقع ہوا ہی اسواسطے
کہ خرمنی بھی پڑہا جاتا ہے جسکے معنے ہین میر اگدا ہے اور کبھی لفظ غلط کو خلاف
قاعدہ شعر مین ترکیب دیکر ایسے عذر کر دیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم
ہونے لگتی ہے جیسے استاد ریحی کے یہ دو شعر ؎ از ما اگر بحق تو تقصیر کے فتاد
معذور دار مارا اے صاحب البریف + این فا بجاے دال نہادم ز مفلسی + پیوند کردہ
ام رسن ہوے را + اول بیت مین صاحب البرید کی جگہہ صاحب البریف کہا ہی
اور دوسری بیت مین کہا کہ یہہ ف جو بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی
ہے اور اسمین دو طرح کا لطف ہے ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردہ مین اظہار مفلسی
کیا ہے دوسرے یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیہ تھے سب صرف ہو گئے اور مین
قافیون کی طرف سے مفلس ہو گیا اسی دال کو فا ر مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا۔
توارد۔ اُسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کیسکے
کلام مین آجاوے اور اُسکو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہے جیسے امیر
خسرو کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرعہ سے توارد ہوا ہی۔ امیر خسرو ؎

اے صفت بندہ نوازندگی + از تو خدائی و زما بندگی۔ نظامی نے دو کار ست با فروفرخندگی۔ خداوندی از تو زما بندگی۔ مولوی عبد الرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کی ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہے۔ جیسے یہہ اشعار جامی کے مرا اے کاشکے مادر نمیزاد۔ وگر میزاد وکس شیرم نمیداد نظامی نے مرا اے کاشکے مادر نزادے۔ وگر زادے بخورد سگ بدادے ایضاً جامی نے زن از پہلوے چپ شد آفریدہ + کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ۔ نظامی نے زن از پہلوے چپ گویند برخاست + نیاید ہرگز از چپ راستی راست + اسیواسطے بعضون نے لکہا ہے کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہے کہ جس مین نظامی کے ایک دو مصرعہ یا شعر نہون ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی کا کلام ان دونون کی فراولت مین بہت رہا ہے اسلئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانون تک نہ پونہچا ہو اس مین اکثر توارد نہین ہوتا ہے اور اگر کہین احیاناً ہو جاتا ہے تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی فکر اُستاد کی فکر سے جا ملی اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کیطرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہے۔ سرقہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اوستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بہ تغیر الفاظ اپنے شعر مین لاوے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہی ہے کہ توارد نادانستہ ہوتا ہے اور سرقہ دانستہ جیسے علی حزین کا شعر نے اے وائے بر اسیری کز یاد رفتہ باشد + در دام ماندہ باشد

صیاد رفتہ باشد + اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بران صید مسکین چہ بیداد رفت
کہ در دام از یاد صیاد رفت + بعضون کے نزدیک اس صورت مین سرقہ جائز ہے
کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے
ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے ؎ زبسکہ گرد غمت لبست بر جگر
ناخن + چو پشت ماہیم از پاے تا بسر ناخن + غیاثا حلوائی ؎ از بسکہ سینہ کندم
و ناخن دران نشست + چون پشت ماہی ست سراپای سینہ ام - ایسی ہی یہ شعر
ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا موفشانی دشت پر سنبل شود + ور بدریا رخ بشوئی
خار ماہی گل شود + بیبنہ کاتبی کا مضمون چرایا ہے - ؎ گر بدریا افتد از عکس
جمال تو فروغ + خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل -

باب نہم صنائع کے بیان مین

یعنے وہ باتین جنسے کلام مین خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہین اول صنائع
معنوی جنسے معنون مین خوبی آوے گو معنونکی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون -
دوم صنائع لفظی کہ صرف الفاظ ہی مین حسن ظاہر ہو اس لئے اس باب کو
دو فصلون مین بیان کیا جاتا ہے - مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیے
کہ صنائع نظم اور نثر دونون مین ہوتی ہین لیکن چونکہ منظوم مثالون کا یاد کرنا
سہل ہے اسلئے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے -

فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین - صنعت اول طباق ہی

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہین اور وہ یہ ھے کہ کلام مین
دو معنی ایک دوسرے کے ضد ذکر کرین جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم تو ئی - پس اگر

دونون امر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ؎ دندان نہ کنی سپید تا لب ازتب نکنم کبود ہر دم - اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کرکے پھر اونکے اضداد ذکر کرین تو اس صنعت کو مقابلہ کہین گے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چون جواب خطا + موافقان تو مقبول چون سوال صواب + **دوم مراعاة النظیر** جسکو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہین یہ ہی کہ کئی چیزین جنمین مناسبت ہو ایک جا ذکر کرین جیسے ؎ بہرام روز کوشش و ناہید روز بزم + برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم + اور اس مین داخل ہی صنعت تشابہ الاطراف یعنے کلام کو ایسی شے کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو جیسے ؎ نامہ تہدید چون سازد رقم + در کفش تیغ دو دم گردد قلم - اور اس مین ملحق ہے ایہام تناسب کہ کلام مین ایسے معانی جمع کرین کہ اونکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنے دوسرے معنے کے لحاظ سے البتہ متناسب ہی جیسے ؎ از دمِ خلق تو در مسدس گیتی - بوے مثلث ہمہ مشام برآمد + یہان مثلث سے بوے خوش مراد ہے اُسکو مسدس سے کچھہ نسبت نہین مگر مثلث کے دوسرے معنے مسدس کے متناسب ہین **سوم صنعت تشبیہ** اسکے معنے اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہوچکا ہی یہان صرف اسکے اقسام کا ذکر ہوتا ہی اوّل یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہہ کے ہی یعنے اگر وجہ شبہ مذکور نہین ہوتی ہے تو اُس کو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم نرگس است اور اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہے جیسے چشم چون نرگس است در حسن و لطافت دوسری تقسیم بہ لحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہی تو تشبیہ مرسل بولتے ہین جیسے اوپر کی مثال مین اور اگر مذکور نہو تو موکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس اور ایک تقسیم باعتبار مشبہ کے ہی کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہین جیسے اوپر کی

مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد + وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد + اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اوسکی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت لکھی گئی ہین پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین۔ اول تشبیہ مشروط جس مین مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد ببوی تو لیک بقامتت رسد سرو اگر روان شود۔ قدیار کی مشابہت کے لئی سرو مین روانی کی شرط ہے۔ دوم تشبیہ عکس کہ دو چیزون سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس + صبح گردد چو شام تیرہ شعار۔ سوم تشبیہ تسویہ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کرین جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ است + تنش چو موے میان تو لاغری دارد + چہارم تشبیہ اضمار کہ ظاہر کلام ایسے ڈھنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہین اور واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن + کشتہ اگر نہ ام چرا لالہ بخون زدہ کفن + ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مگر مراد یہہ ہی کہ مین عاشق مثل غنچہ دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کی۔ پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قد یار میگویند + سرو چون لیست ناتراشیدہ۔ چہارم صنعت مشاکلت جسکے معنے ہین ایک دوسرے کی شکل ہونا وہ یہہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کی مناسب ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ بشر تست + عبث بخرقہ خود بخیہ میزند درویش

مشاکلت

یہان خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہے اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین
بخیہ خرقہ کا ذکر ہے پنجم۔ صنعت مزاوجت وہ ہے کہ دو معانی دو شرط و جزا مزاوجت
مین واقع ہون اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎
چون مرا بینی شود لطفت مبدل بالعتاب * چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب *
یعنے میرے دیکھنے سے تیرے صفات مین تغیر ہوتا ہے اور تیرے دیکھنے سے
میری صفات مین۔ غرضکہ تبدل صفات دونون صورتون مین ہی اور مزاوجت کے معنی
لغت مین جوڑا ہونے کے ہین ششم۔ صنعت ارصاد لغت مین اسکے معنے راہ پر ارصاد
نگہبان بٹھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ
لاوین جس سے معلوم ہو جاوے کہ قافیہ مین یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم
شود بخت بر درش + ہر کو چو بخت روے براین آستان نہاد + یہ شعر اس قصیدہ کا ہی
جس کی بنا قافیہ آن پر ہے اس لئے اول مصرعہ مین آستان کے آنے سی معلوم
ہو جائیگا کہ شاعر آخر مین آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہین ہفتم
صنعت عکس جسکو تبدیل بھی کہتے ہین یہہ ہے کہ کلام مین جو جزو مقدم کیا تہا عکس
اُسکو پہر موخر کردین اور موخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم +
غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل + ہشتم۔ صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کی باعث رجوع
اُس سے انکار کرین اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولین جیسے ؎ دلم رفت آنکہ
با صبر آشنا بود + خطا گفتم مرا خود دل کجا بود + نہم۔ صنعت توریہ یعنے چھپانا
جسکو ایہام بھی کہتے ہین وہ یہ ہی کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون قریب اور بعید اور ایہام
مراد قائل کی معنے بعید ہون جیسے ؎ بخردہ تو ان آتش افروختن + پس

انگہ درخت کہن سوختن + کہ خروہ سے معنے بعید یعنے چنگاری مراد ہے ایسے ہی ایہام کو ایہام مجرد کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہی جسمین معنے قریب کے مناسبات مذکور ہوتے ہین جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیبای تو + ور کسے انکار اینمعنے کند روشن کنم + یہان روشن کنم کے دو معنے ہین ایک یہ کہ آنکھہ کو روشن کردون اور دوسرے یہہ کہ واضح کردون اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنے اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ یہ معنے بھی اس جا درست ہو سکتے ہین پس غرض تو ریہ مرشح سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنے بعید مراد ہوتے ہین اور معنے قریب بھی چسپان ہو سکتے ہین۔ دہم صنعت استخدام جسکے معنے خدمت لینے کے ہین وہ یہہ ہے کہ دو معنے والے لفظ سے ایک جا ایک معنے مراد لین اور اُسکی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لین جیسے ؎ تا بزم خویش مارا دادہ استان سرو بار + از نہال قامتش آنزا شدیم امیدوار + لفظ بار سے اول مصرعہ مین دخل مراد ہے اور دوسرے مصرعہ مین اُسکی ضمیر سے پھل مراد ہے۔ یازدہم صنعت لف و نشر۔ لغت مین لف کے معنے لپٹینا اور نشر کے معنے پھیلانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ چند چیز کو اول مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین اُسکو لف کہتے ہین پھر اوسیقدر چیزین اور ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیاء سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہین پس اگر لف اور نشر کے اشیاء کی ترتیب متحد ہو یعنے لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اُس کے دوم کو نشر کے دوم سے اور علے ہذا القیاس تو مرتب کہینگے جیسے ؎ برید و درید و شکست و ببست + یلان را سر و سینہ و پا و دست + اسمین بُرید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہے

استخدام

لف و نشر

اور لسبت سے دست کو۔ اور اگر دونون کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولین گے اور
اس کی دو قسمین ہین ایک تو یہہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؂
گل و نرگس بہم بر اہل ابصار + نمودہ جلوہ ہاے چشم و رخسار + دوسری یہ کہ
مختلف ہو جیسے ؂ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب + گلبرگ تر و سرو سہی
سنبل سیراب + اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہے کہ کئی لف اور کئی نشر
جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ؂ جان و دل و لے و عدو تو روز و شب +
از وعدہ و وعید تو پر نور و نار باد + اسمین چار بار لف کیا ہے اور اسیقدر نشر کیا ہے
دوازدہم ۱۲ - صنعت جمع کہ کئی چیزون کو ایک جگہہ مین اکٹھا کیا جاے جیسے ؂ جمع
شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیک بار + دادوستد و نیک و بد و بیش و کم او + چھہ ۶
چیزون کو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہے ۔ سیزدہم ۱۳ - صنعت تفریق کہ ایک طرح کے تفریق
مشابہ چیزون مین فرق بیان کیا جاے جیسے ؂ زین چکد آب و زان ببارد خون
مژہ من کجا و ابر بہار + یعنے مژہ اور ابر باہمدگر مشابہ ہین مگر فرق یہہ ہی کہ ایک
مین سے خون نکلتا ہے اور دوسرے مین سے پانی ۔ چہاردہم ۱۴ - صنعت تقسیم تقسیم
کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کے ساتھ
ذکر کرین اور اس مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہی کہ لف و نشر مین تعیین متکلم
کی طرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اُس سے
متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم مین خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہے جیسے
؂ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست + ہاے کہ رہ وصل تو شستی پیوست +
زان دست کنون در گل غم دارم پاے + زان پاے کنون بر سر دل دارم دست

(آمین)

اور ایک تقسیم کی صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کردی جاوین جیسے ؎ پیوستہ دشمنان توزین گونہ مستمند + یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار + یہان مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم مین مذکور کیے ہین اور کبھی ان تینون صنعتون مین سے دو دو کو ملا کر مرکب کرتے ہین مثلاً کئی چیزون کو اول ایک حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من و تو ہر دو مائلم اے شیخ + تو بمحراب و من بہ ابروئے یار - اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے مین جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتادیا اور اگر دو چیزون کو جمع کرکے ہر ایک کا حال جداگانہ بیان کیا جاوے تو جمع و تقسیم ہوگی جیسے ؎ ہمچو شمع کردہ ام خندہ و گریہ کار خود + خندہ بروز دل کنم گریہ بروزگار خود - اول مصرعہ مین جمع ہے اور دوسرے مین تقسیم - اور کبھی تینون ایک جا جمع ہوتے ہین جیسے - ؎ مجلس دو آتش دادہ براین از حجر وآن از شجر + این کردہ منقل را مقر وان جام را جا داشتہ + دو آتش کو مجلس کے ثمرہ ہونے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ مین تقسیم ہے - پانزدہم صنعت تجرید

تجرید

جس کے معنے لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کبھی صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اس سے شے اول کا صفت مذکور مین کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہ صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہے ؎ مست ذوق عرفیم کز نغمۂ توحید تو + لذت آوازہ در کام جہان انداختہ +

اس مین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اُسمین سے ایک شخص
جداگانہ نکال کر اُسکا حال بیان کیا کہ مین عرفی کے ذوق سے مست ہون۔
حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہے۔ [۱۶] شانزدہم صنعت مبالغہ کہ تعریف اور مذمت مین مبالغہ
ایسی نوبت پونہچادین کہ وہانتک پونہچنا بعید یا محال ہو اسکی تین قسمین ہین۔
ایک یہ کہ اوس حد کو پونہچنا عقل اور عادت کی رو سے ممکن ہو تو اوسکو تبلیغ
کہتے ہین جیسے ؎ بر وگر عیب بین چشمے کشاید + دگر ز وجز ہنر بینی نیاید۔ یعنی
ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نہ کرے۔ دوم یہ
کہ عقل مین ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اُسکو اغراق کہتے ہین جیسے
؎ دلم ز درد گرانمایہ چون جگر زعفران + وما غم از گلہ خالی چو خاطرم ز غبار۔
عقل کی رو سے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پا کر شکوہ نہ کرے
نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ
عقل و عادت دونون کی راہ سے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر شنود
از دہر کہ مردود کف تست + بیرون فگند سکہ ز آغوشش درم را + [۱۷] ہفتدہم
صنعت مذہب کلامی یعنے کلام ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر اس سے
قیاس بنا کر نتیجہ نکالین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند + بس ست این مذہب کلامی
یک آیت دلیل دوامت + اس سے قیاس یون بنتا ہے کہ ہر نفع رسان باقی
اور پائدار رہتا ہے اور تو نفع رسان ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دایم ہی
[۱۸] ہیجدہم صنعت حسن تعلیل کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع حسن تعلیل
مین وہ علت نہین ہے ؎ تا چشم تو ریخت خون عشاق + زلف

تو گرفت زنگ ماتم ٭ یہان زلفون کی سیاہی کی علت یہ بیان کی کہ تیری آنکھہ نے جو عاشقون کا خون کیا ہے اُنکے سوگ کے باعث زلفون نے لباس سیاہ کیا ہے حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہ علت نہین نوزدہم[19] صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم یعنے تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لاوین کہ ظاہر مین ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز ٭ مگر درم کہ ز دست تو میکشد خواری ٭ بستم[20] صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے یعنے ہجو مین ایسے الفاظ لاوین کہ بظاہر مدح معلوم ہو اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہمای بود ٭ ز بسکہ بر سرش از بہر استخوان آید ٭ اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہے مگر دوسرے مصرعہ سے اُسکی ذلت اور بلا کی مفہوم ہوتی ہے ۔ بست و یکم[21]۔ صنعت استتباع جسکے معنے ایک دوسرے کے بعد لانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اُس مین سے دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ کرد و از آتش قہر تو جہان خاک سیاہ ٭ موج زن گر نبود قلزم مہر تو دران ٭ یہان تعریف قہر کی اس طرح کی ہے کہ اُس سے مہر کی تعریف بھی حاصل ہو گئی ۔ بست و دوم[22]۔ صنعت ادماج جسکے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اوس کلام کو کہتے ہین جسمین دو مدعا نکلین اور اس مین اور استتباع مین یہہ فرق ہے کہ استتباع خاص مدح ہی مین ہوتا ہے اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام سے تمیز اسطرح ہے کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنے کا احتمال ہوتا ہے اور

صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم

تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح

استتباع

ادماج

ادماج مین جملہ سی جیسے ؎ زبانِ آن پسر ترکی ومن ترکی نمیدانم - چہ خوش بودے اگر بودے
زبانش در دہانِ من - یہان دو معنے درست ہین کہ اس کی بولی بولتا یا اُس کی زبان
توجیہ چوستا - بست[23] و سوم صنعت توجیہ جس کو محتمل ضدین کہتے ہین یعنے ایک کلام سے
دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجھہ مین آوین جیسے ؎ یک شیوہ
شناسد غضبت عفو و مکافات + یک نغمہ شمارد کرمت لا و نعم را + ایک یہ معنے
کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین - دوسری یہہ کہ
عفو تجہہ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین - بست[24] و چہارم - صنعت ہزل
ہزل بمعنی جد کہ اُس سے جد مقصود ہو یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کرین - اور واقع مین
اُس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش + از آتشک
جہنم اندیشہ کنید + بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند ہے - بست[25] و پنجم
تجاہل العارف صنعت تجاہل العارف یعنے جانکر انجان بنجانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایک چیز
معلوم کو کسی نکتہ کی وجہہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود
یا گردون چنین دانم + کہ دامن گیر گردد خون من نامہربانی را + یہان تجاہل سے
مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے - بست[26] و ششم - صنعت قول بالموجب
قول بالموجب جس کے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
قائل کے قول کے معنے اُس کی مراد کے خلاف لے لئے جائین جیسے ؎
دوستی گوئی نہ از دل میکنی + راست میگوئی کہ از جان میکنم + مراد قائل کی یہ تھی
کہ نہ دل سے تم محبت نہین کرتے اُس کے معنے یہہ نہ لئے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ
اطراد میری محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سے ہی - بست[27] و ہفتم صنعت اطراد جسکے

معنے انتظام کے ہین اور اسکو اطرادبھی کہتے ہین جسکے معنے تعریف کرنیکے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ممدوح کا نام معہ اوسکے باپ دادونکے بترتیب ذکر کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ع بہار گلشن دین محمدِ عربی + ضیاء چشم علی نور دیدہ زہرا + بہار خرمیٔ خاطر حسین وحسن + سرور سینہ زین العباد شمع ہدی + فروغ شمع شبستان باقر وصادق + غریب خاک خراسان علی بن موسے + لبست وششم[۲۸] صنعت تعجب کہ کلام مین کوئی بات قابل تعجب کسی غرض کے لئے ذکر کیجاے جیسے ع سرورا سایہ یکی بیش نباشد یارب اینہمہ خاک نشین درپے آن بالا چیست + یہان غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان محبوب کا ہے۔ لبست ونہم[۲۹] صنعت اعتراض جس کے معنے حائل ہونے کے ہین اور اسکو حشو بھی کہتے ہین جس کے معنے بھراؤ کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کرین کہ مطلب اُس کے بدون بھی پورا ہو اور اُس کی تین قسمین ہین حشو قبیح اور ملیح اور متوسط قبیح وہ ہے جسکے بیچ مین آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جاے اور ایسا حشو کلام بلغا مین نہین آتا اس لئے اُسکی مثال بھی لکھنی ضرور نہین اور حشو ملیح وہ ہے جس سے کلام مین حسن اور لطف آجاے جیسے ع گر بخندم وان پس از عمر لیست گوید زہر خندہ + ور بگریم وان بہر روزے ست گوید خونگری اس مین وان پس از عمر لیست اور وان بہر روز لیست حشو ملیح ہے کیونکہ ہر چند مطلب بدون اس کے پورا ہے مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اس قدر بیرحمی ہے۔ اور حشو

تعجب

اعتراض

متوسط وہ ہے کہ نہ اوس سے کچھہ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے
ع اے باد صبا اینہمہ آوردہ تست ۔ اِس مین لفظ باد حشو متوسط ہے ۔
سیُ ام صنعت تلمیح جسکے معنے دکھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہی کہ کلام مین
کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کی طرف اشارہ کرین جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ
میگوید خلا باشد محال ۔ در خزانہ گر رود ہرگز نگوید این سخن ۔ اس مین اشارہ ہی
اس مسئلہ کی طرف کہ حکماء یونانی کے نزدیک خلا محال ہی یا جیسے ؎ تو در معاملہ
اہبطوا امتاع مخر ۔ کہ ناصحیح بود بیع و سعی ناشکور ۔ اشارہ ہی قصہ بنی اسرائیل
کی طرف ۔ جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر مین گئے تھے ۔ سیُ و یکم ۔ صنعت
براعۃ الاستہلال جسکے معنے ہین آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ لاوین جو مضمون آیندہ کے مناسب ہون
جیسے مثنوی غنیمت کے شروع مین جس مین شاہد اور عزیز کا قصہ ہے یہ شعر ہی
؎ بنام شاہد نازک خیالان ۔ عزیز خاطر آشفتہ حالان ۔ اور اس صنعت کو حسن
مطلع بھی کہتے ہین ۔ سیُ و دوم ۔ صنعت التفات ۔ لغت مین پھر کر دیکھنے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدلکر بیان کرنا
جیسے عرفی نے قصیدہ نعتیہ مین اول اپنے آپ کو متکلم کیطرح بیان کیا ہی چنانچہ کہتا ہی
؎ از رغبت دنیا الم آشوب نگردم ۔ زین باد پریشان نکنم زلف الم را ۔ پھر
مخاطب کردیا ہی اس شعر مین ؎ عرفی مشتاب این رہ نعت ست نہ صحرا ست
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ ست قدم را ۔ پھر غائب کر کے کہتا ہے ؎
از باغ نعیمش بدہ انعام میامیز ۔ با مطلب او مطلب اصحاب شکم را ۔

تلمیح

براعۃ الاستہلال

التفات

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین - انمین سے اول تجنیس ہے جسکو
جناس بھی کہتے ہین جس کے معنے ہم جنس ہونے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے
کہ دو لفظ بولنے مین متشابہ اور معنی مین جدا ہون اسکی کئی قسمین ہین - اول تجنیس تام
کہ دونو لفظ شمار حروف اور ہیئت و ترکیب مین متفق ہون پس اگر نوع مین بھی
متحد ہون یعنے دونون اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہے مثلاً
؎ باز اقبالش بسید ملک رنگین چنگ باد + تار چنگ عشرتش بادا ز
گسستن در امان + چنگ اول بمعنے پنجہ اور دوسرا بمعنی ساز اور دونو اسم ہین
اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اُسکو تجنیس
تام مستوفی کہتے ہین جیسے ع امید لذت عیش از مدار چرخ مدار + مدار اول
اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی - دوم تجنیس مرکب کہ دونون لفظون متجانس مین
سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونون ایک ہی صورت سے لکھے
جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے ؎ بدریا بسوز و دل خیزران + چو زد بر سمند
سبک خیزران - اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب اور لکھنے مین یکسان
اور لکھنے مین متفق نہون تو اُسکو تجنیس مفروق کہین گے جیسے - ؎
ساقی اران بادہ منصور دم + در رگ و در یشہ من صور دم + اول مصرعہ مین
منصور مفرد ہے اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونو جدا صورت پہ
لکھے جاتے ہین لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے
جز سے ہوگا تو تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفو دار کہتے ہین جیسے ؎ پروانہ ام
دلا بہ رخ ہمچو شمع او + پروانہ دارم ار بشود جان من ہلاک + پروا کو اگر ان

نذارم مین ملایا جاوے تو پروانہ ہوجاتا ہے۔ سوئم تجنیس محرف کہ دونون لفظ عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت یعنے حرکت وسکون مین مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبۂ جانرا + محرم او بود سر قران را + محرم اول بضم میم وکسرۂ راہے دوئم بفتح میم ورا ہے چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دو لفظون مین سے ایک مین حرف زائد ہو خواہ اول مین جیسے۔ ع باشکوہ کوہ طلمت ابر گریان برجبال + یا بیچ مین زاید ہو جیسے۔ ع خندہ زد اندر ہوا بیرق او برق وار خواہ آخر مین زاید ہو اور اسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن + اور بعض اوقات ایک کے آخر مین دو حرف زائد ہوتے ہین اس صورت مین تجنیس مذیل یعنی دراز کہلاتی ہے جیسے ؎ گرسیان یم اندر صدف ندیدستی + نگاہ کن قلم او دران خجستہ یمین + یم اور یمین مین تجنیس مذیل ہے پنجم تجنیس مضارع کہ دونون لفظون کے حروف عدد اور ہیئت مین یکسان ہون مگر ایک حرف دونون مین ایک نوع کا نہین بلکہ اسکا قریب المخرج ہے اور اس کی تین صورتین ہوسکتی ہین کیونکہ حرف مذکور یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین یا آخر مین اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان + سخن از طرہات میگوید + وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست آخر کی مثال جیسے ع راہ میزند مطرب راح میدہد ساقی + اور اگر دونو قریب المخرج نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہین گے اور اسکو بھی تین صورتین ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر مین مثال اول ع خنگ را در دلش نباشد سنگ + مثال دوم ؎ در روے من

تجنیس محرف

تجنیس زائد

تجنیس مضارع

زغمزہ کمانہا کشیدہ + برجان من زطرہ کمینہا کشادہ + مثال سوم ع بیاب
رحم در آ کہ مکن نفس برباد + **تجنیس مکرر** ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونون لفظ متجانس بدون
فاصلہ کے پیہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت راچو من ہزار ہزار + مرا بدست نیاید
چو تو نگار نگار + **تجنیس خط** ہفتم تجنیس خط جسکو تصحیف کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ دونون لفظ
صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوبان کہ گرد لب
خط مشکین کشیدہ اند + خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند + **تجنیس قلب** ہشتم تجنیس قلب
کہ دونو لفظون کے حروف شمار مین اور نوع مین متفق ہون مگر ترتیب مین مختلف ہون
اور اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہو جاوین تو
اوسکو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق رادرم زرہ نبرد + دوسرے یہ کہ نامرتب بدلین
جیسے مصرعہ شرک در شکر نعمت ایمان + اور اگر سارا جملہ
ایسا ہو کہ اوسکو آخر سے پڑہین تو اول جملہ حاصل ہو جاوے تو اوسکو قلب
مستوی کہتے ہین جیسے مرادے دارم - اور برآید یارب اور اگر دو لفظ جو ایکدوسرے کے
قلب ہون شعر یا مصرعہ مین اسطرح آوین کہ ایک شروع مین ہو اور دوسرا آخر مین
تو اوس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنے بازو دار کہین گے جیسے ع راز نہفتہ فاش
شد از نالہاے زار + **صنعت اشتقاق** دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے
مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع بامن قران کنند و قرینان
من نہ بیند + اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونون کے مشابہ ہون تو اوسکو شبہ
اشتقاق کہتے ہین جیسے ؎ خضر الہامی کہ ہمچو اسکندر + لشکر کشد جہان
گشاید + اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین سے لکھتے ہین -

سوم صنعت رد العجز علے الصدر اسکا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہے وہ یہہ ہے کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعہ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول جز کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونو مصرعونکے جو درمیانی رہے انکو حشو کہتے ہین تو اس صنعت کے یہ معنے ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع مین آیا ہے جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون اینست علاجم بس + زنجیر دو زلف تو دیوانہ من شیدا - لیکن تین صورتین اس کی اور ہین اول یہہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو مین واقع ہو - دوم یہہ کہ عروض مین واقع ہو - سوم یہہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھہ ملکر یہہ چار صورتین ہوئین اور انکی پھر چار چار صورتین ہین اس لئے کہ دونو لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہون گے تو سب صورتین سولہ ہوئین - اول کی مثال ہمنے لکھدی ہے باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ لکھے دیتے ہین مثال اوس صورت کی کہ حشو مصرعہ اول اور عجز مین ایک سے لفظ ہون ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش زاہد از گوشہ خلوت دل خود را بازآر + مثال اُس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ؎ در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین + من رنجہ چو فرہاد م و تو طرفہ چو شیرین + مثال اُس صورت کی کہ ابتدا اور عروض ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شخ + ملخ بوستان خوردہ مردم ملخ + اور مثالین انہین پر قیاس کر لینی چاہئین چہارم صنعت لزوم مالایلزم یعنے لازم کر لینا

صنعت رد العجز علے الصدر

حشو

صنعت لزوم مالایلزم

ایسی بات کا جو ضروری نہو - ہر چند اصطلاح مین اس کا نام ہے کہ حرف روی یعنے قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جاے مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس مین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہی لیکن حقیقت مین جس صنعت مین یہ بات پائی جاوے گی کہ کوئی خاص التزام کرلیا ہوگا وہ بھی اسمین شامل ہی چنانچہ ایک صنعت معاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر مین آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اُسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ ناید برمن دلبر آسایش جانم جانم طیران میکند انجام ندانم + دانم نزود باے تمنارہ مقصود + مقصود و لے نیست جز این شور و فغانم + اور اسی مین یہہ بھی داخل ہے کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کرلیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سے خالی نہو جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اُسکے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اُس کا مطلع یہ ہے ؎ مراغم است شتر بارہا بحجرہ تن + شتر دلے نکنم غم کجا و حجرہ من + اور اسی قبیل سے یہ ہی کہ ہر مصرعہ مین چیزون کا عدد مخصوص کردے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہی کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیزین ذکر کی ہین اُس کے اشعار یہہ ہین ؎ جمع آمدہ بہر خدمت و پاس + ادریس و مسیح و خضر و الیاس + بستہ کمران چو حلقہ قد خم + کیخسرو و سام و زال و رستم + مستسقی جرعہ وقت تعجیل + جیحون و فرات و دجلہ و نیل + روزی طلب آمدہ دمادم + دیو و ملک و پری و آدم + اور ایک صنعت قطع الحروف ہے یعنی یہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف تہجی نہ آوے مثلاً الف نہو جیسے اس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری ختم

رسل + در مسلک عقل رہرو جزو کل + در چشم خرد چیست رخش گلشن قدش + جبریل
منقوط بود در چمنش یک بلبل + اور ایک صنعت منقوط ہے یعنے یہہ التزام کرنا کہ کوئی
حرف بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زین جشن + اور ایک صنعت
غیر منقوط غیر منقوط ہے جسکو مہملہ کہتے ہین یعنے کلام مین ایسے لفظ لانے جن مین نقطہ
نہو جیسے ع کحل مردم گرد راہ دلدل رہوار او + اور ایک صنعت رقطا ہے
رقطا جسکے معنے سیاہی مین سفیدی ملے ہوئے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ کلام
مین ایسے لفظ لاوین کہ ایک حرف نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع زلف
خیفا سیہ تو جان من وزدیدی + اور ایک صنعت خیفا ہے جس کے معنے اُس جانور
کے ہین کہ ایک آنکھہ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح مین ایسے کلام کو
کہتے ہین جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع روح جنبش
فوق النقاط دہد بین گلہا + اور ایک صنعت فوق النقاط ہے جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے
ے تا دشنہ غمزہ راند در دل + زخمش در خون نشاند ہر دل + اور ایک صنعت
تحت النقاط تحت النقاط ہے کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ے بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو +
مقطع چو او بسیار کم دیدم پریرو + اور ایک صنعت مقطع ہے جسکے سب حرف لکھنے
مین جدا جدا لکھے جائین جیسے ے رُخ زرد دارم ز دوری آن در + زدہ داغ
موصل در دم درون دل آذر + اور ایک صنعت موصل ہی جس مین التزام کیا جاے کہ
کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکھہ سکین - موصل بہ دو حرف جیسے
ے چو من کاست گوئی شب فرقت تو + مہ نو کہ باشد بدین گونہ لاغر + اس سے
آگے کا شعر موصل بہ سہ حرف ہے اور پہر موصل بچہار اور پہر موصل بہ پنج -

اور سب کلام کے موصل لکھہ سکنے کی مثال یہہ ہی ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب +
اور ایک صنعت واسع الشفتین ہے کہ اوسکے پڑہنے مین دونون لب نہ ملین جیسے
ے در رہے گر ترا گذار شدہ + سر راہ تو سر نثار شدہ + اور حقیقت مین یہ صنعت
قطع الحروف مین سے ہے کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دو لب
نہین ملتے اور اگر یہ التزام کیا جاے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سے کوئی ضرور
ہو تو وہ واصل الشفتین کہلائیگی جیسے ے بت من دم بدم فریب مدہ + بلب
من لب پیالہ بنہ + اور ایک صنعت سجع ہے جس کا حال نثر کے اقسام مین بیان ہو چکا
اور ایک صنعت ذوالقافیتین ہے کہ ایک شعر مین دو قافیے لاوین جیسے ے
عقل و فرمان کشیدنی باشد + عشق و ایمان چشیدنی باشد + اور کبھی ردیف کو
دونو قافیون کے درمیان لاتے ہین اور اوسکو ذوالقافیتین مع الحاجب کہتے ہین
حاجب آڑ کو کہتے ہین یعنے دونون قافیون مین ردیف مذکور حائل ہو گئی ہی جیسے
ے اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت + پیری تو بدانش و جوان داری بخت +
اسمین داری ردیف ہے اور اُسکے اِدہر اُدہر دو قافیے ہین - اور ایک صنعت
متلون ہی کہ شعر دو بحرون مختلف مین پڑہا جاوے جیسے مثنوی اہلی شیرازی کی
جسکا نام سحر حلال ہی اسکے اشعار یہہ ہین ے اے شدہ در خانہ جان منزلت +
خانہ جان یافتہ زان منزلت + اے شدہ مہر رُخ تو زین چرخ + چرخ ازان
آمدہ در عین چرخ + اگر اضافات کو مختصر کرکے پڑہو تو وزن مفتعلن مفتعلن
فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا اور اگر کھینچکر پڑہا ہو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہوگا اور اسمین شاعر نے یہہ بھی کمال کیا ہی

واسع الشفتین

واصل الشفتین

ذوالقافیتین

متلون

که هر شعر دو قافیتین ہے اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہے۔ اور
منقوص
متلون کی اقسام مین سے ایک منقوص ہے کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کر دیا جائے
تو رباعی کا وزن رہجاے اور معنے بدستور رہین جیسے ؎ در ہجر آمد و افزود مرا
حسرت و غم۔ صبر و آرام شد از جانم ؛ با دوست بہم - اسکا وزن رمل مجنون ہی لیکن اگر در و
محذوف
اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہے اور اسیکی قسم محذوف ہی کہ
مصرعون کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجاے جیسے ؎ در غالیہ
دان ہنیم آن تنگ دہان لیکن ؛ سی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری + اسکا
وزن ہزج اور اخرب ہی مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی کا وزن رہجاتا
سیاق الاعداد
ہے۔ اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد کو بترتیب یا بلے ترتیب ذکر کرین۔
جیسے ؎ یک دو شد از سہ حرفش چار اصل و پنج شعبہ ؛ شش روز و ہفت
اختر ؛ نہ قصر و ہشت منظر ؛ یعنے اُس کے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہہ اشیا
تنسیق الصفات
دونی ہوگئین۔ اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہے کہ کسی موصوف کی بہم صفات
مذکور کرین جیسے ؎ خداوند بخشندۂ دستگیر + کریم خطا بخش پوزش پذیر +
توشیح
اور ایک صنعت توشیح ہے جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح
مین یہہ ہے کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ مصرعہ کے حرف اول کو اگر
جمع کرین تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے
سے حاصل ہو۔ اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت
جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑہا جاے یہہ سب تفنن طبع کے
لئے ہین تنبیہ منشی کو چاہیئے کہ جب لفظی صنعتون کیطرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع

پر مقدم رہے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا کہ گویا زربفت کی جھول گدہے کو پہنادی

باب دہم عروض وقوافی کی مختصر بیان مین

آسمین دو فصلین ہین اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہین

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونیکو کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنے جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اوتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونون کلمون کی مختلف ہین۔

بحر چند کلمات موزون کا نام ہے جنپر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین۔

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل وامثال بولتے ہین۔

اصول رکن کے اجزا کو کہتے ہین۔

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اور اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگی۔

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھہ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہوجاوے یا کچھہ زائد ہوجاوے تو اوس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اُس رکن کو جس مین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو

بھی جس مین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین۔

سالم وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہوا ہو۔

فصل اول عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جسمین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اُس مین ذکر بحرون کا اور اُنکے ارکان وزحافات کا ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اصول جنسے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد۔ لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دو قسمین ہین۔ اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سر دم۔ سبب ثقیل جس کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من۔

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اول مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پاے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونون اصول سے سات ارکان بحرونکے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنے فعُولُن اور فاعِلُن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مَفاعِیلُن مُستَفعِلُن مُتَفاعِلُن فَاعِلاتُن مفعولات پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو

پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہے اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی۔ اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہے اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین۔

تنبیہ سوا ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہے یعنے مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا۔

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس۱۹ ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اُنہی شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ۱۱ ہین اس تفصیل سے کہ رجز۱ رمل۲ کامل۳ متدارک۴ متقارب۵ ہزج۶۔ یہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار پیدا ہونے سے ہوتی ہین اور خفیف۱ سریع۲ مجتث۳ مضارع۴ منسرح۵ یہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے۔ چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے۔

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اسطرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اونکو لکھنا فضول جان کر بیس۲۰ زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہی۔

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین انمین سے بعض تو ایسے ہین
کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین۔
جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین وہ
گنتی مین چار ہین اوّل ثَلم بفتح ثار مثلثہ وسکون لام اُس زحاف کا نام ہی کہ رکن
فعولن سے ف کو ساقط کرین اسصورت مین عولن رہیگا اوسکی جگہہ اسکا ہموزن
فعلن مستعمل ہی اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم
وتشدید بار موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجاوین صرف
مفا رہجاوے اُسکی جگہہ اُسکا ہموزن فَعَلُ بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو
مجبوب کہتے ہین سوم خرم بفتح خار معجمہ وسکون رار مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونیکو
کہتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہے اُسکی جگہہ مفعولن اُسکا ہموزن مستعمل ہی اور
رکن کا نام اسصورت مین اَخرم ہوتا ہے چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین
معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہین گے
اور رکن مکشوف بولا جاویگا۔
اور جو زحاف کہ رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اوّل اذالہ بکسر الف وذال معجمہ
یہہ ہے کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اُسمین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے
مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جزکو مذال کہتے ہین دوم تسبیغ بہ سین مہملہ
وغین معجمہ یعنے جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اُس مین الف زیادہ کیا جاوی
مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اُس کی جگہہ اسکا
ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے تنبیہ یہ دونو زحاف

ایسے ارکان مین واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنے عروض اور ضرب مین واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے **تیسرا** حذذ بفتح حا رحطی وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گر جاوے مثلاً فاعلن سے فار ہجاوے تو اُسکی جگہہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولینگے **چوتھا** حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہین جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہے گا اوسکی جگہہ فعَل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہے **پانچوان** خبن بفتح خاے معجمہ وسکون بار موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو اُسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونے کو خبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہہ رکن اسصورت مین مخبون کہلاویگا **چھٹا** طی بہ فتح طار مہملہ و یاے مشدد اسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف ہون اُس مین سے چوتھا ساکن دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن مفتعلن بولین گے اور رکن کو مطوی کہین گے **ساتوان** قصر یعنے جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اس کے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا **آٹھوان** قطع یعنے جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہو جاوے گا اسکی جگہہ فعلن کہین گے اور رکن مقطوع کہلاوے گا **نوان** قبض جس رکن مین کہ پانچوان

حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اُسکے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اسیصورت
مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرادین تو فعول بضم لام رہیگا
دسوان کف بفتح کاف و فا مشددہ کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے
مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف
کہلاویگا **گیارہوان وقف** کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اُسکے متحرک
حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین تے کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا
ہوجاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے۔

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورت مین اُسکا نام
دو ناموں سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن
ہو اور دوسرے مین قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاوے گی اور علے ہذا القیاس
اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہوجاوین تو اُسکا نام بھی مرکب ہوتا ہی
لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا
نام رکھہ لیا ہے اس جہت سے اُنکو بھی لکھہ دیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ ہین
اوّل خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف
کا نام ہے مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے
تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اُسکی جگہہ مفعول بولتے ہین اور رکن اخرب کہتے ہین
دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تاے فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام
ہے مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت
سے دور ہوجاوے تو فاعلن رہے گا اور رکن اشتر کہین گے۔ **سوم**

شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کشف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ ت بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن کا نام مکشوف ہوگا پنجم ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اول بباعث حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصر ی دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے۔

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اسلئے اُسکا طریق لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورۂ بالا تقطیع اسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہوجاوے پس اس ہموزن کرنے کے لئے قواعد مفصلہ ذیل کام آتے ہین۔

قاعدہ اول۔ وزن کرنے مین سکون وحرکات کے شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فعلن ہے یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین

اسیطرح اون الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہے تو وہان بھی ہونا چاہیئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہے تو وہان بھی ہووے۔

قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنے جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نجاوین وہ تقطیع مین شمار نہونگے ایسے حروف یہہ ہین۔

اوّل الف لفظ این آن آز وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑہنے مین اُسکے ماقبل کا حرف ی یا آ یا ز سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہوگا مثلاً ع جز این نیستم چارہ در سرشت + اس مصرعہ مین الف لفظ این کا ملفوظ نہین

دوم نون غنّہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اسطرح کا نون تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجاے زما سمجہین گے اور اگر عروض وضرب مین واقع ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کیجگہہ شمار ہوگا۔

سوم۔ واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجہین گے۔

چہارم ہاے مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آوے گی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی۔

پنجم۔ واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اوسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس

مصرعہ مین ع پناہ بلندی و پستی د توئی + ایسی واؤ بھی تقطیع مین داخل نہین ہے لیکن اگر ضمہ ما قبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضایل و کسب کمال + یا مثل واؤ ابتداء کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ دگر نہ ستمگر بزور بستاند + تو ان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی۔

ششم الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین۔ غرض سوا اِن چھون کے اگر کوئی اَور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا۔

قاعدہ سوم۔ اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع نگہدار مارا زراہ خطا۔ اسکی تقطیع یہہ ہے کہ۔ نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ۔ غرض کہ نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہے متحرک ہوگئی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونو بحال رہین گے۔

قاعدہ چہارم۔ اگر حرف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہوجاویگا اور باقی حذف ہوجاویگا جیسے ع راست تیر ایاز اے محمود + تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی۔ راس تیر فاعلاتن پس سَ لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی۔ اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہین گے اور تیسرا

دور ہو جاویگا - غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے -

قاعدہ پنجم - بعض الفاظ ایسے ہین کہ اُنکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین اامد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسیطرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑہا جاتا ہے جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی ر کا کسرہ تو اُسکی جگہہ ایک ی ساکن تصور کرنی چاہیئے اسطرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو اُسکو دو حرفون کی جگہہ جاننا چاہیئے مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجھین گے -

قاعدہ ششم - حروف علت یعنے واوَ الف یاکہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین - بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ اُنکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہے پس ایسی صورت مین اُنکے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے

ع چو آن جملہ را سعدی املا کند + اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اس لئے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات ماقبل کافی ہین -

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے جس سے مشہور بحرونکا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہے

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۱- خفیف مسدس مجبون مقصور " " محذوف	وزن بحر خفیف گویم بات راز دل باسگِ درش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلات فاعلاتن مفاعلن فعلن	رکن دوم مستفعلن تہا جو خبن کے باعث مفاعلن ہوگیا اور رکن آخر مجبون اور مقصور یا محذوف دونو ہے اور یہہ بحر مسدس ہی آتی ہے
۲- رجز مثمن سالم رجز مثمن مذال رجز مثمن مطوی مجبون	برخیز ای صاحب سخن بحر رجز را یاد کن ثابت غم تنہائی و باطل خیالِ خانمان مطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو۔	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	اسمین صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہے۔ اسمین اول رکن مطوی ہی اور دوسرا مجبون اسیطرح آخر تک بترتیب ہے
۳- رمل مثمن مقصور رمل مثمن محذوف رمل مثمن مشکول	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات ای متاع درد در بازار جان انداختہ بغلامی تو مارا خبر از جہان برآمد	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فعِلاتُ فاعلاتن فعِلات فاعلاتن	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہے۔ اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک۔

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل مثمن مخبون مقصور	میکنم ہر نفس از دست فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلات	صدر سالم ہی باقی مخبون اور ضرب مقصور بھی۔
" " " محذوف	دل من داند و من دانم و داند دل من	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن	سب ارکان مخبون ہین اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشاہا جرم ما را در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے +
" " محذوف	بشنو از نے چون حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مسدس مخبون مقصور	عاقلان را نبود پیشۂ بغض	فاعلاتن فعلاتن فعلات	رکن اول سالم اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی
" " " محذوف	مشک آنست کہ بوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمدہ اے نیکذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات ۔۔۔	اول و دوم رکن مستفعلن بحالت طی کی جہت سے مفتعلن ہوگیا اور آخر کا رکن مفعولات ہی جو طی اور وقف سے فاعلات ہوگیا ہی +
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن ۔۔	اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہین آتی +

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۵ کامل مثمن مذال کامل مثمن سالم	تو بحر کامل اگر سہی پی وزن آن بکنم بیان زدلم نکرد یکے گذر زقفا آن دگری رسد	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	صرف آخر کا رکن مذال ہے +
۶ متدارک مثمن مقطوع " " سالم متدارک مخبون یا مقطوع مضاعف	بحر تدارک از بر میکن چو رخت بنود گل باغ ارم ثلث نبود کس در دنیا در حلم و سخائی ہمتا	فعلن فعلن فعلن فعلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مقطوع ہین اصل مین فاعلن تھا + سب ارکان مخبون ہین - دوسرا اور چھٹا رکن مخبون ہی باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن اسقدر بروزن فع بھی ہوتا ہی اور مضاعف سے یہہ غرض ہی کہ کہ بحر کے ارکان آٹھ کیجگہہ سولہ کرلئے گئے ہین اور ہندوالے مضاعف کو طویل کہتے ہین +
۷- متقارب مثمن مقصور " محذوف	سخن را بود در تقارب قبول کرمیا بہ بخشاے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعل	صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہی -

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	نتوان گذشتن آسان ازان کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اوّل رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک +
متقارب مثمن مقبوض اثلم	زدرد ہجرت چہ چارہ سازم	فعول فعلن فعول فعلن	اوّل رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک +
"	لطف تو سازی بر من عاجزہ	فعَل فعولن فعل فعولن	اوّل رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب +
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	زہی جمال تو قبلہ جان حریم کوے تو کعبۂ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اوّل مقبوض دوم اثلم بترتیب +
" " "	زلف دل آرا بر مہ رویت تیرہ شب است و آتش موسےٰ	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اوّل مقبوض و اثلم دوم سالم بترتیب +
" " سالم	زمین گردد از نعل اسپان مغربل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ بھی آتا ہی خواہ سالم ہو یا اثلم +
مجتث مثمن مخبون محذوف	بحر مجتث اگر دم زنی درنگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اوّل و سوم مستفعلن تھا خبن سے مفاعلن ہوگیا اور دوم مخبون اور آخر مخبون و محذوف
مجتث مثمن مخبون مقصور	سپیدہ دم چو زدم آستین لشمع شعور	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر مقصور

نام بحر	مصرعہ مثال	وزان بحر	کیفیت
۹۔ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف " " " مقصور مضارع مثمن اخرب	بحر مضارع است دران گوہر سخن یارب نصیب ہیچ مسلمان دگر مباد از تو فغا نیاید دانی کہ نیاب دانم	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	اول اخرب ہی دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف " " " " مقصور ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن حشو صحیح آیا ہے
۱۰۔ منسرح مثمن مطوی مکشوف	یاد نما منسرح پند مرا گوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تھا جو طی کے سبب مفتعلن ہو گیا اور دوم مفعولات تھا جو طی اور کشف کی سبب فاعلن ہو گیا۔
منسرح مثمن مطوی موقوف " " " مجدوع	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	رکن اول مطوی ہی اور دوسرا مطوی و موقوف بترتیب اول و سوم مطوی ہی دوم مطوی محذوف آخر مجدوع۔
۱۱۔ ہزج مثمن سالم ہزج مثمن مسبغ	مدہ بحر ہزج از دست بردل مینزند ناخن باہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار است	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔	صرف رکن آخر مسبغ ہے باقی سالم

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مُفاعیل مُفاعیل فعولن۔	رکن اوّل اخرب ہی اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
״ ״ ״ ״ مقصور	المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل۔	״ ״ ״ ״ ״ آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہے اور ایک سالم بترتیب۔
ہزج مثمن مقبوض	دلم بروں شد از غمت غمت زدل بروں نشد	مفاعِلُن مفاعِلُن مفاعِلُن مفاعِلُن	سب ارکان مقبوض ہین۔
ہزج مثمن اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہے دوم سالم بترتیب۔
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم	سر مرغنم عشق بوالہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم۔
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک	مفعولن فاعلن مفاعیلُ فَعَلَ	اول اخرم ہی دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب۔

فائدہ یہ دونون وزن رباعی کے ہین صورت اول مین رکن اول مفعول رہتا ہی اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے اور آخر کا رکن فعول یا فَعَل یا فَعْ یا فاع ہوتا ہے اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعول رہتا ہے اور دوم وسوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہوتا ہے اور آخر کا رکن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہے غرض کہ دونون صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کے کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اسیصورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو+			
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالان-	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل-	آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہی-
ہزج مسدس محذوف	الٰہی غنچۂ امید بکشا-	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	اے برزدہ دامن بلا را-	مفعول مفاعلن فعولن	اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف-
〃 〃 〃 مقصور	چون دردِ مردمی نہی پاے-	مفعول مفاعلن مفاعیل	〃 〃 〃 مقصور-
ہزج مسدس اخرم اہتم	با من باشی بسم اللہ-	مفعولن مفعولن فاع	اول و دوم اخرب ہین اور آخر اہتم-
فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ مین مسبغ اور دوسرے مین سالم ہونا یا ایک مین اور دوسرے مین مطوی و مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسرے مین مجنون ہونا کچھ مضائقہ نہین++			

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے مصرعونکے آخر مین مکرر ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اُسکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنے دونون جیسے گذرا یا فقط معنے مختلف ہون جیسے بینی کہ دونون مصرعونکے آخر مین بجاے قافیہ آوے اور ایک جگہہ بمعنے عضو معین اور دوسری جگہہ بمعنے فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرد اور برد کا مثلاً قافیہ کرین۔ دوسری شرط یہہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل نہون پس اگر یہہ دونون شرطین نہونگی یعنے کلمات مکرر لفظ و معنے مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ اے متاع درد در بازار جان انداختہ + گوہر ہر سود در جیب زبان انداختہ + کہ انداختہ متحد اللفظ و المعنی بھی ہے اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہی اور ردیف صرف شعراے عجم کے اشعار مین ہوتی ہی۔

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات ہین ایک تو انمین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہے اور باقی چھہ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہے اُسکو روی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ نداریم غیر از تو فریاد رس + توئی عاصیانرا خطا بخش و بس + حرف س لفظ رس اور بس مین روی ہے بدون روی کے قافیہ نہین ہو سکتا یہہ حرف

اصل قافیہ کی ہے دوسرا حرف قافیہ کا رِدف بکسر را ہے اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنی اون حروف علت کو جو روی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت بھی اُنکے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور میش اور پیش کی ی اور گور اور شور کی واؤ اس طرح کی روف کو جو متصل روی کے اوے اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ شو کتش گرد آمدے بمکان + شق شدی چنبر زمین و زمان مکان اور زمان مین ن روی اور الف روف اصلی ہے اور اگر رَوِی اور حرف مدہ یعنے روف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اُس ساکن کو روف زائد کہین گے اور حرف مدہ کو روف اصلی جیسے اس شعر مین ؎ در سخن برکشید مغز لوپست + لفظ و معنے غریب وارد دوست + ت روی ہے اور س روف زائد اور واؤ روف اصلی اور ردف خواہ زائد خواہ اصلی اسکا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہین کہ جسمین روف اصلی مختلف ہے تو جائز نہو گا اسیطرح اگر دوست کا قافیہ کو فت لاوین جسمین روف زائد مختلف ہے تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہہ واؤ یا یا معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ بھی دونو حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھ کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید ہے یعنی وہ ساکن جو سوائے رَدف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جسکے ماقبل کی حرکت اُسکے مطابق نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین واؤ اور ی اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہین کرسکتے چوتھا حرف قافیہ کا تاسیس ہے یعنے وہ الف کہ اوسمین

اور ردی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس
حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اُسکا موافق ہونا
قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہی حالانکہ بیدل مین
بالکل تاسیس ندارد ہے اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل
ایک مین ص ہے اور دوسری مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہے یہہ وہ حرف
غیر مستقل ہے جو بعد ردی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہاے نسبت یا یای مصدری
یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ اے خالق ہر بلند و پستی۔
شش چیز عطا بکن بہستی + اسمین ت ہستی اور پستی کی روی ہے اور ی علامت
مصدری کلمہ غیر مستقل وصل ہے ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہی یعنی وہ حرف
غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در ستایش زار جمند بہا + سکند کو تہی بلند یہا +
اس شعر مین د ردی ہی اور ی علامت مصدر وصل ہے اور ا علامت جمع خروج ہے
اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہے جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا +

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھہ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول رس
بفتح راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم اشباع بکسر الف
و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین سوم حذو بفتح حاء حطی و ذال معجمہ و واو
حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہے اسکا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے
ساتھ قافیہ نہین کر سکتے۔ چوتھی توجیہ ردی ساکن ماقبل کی حرکت کا نام ہے اور یہہ بھی
یکسان ہونی چاہیئے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل ردی یا قید کا بعضوں کے نزدیک درست ہے جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ اس صورت مین ت ردی ہی اور ہ وصل اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا پانچوین مجری حرف روی کی حرکت کا نام ہی اسکا اختلاف بھی درست نہین چھٹے نفاذ۔ حرف وصل کی حرکت کا نام ہے اور یہہ بھی یکسان ہی رہتی ہے۔

عیوب قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقوا وہ یہہ ہی کہ ردی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہوجاے مثلاً دَر اور دُر کا قافیہ ہوجای یا مست اور سست کا قافیہ آجاے دوم اکفا وہ یہہ ہے کہ حرف روی ایسے حرف سے بدلجاوے جو اُسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا ردی مین واقع ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھ ہوجاوے تیسرا اسناد وہ یہ ہی کہ ردف کو مختلف لاوین جیسے زمین کا قافیہ زمان لاوین۔ چوتھا۔ ایطا یعنے ایک ہی قافیہ کو دو بار لاوین اسکی دو قسمین ہین ایک جلی یعنے ظاہر وہ یہہ ہے کہ ردی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین لیاقت اصل ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونے کے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو مثلاً ردی ٹھہراوین اور داشتن کو باختن کے ساتھ ہم قافیہ کرین یا کند اور دہد کو قافیہ کرین تو اس طرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنے پوشیدہ ایطا یہہ ہے کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی آب موجود ہی مگر وہ گل کے ساتھ ایسا متحد ہوگیا ہی کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم ہوتا ہی پس اسطرحکا مکرر ہونا درست ہے

اقسام قافیہ۔ قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا۔ اصلی وہ ہی جو لفظ مین

خود قابلیت قافیہ ہونیکی ہووے جیسے اکثر اشعار کے قافیہ ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہی کہ کسی کلمہ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنے کی کیجاوے جیسے اس شعر مین ؎ کسے کو زین میان گویا نباشد ۔ ز لطف فارسی بیگانہ باشد + کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ گویا نہین ہوسکتا مگر جب اوسکو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ تو اُسمین قابلیت قافیہ ہونیکی بیگانہ کے ساتھ ہو گئی

اب قافیہ باعتبار حرکات و سکون کے چار قسم پر ہے اول یہ ہی کہ قافیہ مین دو ساکن متصل ہون اُسکو **مترادف** کہتے ہین جیسے اِس شعر مین ؎ دریغا کہ از نسل اسفندیار + ہمین بود یک ملک را یادگار + کہ لفظ یار اور گار جو قافیہ کے اجزا ہین دونو مین دو دو ساکن ہین ۔ دوم یہہ کہ آخر مین ایک ساکن ہو اور اُسکے پہلے ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو ایسے قافیہ کو **متواتر** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بار ناموس خلق بر گردن + وہ چہ زیباست کار حق کردن + لفظ گردن اور کردن جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین متحرک و ساکن بترتیب دو بار آئے ہین ۔ تیسرے یہ کہ ساکن آخرین یعنی روی سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو **متدارک** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ تکبر مکن زینہار اے پسر + کہ روزی زدستش در آئی بسر کہ ر رَوِی سے پہلے دو متحرک ہین ۔ چوتھے یہ کہ رَوِی سے پہلے تین متحرک ہون اُسکو **متراکب** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ عارضش نوبہار باغ ارم + داغ پروانگی چراغ حرم ۔ کہ حرف روی م سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین ۔

فائدہ حرف رَوِی اگر ساکن ہو جیسا کہ اشعار گذشتہ مین ہے تو ایسی روی کو **مقید** کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اوسکو **مطلق** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بشکند آسمان ایوانش + نشکند طاق عہد و پیمانش + یہان حرف نَ جو روی ہے اور حرکت فتحہ کی رکھتا ہے رَوِی مطلق ہی

تمت